عالم اسلام کے اتحاد، عقائد ونظریات کا علمبردار

بیاد امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

سلسلہ وار

نفاذ خلافت راشدہ

جلد نمبر 1 | 6 ستمبر 2013ء | شمارہ نمبر 1

جگر گوشہ پیغمبر ﷺ
سیدہ ام کلثومؓ کی حیات مبارکہ

امیر عزیمتؒ کی یادیں آل رسول ﷺ کے قلم سے

وطن عزیز کی آزادی اور
اس کا شیر دل رکھوالا

اسلامی ریاست ملائیشیا کا ایمان افروز اقدام

بھکر لہو لہو

مظلوم اہلسنت پر ظلم کے پہاڑ

مولانا اکبر سعید کی شہادت پر
تحقیقاتی اداروں کی رپورٹ

میاں چنوں کی ڈائری

جماعتی زندگی گزارنے
کے رہنما اصول

دفاع
امیر معاویہؓ

فرمان الٰھی عزوجل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع اور اصلاح کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور ہم نے تم کو ایک ایسی جماعت بنادیا ہے جو (ہر پہلو سے) نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم (مخالف) لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو۔

میرے صحابہؓ کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو صحابیؓ کے ایک مد بلکہ آدھے مد کی برابر بھی نہیں ہوسکتا

اصحابی کالنجوم رضی اللہ عنہم

صحابہ اکرامؓ معصوم نہیں، مگر مغفور و مقبول ہیں

حضرات کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ صحابہ کرامؓ انبیاء کی طرح معصوم نہیں ان سے خطائیں اور گناہ سرزد ہوسکتے ہیں اور ہوئے ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود اور سزائیں جاری فرمائیں ہیں احادیث نبویہ ﷺ میں یہ سب واقعات ناقابل انکار ہیں۔ مذکورہ سابقہ بیانات میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ مگر اس کے باوجود عام افراد امت سے صحابہ اکرامؓ کو خاص امتیاز حاصل ہے

1۔ اول یہ کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت کی برکت سے حق تعالیٰ نے ان کو ایسا بنادیا تھا کہ شریعت اس کی طبعیت بن گئی تھی۔ خلاف شرع کوئی کام یا گناہ اس سے صادر ہونا انتہائی شاذ و نادر تھا۔ ان کے اعمال صالحہ نبی کریم ﷺ اور دین اسلام پر اپنی جانیں اور مال و اولاد سب کو قربان کرنا اور ہر کام پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضیات کے اتباع کو وظیفہ زندگی بنایا اور اس کے لئے ایسے مجاہدات کرنا جسکی نظیر پچھلی امتوں میں نہیں ملتی، ان بے شمار اعمال صالحہ اور فضائل و کمالات کے مقابلہ میں عمر بھر کسی گناہ کا سرزد ہو جانا اس کو خود ہی کالعدم کر دیتا ہے۔

2۔ دوسرے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و عظمت اور ادنیٰ گناہ کے صدور کے وقت ان کا خوف و خشیت اور فوراً توبہ کرنا بلکہ اپنے آپ کو سزا جاری کرنے کیلئے پیش کر دینا اور اس پر اصرار کرنا روایات و حدیث میں معروف و مشہور ہیں بحکم حدیث توبہ کر لینے سے گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ اور ایسا ہو جاتا ہے کہ کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

مشن جھنگویؒ بزبان جھنگویؒ شہید

میرا تاریخی چیلنج ہے کہ موسیٰ کے صحابیوں کا یہ جرات مندانہ اقدام قرآن نے پیش کیا ہے کہ فرعون کی سزا کو بیان کیا ہے۔ کوئی ماں کا لال جس نے بوتل کا دودھ نہیں پیا اپنی ماں کی چھاتی کو منہ لگایا ہے وہ ایک حوالہ پیش کرے کہ موسیٰ کے صحابیوں نے سولی پہ لٹکتے ہوئے ماتم کیا تھا۔ آؤ کھلا میدان ہے جس میں جرات ہے میرے چیلنج کو قبول کرے: دنیا کی کسی ایک کتاب کا حوالہ دیا جائے کہ موسیٰ کے صحابیوں نے گریبان چاک کیا۔ ان کی زبان پر ہائے ہائے آئی۔ اگر زبان پہ آیا تو یہ (انا الیٰ ربنا لمنقلبون)۔ ہم اپنے رب سے ملاقات کرلیں گے تو کوئی بات نہیں۔ زہرہ کا لعل کہتا ہے کہ مولوی یہ تو غیر نبی ہیں۔ نہیں سمجھے؟ نہیں سمجھے۔؟ یہ تو نبی نہیں۔ میں نے کہا قبلہ دست بستہ عرض ہے واقعی نبی نہیں ہیں۔ فرمایا پھر۔ انہوں نے تقیہ کیا ہے۔؟

میں نے کہا نہیں کیا تو زہرہ کے لعل کا جگر پارہ کہتا ہے۔ حیدر کرارؓ کا نور نظر کہتا ہے۔ شہید کربلا کہتا ہے۔ پیغمبر کا نواسہ کہتا ہے۔ جنتی نوجوانوں کا سردار کہتا ہے۔ نبوت کا نطق چوسنے والا کہتا ہے۔ مولوی اس بدمعاش کے منہ پر طمانچہ تو مار۔ جو میرے ابو (سیدنا علیؓ) کو موسیٰ کے صحابیوں سے کم درجہ دے رہا ہے۔ تڑپ کیوں نہیں گئے۔؟ یار نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر شان صحابہؓ زندہ باد۔ شجاعت علیؓ زندہ باد۔

عالم اسلام کے اتحاد، عقائد و نظریات کا علمبردار

امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید

سلسلہ وار

نفاذ خلافت راشدہ

جلد نمبر 1 · 6 ستمبر 2013ء · شمارہ نمبر 1

زیر نگرانی

سید غلام رسول شاہ صاحب مدظلہ العالی

مرکزی لیگل ایڈوائزر اہلسنت والجماعت پاکستان

شمارہ نمبر1 جلد نمبر1 · ستمبر 2013ء

آئینہ مضامین

اداریہ	پاکستان سمیت عالم اسلام پر ہی ظلم کیوں؟	6
	امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ	7
	جماعتی زندگی گزارنے کے چند اصول	11
	مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ	13
	مشن جھنگوی نگر نگر	18
	تذکرہ شہداء بھکر	20
	سوانح حیات سیدہ ام کلثومؓ	23
	اصحابی کالنجوم	25
	ہمارے اکابر علماء	29
	علامہ شعیب ندیم شہیدؒ	30
	دفاع سیدنا امیر معاویہؓ	32
	آزادی کا بے لوث رکھوالا	34
	ایک مظلوم اور بے بس قیدی	36
	بادلوں سے آواز آئی	38
	مولانا اکبر سعید شہید کا قتل	39

نفاذ خلافت راشدہ بہاول نگر

بیاد

حضرت مولانا العلامہ مجدد العصر امیر عزیمت **حق نواز جھنگوی** شہیدؒ

حضرت مولانا العلامہ جرنیل اول **ایثار القاسمی** شہیدؒ

حضرت مولانا العلامہ مورخ اسلام **ضیاء الرحمن فاروقی** شہیدؒ

حضرت مولانا العلامہ جرنیل ثانی جبل استقامت **محمد اعظم طارق** شہیدؒ

حضرت مولانا العلامہ مناظر اسلام امام اہلسنت **علی شیر حیدری** شہیدؒ

چیف ایڈیٹر

میاں محمود اقبال

ابومعاویہ

مولانا محمد ریاض جھنگوی ☆ جھنگ
مولانا ندیم سرور ☆ اوکاڑہ
مفتی احسن عالم ☆ چیچہ وطنی
مولانا حبیب الرحمن ☆ وہاڑی
مولانا حبیب احسان فاروقی ☆ میاں چنوں
قاری محمد رفیق مجاہد ☆ لاہور
ڈاکٹر اللہ وسایا ☆ ڈی جی خان
مولانا غلام یسین معاویہ ☆ سرگودھا

شمیم فاروقی ☆ جہلم
مولانا عثمان حیدر ☆ چیچہ وطنی
فوجی شبیر ☆ خانیوال
راو حبیب الرحمن ☆ بورے والا

Rs 35

Nkrashda@yahoo.com, nkrashda@gmail.com 0632273844

پبلشر: نفاذ خلافت راشدہ اکیڈمی بہاول نگر پاکستان

سلسلہ نمبر 1

فہم قرآن کے عنوان پر ایک علمی اور درسی سلسلہ

درس قرآن

از قلم

مولانا صہیب احسان فاروقی آف میاں چنوں

مختصر تفسیر و تشریح

سورۃ فاتحہ کی ابتدائی تین آیات میں اللہ رب العزت کی تعریف اور اسم ذات اور اللہ پاک کی بڑی بڑی صفات ذکر کی گئی ہیں جو دیگر صفات کمالیہ کو بھی شامل ہیں۔

الحَمْدُ لِلّٰه

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہیں یہ ایک عظیم دعویٰ ہے اور اس دعویٰ کو ثابت کرنے میں مذکورہ صفات کو بڑا دخل ہے یعنی جو ذات پاک ایسی باکمال صفات سے متصف ہے ظاہر ہے کہ ہر تعریف کی مستحق ہوگی۔ روئے زمین پر آج تک جتنی مدح و تعریف بیان کی گئی یا کی جارہی ہے یا آئندہ کی جائے گی وہ تمام تر تعریف اور مدح صرف اور صرف اللہ کی ذات کیلئے ثابت ہے۔ اور جو تعریف اس کی مخلوق میں سے کسی کیلئے کی جائے وہ بھی در حقیقت اللہ پاک کی ہی تعریف کو لازم ہے کیونکہ ہر صاحب کمال کو اسی نے وجود بخشا اور کمال سے نوازا ہے اور پھر اپنی رحمت سے ان کمالات کو باقی رکھا ہے۔

لفظ "اللہ" کی حقیقت: لفظ اللہ ذات الوہیت کیلئے آتا ہے۔ فارسی میں خدا کہتے ہیں اور عربی یا عبرانی میں الہ یا اللہ ہوتا ہے۔ اللہ کا معنی ہے وہ ذات جو واجب الوجود ہے اور مجمع ہے جمیع صفات کمال کیلئے اور مبرا ہے نقص اور زوال سے اور واجب الوجود ہے کہ اس کا وجود خود بخود ہے۔ اس کے علاوہ کسی کا وجود از خود نہیں ہے بلکہ اللہ کا دیا ہوا ہے

رَبِّ العَالَمِیْن

"رب" عربی زبان میں مالک اور پروردگار کے معنی میں آتا ہے۔ یعنی اللہ پاک تمام جہانوں کے مالک اور پروردگار ہیں۔ روئے زمین پر بسنے والی تمام مخلوقات اسی کے خزانے پر پل رہی ہیں۔ اللہ جل شانہٗ سارے جہانوں کا خالق بھی ہے اور مالک بھی اور پرورش کرنے والا بھی اس نے صرف وجود ہی نہیں دیا بلکہ مخلوق کو زندہ رکھنے کیلئے اسباب بھی پیدا فرمائے۔ وہ رزق کھلاتا بھی ہے اور ہر فرد تک پہنچاتا بھی ہے

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن

یہ دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور رحم سے مشتق ہیں۔ دونوں کا ایک ہی معنی ہے مگر بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ رحمان میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے۔ رحمان اللہ پاک کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور رحیم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کی مخلوق کیلئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مالک یوم الدین، دین جزا اور بدلہ کو کہتے ہیں یوم الدین بدلہ کا دن۔ اس سے قیامت کا روز مراد ہے۔ اس روز خیر و شر کے بدلوں کا فیصلہ ہوگا ہر شخص اپنے اپنے عمل کا نتیجہ پائے گا۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ پڑھنے والا گو واحد شخص ہوتا ہے لیکن صیغہ جمع متکلم کا لا کر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیتا ہے اور اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ ساری مخلوق کا تو ہی معبود ہے اور ہم سب تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اللہ رب العزت کی ذات کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا یا عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا اور اللہ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا یہ سب شرک کے زمرہ میں آتا ہے اور اس فعل کے عامل کو مشرک کہتے ہیں اور مشرک کے بارے میں اللہ کا دستور ہے کہ وہ اسے معاف نہیں فرماتے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ المُسْتَقِیْم

ہم کو سیدھا راستہ دکھا، یہ صراط مستقیم کی دعا ہے۔ راہ حق کا دکھانا اور مطلوب حق تک پہنچانا یہ سب کچھ ہدایت کے مفہوم میں داخل ہے در حقیقت ہدایت ہی مخلوق کیلئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا۔ صراط مستقیم کیا ہے؟ روئے زمین پر جتنی بھی جماعتیں اور قومیں آباد ہیں وہ اپنے آپ کو ہدایت پر ہی سمجھتی ہیں لیکن وہ کونسا راستہ ہے جسے سیدھا راستہ کہا جائے اور جس پر چلنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو اور آخرت میں نجات بھی یقینی ہو۔ اس راستے کا تعین اللہ پاک نے خود ہی فرما دیا ہے کہ سیدھا راستہ وہ ہے کہ جس پر چلنے والوں پر میں نے انعام فرمایا ہے اور انعام یافتہ لوگ کون ہیں ان کا ذکر سورۃ نساء کی ایک آیت مبارکہ میں فرما دیا ہے۔ ترجمہ "اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں اس سے واضح ہو گیا کہ ان حضرات پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں بھی انہی حضرات کے راستہ کو صراط مستقیم بتایا گیا ہے۔

غَیْرِ المَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن

مغضوب علیہم اور ضالین کے راستہ سے بچنے کی دعا: جس پر غصہ نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہیں یہ الذین انعمت علیہم کی صفت ہے مطلب یہ ہے کہ اے اللہ جن حضرات پر آپ نے انعام فرمایا ہے یہ وہ حضرات ہیں جن پر آپ کا غصہ نہیں اور جو گمراہ نہیں ہیں۔ (جزاکم اللہ خیرا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰہِ	رَبِّ	الْعَالَمِیْنَ
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	رب	تمام جہان

تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ثابت ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

اَلرَّحْمٰنِ	اَلرَّحِیْمِ	مٰلِکِ	یَوْمِ الدِّیْنِ
رحمان	رحیم	مالک	بدلہ کا دن

بہت بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے روز جزا کا مالک ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اِیَّاکَ	نَعْبُدُ	وَ	اِیَّاکَ	نَسْتَعِیْنُ
صرف تیری ہی	عبادت	اور	صرف تجھ ہی سے	مدد مانگتے ہیں

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اِھْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِیْمَ
ہمیں ہدایت دے	راستہ	سیدھا

ہم کو سیدھا راستہ دکھا

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

صِرَاطَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَیْھِمْ
راستہ	ان لوگوں کا	تو نے انعام کیا	ان پر

راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

غَیْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلَیْھِمْ	وَلَا	الضَّآلِّیْنَ
نہ	غضب کیا گیا	ان پر	اور نہ	جو گمراہ ہوئے

جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

CamScanner

فرمان نبوی ﷺ: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم اور تروتازہ رکھے جس نے میری باتیں سنیں پھر یاد کیں اور یاد رکھیں اور ان کو آگے پہنچایا (الحدیث)

درس حدیث

سلسلہ نمبر 1 — حدیث پاک پڑھنے، پڑھانے اور یاد کرنے کی برکت سے محبت اور قربت نبوی نصیب ہوتی ہے

از قلم: مولانا صہیب احسان فاروقی (آف میاں چنوں)

تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِمْرَءَ ۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَا جَرَاِلَیْہِ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”سب انسانی اعمال کا دارو مدار بس نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوئی۔ اور جو کسی دنیاوی غرض کیلئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر مہاجر بنا تو فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت اختیار کی ہے عند اللہ بس اسی کی طرف اس کی ہجرت مانی جائے گی۔

حدیث کا شان ورود: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں رقم طراز ہیں کہ طبرانیؒ نے اپنی معجم کبیر میں اور سعید بن منصورؒ نے اپنی سنن میں اس واقع کے شان ورود کی وجہ یہ لکھی ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو اس عورت نے اس شرط پر پیغام قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا کہ تم ہجرت کرو تو میں تمہارے ساتھ نکاح کروں گی۔ اس عورت کا نام قیلہ ہے اور یہ عورت ام قیس ہے۔ اس شخص نے محض اس عورت سے نکاح کرنے کیلئے ہجرت کی تھی اس لیے اس شخص کو مہاجر ام قیس کہا جاتا تھا۔

مفہوم حدیث: ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ“ کا حاصل مطلب یہ ہے کہ اعمال کے عند اللہ مقبول یا مردود ہونے کا دارو مدار صرف نیات پر ہے اگر کوئی اچھا عمل اچھی نیت سے محض اللہ کی رضا کیلئے کیا جائے تو وہ عمل اللہ کے ہاں مقبول ہوگا اور اگر کوئی اچھا عمل بری نیت سے کیا جائے یا اس کے کرنے میں اللہ کی رضا شامل نہ محض دکھلاوا اور ریاکاری ہو تو وہ عمل اللہ کے ہاں مردود ہوتا ہے۔ اس لیے ہر عمل میں اخلاص اور تصحیح نیت کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس حدیث میں بھی اخلاص فی العمل کی ترغیب دی گئی ہے۔

حقیقت اخلاص: شریعت کی اصطلاح میں اخلاص کا معنی ہے اپنے عمل کو غیر اللہ کے شوائب سے بچا کر رکھنا، مطلب یہ ہے کہ ہر عمل صرف اللہ ہی کیلئے خالص ہونا چاہیے۔ اللہ کے غیر کا اس میں شائبہ تک بھی نہ ہو۔ عمل میں شائبہ سے مراد یہ ہے کہ ایک عمل کو اللہ کی رضا کیلئے کرنا چاہیے تھا مگر اس میں لوگوں کی رضا کو شامل کرلیا یا ایک عمل کسی دینی غرض اور دنیاوی غرض دونوں سے کیا جاسکتا ہے تو اس میں دینی غرض کو چھوڑ کر دنیاوی غرض کو شامل کرلیا۔ اسے کہتے ہیں عمل میں غیر کا شائبہ اس لیے ہر عمل کو کسی شائبہ سے بچانا اخلاص العمل کہلائے گا اور اسکی مثال قرآن مجید میں بڑے خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہے کہ جو عمل اللہ کی رضا کیلئے کیا جائے اس کی کیا قدر ہے اور جو عمل غیر اللہ کیلئے کیا جائے اس کی کیا حقیقت ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ نساء، رکوع 18 کی دو آیات ہیں جن میں صدقہ خیرات کرنے والے دو قسم کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک وہ جو دنیا کے دکھلاوے کیلئے اور نام و نمود کیلئے اپنا مال مصارف خیر میں خرچ کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو محض اللہ کی خوشنودی اور رضامندی کی نیت سے غرباء، مساکین، یتیموں اور حاجت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور اس انداز میں کہ ایک ہاتھ سے دیا اور دوسرے کو خبر تک نہ ہوئی ان دونوں گروہوں کے ظاہری عمل میں کوئی فرق نہیں لیکن قرآن پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ ان دونوں کی نیتیں مختلف تھیں اس لیے ان دونوں کے عمل کے نتائج بھی مختلف ہوئے۔ ایک کا عمل سراسر خیر و برکت والا ہوا اور دوسرے کا بالکل اکارت ہوا۔ چنانچہ وہ شخص جس کے عمل میں ریاکاری شامل ہے اس کا ذکر قرآن پاک میں ان الفاظ میں موجود ہے۔ ”وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کیلئے خرچ کرتا ہے، اللہ اور آخرت کے دن پر یقین نہیں رکھتا تو اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے پتھر کی ایک چٹان ہو جس پر کچھ مٹی آگئی ہو اور اس پر کچھ سبزہ اگ آئے۔ پھر اس پر زوروں کی بارش گرے جو اس کو بالکل صاف کردے تو ایسے ریاکار لوگ اپنی کمائی کا کچھ بھی پھل نہ لے سکیں گے اور ان منکر لوگوں کو اللہ اپنی ہدایت اور اس کے میٹھے پھل سے محروم ہی رکھے گا“ اور دوسرا شخص جو اپنا ہر عمل اللہ کی رضا کیلئے کرتا ہے تو اس کا ذکر قرآن پاک میں ان الفاظ میں موجود ہے ”وہ لوگ جو محض اللہ کی رضا جوئی کیلئے اور اپنے نفسوں کو ایثار و انفاق اور راہ خدا میں قربانی کا خوگر بنانے کیلئے اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس پھولنے پھلنے والے باغ کی طرح ہیں جو بلندی پر واقع ہو اس پر جب زوروں کی بارش ہو تو دوگنا چوگنا پھل لائے“۔ قرآن مجید کی ان دو آیات سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمیشہ صاف نیت والے عمل کو ہی پھل لگتا ہے۔ اور بس یہی سنت اللہ اور قانون خداوندی ہے جس کا اعلان رسول خدا ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے اس حدیث کی صورت میں ارشاد فرمایا کہ تمام اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

حدیث کی اہمیت: یہ حدیث ان جوامع الکلم میں سے ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کے ان مختصر مگر جامع اور وسیع المعنی ارشادات میں سے ہے جو مختصر ہونے کے باوجود دین کے کسی بڑے اہم حصہ کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض آئمہ نے کہا ہے کہ اسلام کا ایک تہائی حصہ اس حدیث میں موجود ہے

پاکستان سمیت عالم اسلام پر ہی ظلم کیوں............؟

امریکی صدر اوبامہ کے مطابق شام کے پاس موجود کیمیائی ہتھیار مستقبل میں امریکی عوام کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔لہذا شام کے خلاف محدود فوجی کاروائی کی جائے گی۔جبکہ برطانیہ نے شام کے خلاف ممکنہ امریکہ کاروائی کی جائے گی۔(امریکی صدر بارک اوباما نے مورخہ 31 اگست 2013 کو ایک پریس کانفرنس کے ذریعے شام پر حملہ کے خلاف کاروائی کا اعلان کردیا) جبکہ برطانیہ نے شام کے خلاف ممکنہ امریکی فوجی کاروائی کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی کونسل کی اجازت کے بعد شام کے خلاف اقدام کا جواز موجود ہے اور انسانیت کو بچانے کے لئے شام پر حملہ کیا جاسکتا ہے۔امریکہ کا پانچواں بحری بیڑہ بھی شام کے قریب پہنچ چکا ہے۔جبکہ طیارے اور ہیلی کاپٹر تیار کرلئے ہیں۔

شامی حکومت کا اپنے ہی عوام کے خلاف کیمیائی ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال بلاشبہ ایک افسوس ناک امر ہے۔جسکی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔اس خانہ جنگی کے دوران اب تک کئی ہزار افراد جن میں شہری، بچے، بوڑھے، خواتین شامل ہیں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ لاتعداد لوگ زخمی ہوچکے ہیں۔لیکن اس کے باوجود شامی حکومت اپنے مخالفین کو زیر نہیں کرسکتی۔مصر میں 14 اگست 2013 کے روز صدر مرسی کی جمہوریت اور منتخب حکومت کی غیر آئینی اور غیر قانونی برطرفی کے خلاف لاکھوں افراد ڑکوں پر نکل آئے۔بدقسمتی سے جہاں روس چین جیسی عالمی قوتیں اپنے مخصوص مفادات کے تحت بشارالاسد کی پشت پناہی کررہی ہیں وہاں ایران اور لبنان بھی فرقہ وارانہ بنیادوں پر شام کی موجودہ حکومت اپنے مظبوط ڈھال کا کردار ادا کررہی ہے۔ایک سروے رپورٹ کے مطابق 60 فی صد امریکیوں کا کہنا ہے کہ امریکہ کو نئی جنگ میں نہیں الجھنا چاہیئے۔

اخوان المسلمون تو مسلمانوں کی وہ عالمی جماعت ہے جس نے کبھی بھی کسی حال میں بھی اسلحہ نہیں اٹھایا لیکن اگر جمہوریت کے علمبرداروں نے ان پر جمہوریت کا راستہ بند کردیا تو پھر کب تک کروڑوں اخوان کارکن خود کو القاعدہ کے راستے پر چلنے سے روک نہیں سکیں گے۔۔۔؟

ادھر پاکستان میں کراچی (مولانا اکبر فاروقی)، بھکر (7 مغوی افراد کو شدید تشدد، چہرے مسخ، اعضاء کو کاٹ کر شہید کیا گیا، ابھی کئی افراد لاپتہ ہیں) بھکر میں اہلسنت والجماعت کو گذشتہ تین سالوں سے نشانہ بنایا جارہا ہے، ڈیرہ اسماعیل خان سے مفرور اشتہاری مجرموں نے بھکر میں پناہ لی ہوئے ہے جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً فرقہ واریت کو ہوا ملتی ہے، پرامن احتجاج سے واپسی پر کارکنوں پر حملہ کیا اور کئی افراد کو دہشت گردوں نے اغواء کرلیا تھا، 5 افراد جن کی تشدد زدہ لاشیں بعد میں سڑک پر پھینک دی گئیں تھیں، کہ چہرے مسخ، جسم کے تمام اعضاء کاٹ دیئے گے تھے، ایک طرف اہلسنت پر مظالم دوسری طرف ایک فریق کو انتظامیہ کی جانب سے مکمل سیکورٹی، کرفیو کے باوجود داخل ہونے کی اجازت نہیں کئی اہلسنت علما اور عوام کی خاصی تعداد گرفتار کی جا چکی ہے۔شیعہ سنی کے نام سے کشیدگی پھر جنگ کے حالات کا پیدا ہونا ایک منظم سازش ہے، لبنان، اعراق، شام کے بعد اگلا ہدف پاکستان ہوسکتا ہے، ایک ہی روز میں دو واقعات سازش کو عملی جامہ پہنانے کی پیشگی اطلاع دے رہے ہیں، اور ہمیں امن پسندی کی سزا دی جارہی ہے، اب تک تین سالوں میں صرف بھکر میں 16 افراد شہید ہوچکے ہیں، انتظامیہ ملزموں کو جاننے کے باوجود کاروائی کرنے سے قاصر ہے راولپنڈی ودیگر علاقوں میں اہلسنت والجماعت کی نسل کشی کی جارہی ہے۔ایک سروے کے مطابق اہل سنت کے ہزاروں افراد، کارکن شہید کئے جاچکے ہیں۔قرون اولیٰ میں عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ اگر دجلہ کنارے کتا بھی پیاسی مرتی ہے تو اس کا حساب حاکم وقت کے ذمہ ہے مگر بدقسمتی سے ملک پاکستان میں جو اسلام کے نام پر بے پناہ قربانیاں دے کے حاصل کیا گیا تھا۔اس ملک میں ہزاروں محب الوطن لوگوں کو قتل عام کیا جاتا ہے۔ان کے قاتل کہاں گئے زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا۔۔۔۔؟

اس شہر بے اماں میں قاتلوں کو مکمل آزادی حاصل ہے جبکہ قانون کے آئینی ہاتھ بے بس دکھائی دیتے ہیں۔ظالم سرعام دندناتا پھر رہا ہے جبکہ قاتلوں کا سرعام پھرنا ایک سوالیہ نشان ہے۔۔۔؟

ستمبر کا پہلا ہفتہ وطن کے حوالہ سے اہل پاکستان کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔چھ ستمبر کو ''یوم دفاع پاکستان'' منایا جاتا ہے اور سات ستمبر کو ''یوم فضائیہ'' کے عنوان سے موسوم ہے جبکہ اسی روز کو ''یوم ختم نبوت'' بھی کہا جاتا ہے۔پھر اس کے نو سال بعد پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کا سامان فراہم کیا تھا۔اسی 6 ستمبر کو ملک کی سب سے بڑی جماعت اہلسنت والجماعت کا یوم تاسیس بھی ہے۔اس یوم تاسیس کے حوالہ سے اہل سنت والجماعت کا ایک مطالبہ بھی ہوتا ہے کہ اس ملک کو دینکے نام پر حاصل کیا گیا اور دین کو قربانی دے کر اصحاب محمد ﷺ نے بچایا اور اسی ملک میں ایک خاص طبقہ اصحاب محمد ﷺ پر تنقید کرتا ہے۔اس لئے ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ جس طرح قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی گئی اسی طرح منکرین صحابہؓ کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی جائے۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ بانی سپاہ صحابہؓ

یوم شہادت 22 فروری 1990 بروز جمعرات بمقام جھنگ صدر

تحریر: سید غلام رسول شاہ

آوازے لگائے جارہے ہیں۔"میرا بھائی" "میرے محترم" میرے قبلہ" "میرے حضور" کہہ کر انتہائی نرم خوئی کرتے ہوئے آوازے لگائے جارہے ہیں۔مگر جس کو بلایا جارہا ہے وہ ان اُلفت بھری آوازوں کو سُن لینے کے باوجود بے نیازی کے عالم میں اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔تقیہ کی چادر اوڑھ رکھی ہے اور اِسلامی انقلاب کا پُرکشش نعرہ لگا کر امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے امت مسلمہ کو اپنا ہمنوا بنا لیتا ہے۔عالم اسلام کی تائید واعانت سے اپنے مقاصدِ باطلہ میں کامیاب ہوتے ہوئے ایران کی دھرتی پر شہنشاہِ ایران کو بے بس کر کے ایوانِ اقتدار پر قابض ہو جاتا ہے۔اس ظاہری اسلامی انقلاب پر تمام

ایرانی ذرائع ابلاغ کے ذریعے خمینی ملعون کا یہ اعلان فضاؤں میں گونجتا ہے کہ"ایران شیعہ سٹیٹ ہے، ایران کا صدر، وزیراعظم، پارلیمان کا سپیکر، ایرانی افوج کے سربراہ...... حتیٰ کہ ہر کلیدی عہدہ پر صرف اور صرف شیعہ اثناء عشری ہوگا کوئی سُنّی نہیں بن سکتا۔ اسلامی ممالک میں خوشیاں منائی جارہی ہیں کہ انقلاب کے صرف چوتھے روز ہی اقتدار پر قابض ہونے ولا (خمینی ملعون) تقیہ کی چادر اُتار پھینکتا ہے۔ حجاب اُتر جاتے ہیں اور بے نقاب ہو کر اپنے اصلی چہرہ کے ساتھ دنیا کے سامنے آتا ہے۔ایرانی ذرائع ابلاغ کے ذریعے خمینی ملعون کا یہ اعلان فضاؤں میں گونجتا ہے کہ"ایران شیعہ سٹیٹ ہے،ایران کا صدر، وزیراعظم ، پارلیمان کا سپیکر ، ایرانی افوج کے سربراہ...... حتی کہ ہر کلیدی عہدہ پر صرف اور صرف شیعہ اثناء عشری ہوگا کوئی سُنّی نہیں بن سکتا۔" ____اس اعلان نے اہلِ علم اور اہلِ نظر کو پریشان کردیا اور حیرانگی کے عالم میں کہنے لگے..... اُف..... یہ کیا ہو گیا؟لَا شِیْعَۃٌ وَلَا سُنِّیَۃٌ کا نعرہ دھوکا ثابت ہوا، دردمند مسلمان کروٹیں لینے لگے۔ پریشانی کے عالم میں کُڑھنے لگے۔مگر اب کیا کیا جا سکتا ہے؟ابنِ سباء کی ذرّیت نے پھر سر اُٹھا لیا

جیتے جاگتے آدمیوں کے گلے میں رسیاں باندھیں اور مکہ کی گلیوں میں انہی رسیوں کے ساتھ گھسیٹا گیا، گرم پتھروں پر کھلے بدن کے ساتھ کوڑے مار مار کر "سچ" کو چھوڑ کر جھوٹ بولنے کیلئے تڑپائے

طے شدہ منصوبہ کے تحت ایران کے سنی مسلمانوں پر ظلم و تشدد کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سنی مسلمان قطاروں میں کھڑے کر کے گولیوں سے چھلنی کر دیئے گئے' خاک وخون میں بے دردی سے تڑپا دیئے گئے۔جیلوں میں پھینک دیا گیا' مساجد کو شہید کر دیا گیا

ہے۔ جو پوری امت مسلمہ کیلئے زہرِ قاتل ہے۔ خمینی اور اُس کے وزیر و مشیر سلبی تدبیروں کے متعلق باہم سر جوڑ کر سوچنے لگے کہ سنیت کا نام تک مٹا دیا جائے۔ اور طے ہو گیا کہ سُنّی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑو۔ کچلو! اِس کے باطن کو کچلو۔ روندو! اِس کے اندر جو کچھ ہے اس کو روندو۔ نیز جس جس طریقے سے جو کچھ ممکن ہے سب کچھ کر گزرو۔ اقتدار کے نشہ میں مست خمینی اور اس کے چیلے بے لگام ہو گئے۔ اور طے شدہ منصوبہ کے تحت ایران کے سنی مسلمانوں پر ظلم وتشدد کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سنی مسلمان قطاروں میں کھڑے کر کے گولیوں سے چھلنی کر دیئے گئے۔ خاک وخون میں بے دردی سے تڑپا دیئے گئے۔ جیلوں میں پھینک دیا گیا۔ مساجد کو شہید کر دیا گیا۔ الغرض ہر حربہ سنی مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا گیا۔ اور اس حقیقت سے کون نا آشناء ہے کہ حکومتی سطح پر یہ مظالم ڈھائے گئے۔ خمینی اور اس کی حکومت کی آگ ابھی ٹھنڈی نہیں ہوئی اور بات یہیں پر ختم نہ کی بلکہ اسی حکومت نے غلیظ قلم بھی غلیظ ہاتھوں میں دے دیئے اور جن سے جو کچھ لکھا گیا..... الامان والحفیظ...... لکھا بھی ان کے متعلق گیا جنہوں نے سید دو عالم ﷺ کے اشارۂ ابرو پر جانیں قربان کیں، صبر آزما مراحل سے گزارے گئے، دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹائے گئے، جلتی ہوئی ریت پر جانداروں کو سلایا گیا،

گئے، تملائے گئے اور بار بار یہ کہا جاتا رہا کہ دامنِ محبوب ﷺ چھوڑ دو__ مگر__ وہ شاگردان محمد ﷺ تھے۔ دامن محبوبؐ نہ چھوڑا بلکہ تاریخ کے سینے پر ایثار و وفا کے انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ جن پر امت مسلمہ تا قیامت نازاں رہے گی۔ مگر ابن سباء کی ذرّیت اور خمینی کے گماشتوں نے اس مقدس و جانثار جماعت (صحابہؓ وامہات المومنینؓ) پر بے لگام ہو کر قلم چلائے پھر بھی حکومتی خرچ پر سینکڑوں غلیظ کتب لاکھوں کی تعداد میں تیرہ (13) زبانوں میں چھپوا کر پوری دنیا میں پھیلا دی گئیں۔ پاکستان میں بھی غلیظ کتب کا سیلاب آیا۔ چھ لاکھ غلیظ کتب کی بھاری تعداد پاکستان میں قائم ایرانی اڈے خانہ ہائے فرہنگ ایران کے ذریعے پھیلا دی گئی۔ ایران میں خمینی کی طے شدہ منصوبہ کے تحت ایران کے سنی مسلمانوں پر ظلم و تشدد کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سنی مسلمان قطاروں میں کھڑے کر کے گولیوں سے چھلنی کر دیئے گئے' خاک وخون میں بے دردی سے تڑپا دیئے گئے۔ جیلوں میں پھینک دیا گیا' مساجد کو شہید کر دیا گیا

جارحیت اور پاکستان میں غلیظ کتب کے سیلاب پر ابھی اہل فکر انگشت بدنداں تھے کہ...... پھر آوازہ لگتا ہے۔ یہ محض آوازہ نہیں بلکہ بپھرے ہوئے شیر کی للکار ہے، جرأت مندانہ یلغار ہے۔ اس آوازہ کے انداز

میں تبدیلی ہے، لہجہ میں تیزی ہے، گفتار میں تاثیر ہے، کردار میں حسن ہے، جس نے سوتے ہوؤں کو جگا دیا جاگتے ہوؤں کی زندگی میں انقلاب آ گیا۔ جس نے چکھا اسی نے جانا اور جس نے جانا اسی نے مانا۔ گرج دار آواز میں دعویٰ پیش کیا، دل ہلا دینے والا دعویٰ۔ اور دعویٰ پیش کرتے ہوئے واضح طور پر کہہ دیا کہ پہلے جانو، تب مانو، پہلے پہچانو، تب ساتھ چلو، میرا آوازہ دنیا میں پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کی مالا ہے۔

آوازہ لگانے والا پھر پلٹ کر کہتا ہے۔

بڑا کٹھن ہے راستہ جو چل سکو تو ساتھ دو ____ یہ زندگی کا فاصلہ مٹا سکو تو ساتھ دو۔

ہزار دکھ ہیں یہاں، ہزار آزمائشیں ____ ہزار دکھ، ہزار بار، اٹھا سکو تو ساتھ دو۔

یقین کی فطری راہ یہی ہے کہ پہلے پہچانو تب ساتھ چلو _ہاں_ تم سورج ہی کو نہ دیکھو یہ تمہارے بس میں ہے مگر جو سورج کے سامنے کھڑا ہوا سے تو سورج کی چمک سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ آوازہ لگتے ہی شیعیت کے ایوانوں میں دفعتہً زلزلہ سا آ گیا ایرانی حکومت پر ضرب کاری لگی۔ پاکستان میں ایرانی ٹاؤٹ سیخ پا ہو گئے۔ قانون حرکت میں آ گیا۔ کھلبلی مچ گئی۔ کالے قوانین کے پروردہ راہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے۔ اس گرجدار آوزاہ پر لوگ متوجہ ہوئے تو سب کی نظریں جھنگ صدر کے محلہ کی ایک چھوٹی سی مسجد پر آ کر جم گئیں۔ جس کے میناروں سے یہ آوازۂ حق بلند ہو رہا تھا۔ اور جب آوازہ لگانے والے کو دیکھا تو یہ آواز میرے بلکہ پوری سنیت کے قائد امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تھی ---- بات آوازہ لگانے کی ہو رہی ہے۔

یہ آوازہ لگانے والا کسی ملک کا حاکم نہیں، کوئی گورنر نہیں، کوئی رئیس نہیں، سرمایہ دار یا کوئی بڑا تاجر

سب کی نظریں جھنگ صدر کے محلّہ کی ایک چھوٹی سی مسجد پر آ کر جم گئیں۔ جس کے میناروں سے یہ آوازۂ حق بلند ہو رہا تھا۔ اور جب آوازہ لگانے والے کو دیکھا تو یہ آواز میرے بلکہ پوری سنیت کے قائد امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تھی

جو سورج کے سامنے کھڑا ہوا سے تو سورج کی چمک سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ آوازہ لگتے ہی شیعیت کے ایوانوں میں دفعتہً زلزلہ سا آ گیا ایرانی حکومت پر ضرب کاری لگی۔ پاکستان میں ایرانی ٹاؤٹ سیخ پا ہو گئے۔ قانون حرکت میں آ گیا۔ کھلبلی مچ گئی۔ کالے قوانین کے پروردہ راہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے۔

نہیں بلکہ چھوٹے سے قد کا مختصر جسم والا غریب انسان جماعت محمد رسول اللہ (صحابہ کرامؓ) کا عاشق صادق تھا۔ جس کی پُرسوز آواز نے در و دیوار رُلا دیئے۔ سنگدل انسان بھی آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکے۔ آوازہ میں کشش تھی۔ ہاں۔ واقفانِ حال جانتے ہیں کہ جب امیر عزیمتؒ آوازۂ حق بلند کرتے تھے تو مجمع پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی اور ہزاروں انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے دیوانہ وار ''لبیک لبیک'' کے فلک شگاف نعرے بلند ہوتے۔ اور پورے مجمع اس آوازہ حق پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کا عہد کرتا۔ امیر عزیمتؒ حسن خطابت میں اپنی مثال آپ تھے۔ عصر حاضر میں خطابت کے میدان میں آپؒ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ آپؒ کا خطاب سن کر بے ساختہ یہ کہا جاتا تھا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ امیر شریعتؒ کی خطابت اور جلال کا نقشہ ایک صاحب نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ جو یقیناً میرے قائد امیر عزیمتؒ پر بھی صادق آتا ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ کہنے والے نے یہ الفاظ میرے قائد امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کیلئے ہی کہے تھے۔

''رعد کی گونج، بادل کی گرج، ہوا کا فراٹا، فضا کا سناٹا، صبح کا اجالا، چاندی کا جھالا۔ ریشم کی جھلملاہٹ، ہوا کی سرسراہٹ، گلاب کی لہک۔ آبشار کا بہاؤ، شاخوں کا جھکاؤ۔ طوفون کی کڑک۔ سمندروں کا خروش۔ پہاڑوں کی سنجیدگی۔ صباء کی چال اور اس کا نم۔ چنبیلی کا پیراہن۔ تلوار کا لہجہ۔ بانسری کی دھن۔ عشق کا بانکپن۔ حسن کا اغماض۔ کہکشاں کی سیج۔ اور مقطع عبارتیں، انسانی آواز میں ڈھلنے ہی خطابت کا ہیولا تیار ہوتا ہے تو اس کا جیتا جاگتا مرقع امیر عزیمتؒ کی شکل اختیار کر لیتا ہے''۔

آوازہ حق لگانے پر قانون کی حرکت کیا رنگ دکھاتی ہے؟ روزانہ زباں بندی، نظر بندی، ضلع بندی اور پابندی کے نئے نئے حکم جاری ہو جاتے ہیں سرکاری فرشتے اور پولیس درجنوں، بیسیوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے کر کے ناکے لگا کر راہیں روکنے کی ناکام کوششیں کرتے ہیں مگر آوازہ حق لگانے والا نصرت حق کے ساتھ ناکے توڑ کر، پھلانگ کر، گورے انگریز کا کالا قانون کچل کر، مسل کر، پاؤں کی ٹھوکر سے ہٹاتا ہوا اپنی منزل کی جانب رواں دواں رہتا ہے۔ حالانکہ پوری تحریکی زندگی میں کوئی دن ایسا نہیں تھا کہ جس دن پابندی کے احکامات جاری نہ ہوئے ہوں۔ اور کوئی ایک موقع ایسا سننے میں نہیں آیا اور نہ ہے کہ امیر عزیمتؒ نے کبھی ان پابندیوں کو قبول کیا ہو یا ان پابندیوں کو کبھی کوئی اہمیت دی ہو یا پابندی توڑتے ہوئے گرفتار کیے گئے ہوں۔ گویا کہ پابندیوں کے

آپؒ کا خطاب سن کر بے ساختہ یہ کہا جاتا تھا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد تازہ ہو گئی ہے۔ امیر شریعتؒ کی خطابت اور جلال کا نقشہ ایک صاحب نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ جو یقیناً میرے قائد امیر عزیمتؒ پر بھی صادق آتا ہے

احکامات، انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے قائد کو متشدد اور فسادی بھی کہا جانے لگا اور آوازہ حق لگانے پر کچھ اپنے لوگ بھی چیں بجبیں کرتے ہوئے بن سوچے سمجھے ناقدین کی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ نازیبا الفاظ کے ساتھ طعنے دینے والے کوتاہ بین اور ناقدین اس حقیقت کو فراموش کر چکے تھے کہ

''کسی تحریک کی کامیابی یا ناکامی کا دار و مدار تمام تر اس تحریک کے امیر کی نیت پر ہوتا ہے۔ اگر وہ مخلص، نیک نیت اور بے غرض ہے تو حق تعالیٰ اپنے بندگان خاص یعنی اہل اللہ کو اس کی تائید و حمایت پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جن کی تائید و اعانت سے وہ دیکھتے ہی دیکھتے ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے''۔

کوتاہ بینوں اور ناقدین کے نازیبا الفاظ اس وقت دم توڑ جاتے اور اپنی موت آپ مر کر دفن ہو جاتے جب امیر عزیمتؒ عشق کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر مدح اصحابؓ رسولؐ پر جھوم جھوم کر لب کشائی کرتے اور امہات المومنینؓ کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے بالخصوص جب یہ فرماتے کہ ______ "امی! امی! امی ..... عائشہ" میری امی ہے، عائشہؓ نبوتؐ کی آبرو ہے، عائشہؓ نبوتؐ کی دستار ہے عائشہؓ نبوتؐ کا وقار ہے، عائشہؓ نبوتؐ کا لباس ہے۔۔۔اور لوگو۔۔عائشہؓ میری امی ہے۔ میں امی کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہوئے کٹ جاؤں گا۔مر جاؤں گا۔مگر دشمن کو بھونکنے کی اجازت نہیں دوں گا۔اے اللہ۔۔میرے یہ الفاظ میری امی تک پہنچا دے کہ حق نواز اپنی امی کے دشمن سے ٹکرائے گا جس طرح ٹکرانے کا حق ہے۔اس راہ پر قتل بھی کر دیا گیا تو میرے خون کا ایک ایک قطرہ میری امی کے دشمن سے جنگ کرے گا۔یہاں تک کہ سرزمین پاکستان اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود شیعیت کیلئے تنگ ہو جائے"۔

امیر عزیمتؒ کے یہ رقت آمیز الفاظ فضاؤں میں گونجتے تو باطل دہل کر رہ جاتا۔سرزمین پشاور ہو یا اوکاڑہ کی دھرتی، ملتان کا قلعہ ہو یا جھنگ کے در و دیوار، راولپنڈی کے عوام ہوں یا کراچی کا اجتماع، لاہور کے لوگ ہوں یا شجاع آباد، بہاولپور کے سکونتی ہوں یا رحیم یار خان کے باسی۔سبھی نے پرخلوص آواز حق سنا اور جس نے ایک مرتبہ سنا، تیئس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آج بھی وہی آواز حق اس کے دل کی دھڑکن ہے۔پھر دنیا نے دیکھا کہ میرے مخلص، نیک نیت اور بے غرض قائد پر تنقید کرنے والے کل کے ناقدین وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کیے پر شرمندہ ہوئے اور کل کے ناقد، آج مداح بن گئے۔

کون نہیں جانتا کہ امیر عزیمتؒ کو آوازہ حق بلند کرنے پر کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اس آوازۂ حق نے ایک طرف سنی قوم کو بیدار کر دیا تو دوسری طرف ایرانی حکومت کی نیندیں حرام ہو گئیں۔ یہ آواز ایرانی حکومت کے کانوں میں صور اسرافیل بن کے کھٹکنے لگی جبکہ پاکستانی شیعہ بوکھلا گیا۔اور غنڈہ گردی کرنے لگا۔کل جس نے گالی کا آغاز کیا تھا آج گولی چلانے پر اتر آیا ہے۔

ایک طرف مقدمات کی بھر مار کے ساتھ حکومتی پابندیاں اور دوسری طرف دشمن کے قاتلانہ حملے ،میرے قائد کو باری باری دل دہلا دینے والے مراحل سے دوچار کرتے ہیں۔

مگر میرا قائد ہر خطرناک مرحلہ سے گزر کر ان دیکھی قوت کے ساتھ اٹھ کر گرجتا ہے، گرجتا ہے اور زبان حال سے دہرا دہرا کر اور زور دے کر کہتا ہے کہ

....

وہ دن گئے جب ہر اک ستم کو ادائے محبوب کہہ کے خوش تھے ____ اٹھی جو ہم پر کوئی اینٹ اب گر، تو اس کا پتھر جواب ہوگا سکوت صحرا میں بسنے والو ، ذرا رتوں کا مزاج سمجھو ___ ابھی تو اتنی گھٹن

اپنے بھی دیکھ رہے ہیں۔ پرائے بھی دیکھ رہے ہیں۔ کوئی حکومت، کوئی ریاست، کوئی طاقت ان کو جدا نہیں کر سکی تو میرا قائد جو انکے ذکر کو حرز جان اور ان کے ساتھ عشق کو جزولاینفک سمجھتا تھا اسے کیسے ہٹایا جا سکتا تھا۔جو بے تابانہ انداز میں جھوم جھوم کر کہا کرتا تھا صدیق! ساری دنیا مجھے کہتی ہے کہ تیرا سودائی ہے ___ اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے۔

بڑھے گی کہ سانس لینا عذاب ہو گا دشمن کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتا ہے۔ظلم کا گریبان پکڑ پکڑ کر اسے جھنجوڑتا ہے۔مقدمات کی بھرمار، حالات کی تلخیاں، مصائب کے جھکڑ، قاتلانہ حملوں کی کثرت کے باوجود میرے قائد کی رفتار میں کمی نہ آئی، گفتار میں نرمی نہ آئی بلکہ نکھار آیا اور کسی نے کیا خوب کہا کہ

یہ ظلم و تشدد اور قید تنہائی ______ مصیبت جب بڑھی ہونٹوں پہ ہنسی آئی۔

سال دو سال نہیں بلکہ کئی سال تک جانچنے والوں نے جانچ کر دیکھا، بجانے والوں بجا کر دیکھا، کسنے والوں نے کس کر دیکھا، آزمائش کی بھٹیوں میں ڈالا، جھنگ کی گلیوں میں گھسیٹا اور جو کچھ کر سکتے تھے انہوں نے کیا۔منفی قوانین سب پورے کئے، اوچھے ہتھکنڈے سب آزمائے، اذیتیں دی گئیں، اور میرے قائد کے لو عمر رفیقوں کو بھی سنگین مقدمات میں پس دیوار زنداں بھیج دیا گیا۔۔۔کہ تنہائی کے عالم میں گھبرا جائے، دشمن سے ہٹ جائے، کٹ جائے، مٹ جائے۔مگر۔۔۔نادانوں کی یہ دنیا۔۔زمانے کی سب سے بڑی بھول میں تھی کیونکہ میرا قائد جن کے عشق میں فنا ہو چکا ہے اور جن سے جڑ چکا ہے۔۔۔وہ تو دنیائے فانی سے کوچ کر جانے کے بعد بھی چودہ صدیوں سے جڑے ہوئے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ تک جڑے رہیں گے۔ان کی رفاقت، ان کی دوستی، ان کے یارانہ اور ان کی وفاؤں کے بندھن کو کون نہیں جانتا حتی کہ ان کی حسین و جمیل اداؤں، وفاؤں اور انکے جڑ جانے پر تو اللہ کی لاریب کتاب بھی چودہ صدیوں سے شہادت دے رہی ہے اور قیامت تک دیتی رہے گی۔

اپنے بھی دیکھ رہے ہیں۔ پرائے بھی دیکھ رہے ہیں۔ کوئی حکومت، کوئی ریاست، کوئی طاقت ان کو جدا نہیں کر سکی تو میرا قائد جو ان کے ذکر کو حرز جان اور ان کے ساتھ عشق کو جزولاینفک سمجھتا تھا اسے کیسے ہٹایا جا سکتا تھا۔جو بے تابانہ انداز میں جھوم جھوم کر کہا کرتا تھا صدیق! ساری دنیا مجھے کہتی ہے کہ تیرا سودائی ہے ___ اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے۔

ہاں! ہاں مجھے کہنے دو! حکومتیں بے بس ہو گئیں، طاقتیں بے اثر ہو گئیں، جنگی قانون ختم ہو گئے، اوچھے ہتھکنڈے دم توڑ گئے، ظلم کے بادلوں میں پانی ختم ہو گیا، جانچنے والوں نے جی بھر کے جانچا، کالا قانون ہار گیا اور میرا قائد، صحابہؓ کا عاشق صادق "وفا" کی عظمت کو چار چاند لگاتے ہوئے کامیاب ہو گیا۔

آہ! آج 22 فروری پھر آن پہنچا ہے۔آج سے ٹھیک دس سال قبل مورخہ 22 فروری 1990ء کو سنیت کے بے تاج بادشاہ پر گولیاں چلائی گئیں۔ ادھر گولیاں چلیں ادھر یہ خبر ملک بھر بلکہ دنیا بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جھنگ میں قیامت صغری قائم ہو گئی۔جھنگ میں کرفیو لگا دیا گیا۔ملک بھر میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی۔سنی نوجوان کے

دنیانے دیکھا کہ تیرا آوازۂ حق تیرے روحانی فرزند مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ قومی اسمبلی میں جرأت سے بلند کیا۔ اسمبلی میں ان کی گونج نے شیعیت کی چولیں ہلا کر رکھ دیں۔ اے میرے قائد پھر تیرا آوازۂ حق سپریم کورٹ میں پہنچا۔ اور تیرے وہ الفاظ آج بھی کانوں میں گونج رہے ہیں کہ ''شیعو! ایک وقت آئے گا۔ تمہیں وہیں گھسیڑ دیا جائے گا جہاں سے تم نے جنم لیا تھا''

سر سے شفیق قائد کا سایہ اٹھ گیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا محسوس ہوتا ہے۔ اب کیا ہو گا؟ ملک بھر سے قافلے اپنے قائد شہیدؒ کا آخری دیدار کرنے کیلئے جھنگ کا رخ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ جھنگ نہ جا سکے وہ اپنے اپنے شہروں میں سراپا احتجاج بن گئے۔ ہر طرف جذبہ کا سیلاب ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کے نعرہ میں شدت آگئی۔ بعض علاقوں میں فسادات شروع ہو گئے۔ اب شہر شہر مقدمات، گرفتاریوں اور نظربندیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر ہر سنی جوان کا ذہن مطمئن ہے اور ضمیر اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ میرے قائد شہیدؒ کا خون رنگ لائے گا۔ جماعتی موقف میں نکھار آئے گا، سنی قوم میں انقلاب آئے گا۔ شیعہ ایران بھاگ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اس عظیم سانحہ پر کل کے ناقدین بھی ورطۂ حیرت میں ڈوب کر اب چپ سادھ کر ایک طرف کھڑے اس دردناک منظر کا نظارہ کر رہے ہیں۔ کچھ سوجھتا نہیں! کچھ بولتے نہیں۔۔۔ بس اپنے کردار پر خود ہی شرمندہ سے ہیں۔ دشمنانِ صحابہؓ (شیعہ) بلوں میں گھس چکے ہیں۔ اتنے میں میرے قائد شہیدؒ کی میت جنازہ کیلئے میدان میں لائی جاتی ہے۔ لاکھوں کا مجمع ہے۔ شہیدؒ کی میت پر کھڑے ہو کر ایک مرد قلندر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ مجمع سے مخاطب ہوتے ہیں کہ لوگو! دیکھ لو اس مرد مجاہد کی شہادت پر خلقت ہی نہیں رو رہی بلکہ آسمان بھی رو رہا ہے (اس وقت ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی) حق نواز عمر میں ہم سے بہت چھوٹا تھا مقام میں ہم سے بڑھ گیا ہے۔ پھر پلٹ کر زبان حال سے شیخ درخواستیؒ فرماتے ہیں۔

''حق نوازؒ کے جانے کے بعد بھی نہ ماننے کیلئے جھوٹ کے بلوں میں پناہ پکڑنے والو! سوجھ رہا ہے، دیکھ رہے ہو۔ جو اس بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ یہ کون ہے؟ انصاف کے خونیو! کیا یہ جھنگ کا وہی انسان نہیں۔ جس کے متعلق تمہاری زبانوں نے غل مچایا تھا کہ یہ فسادی ہے، یہ جھگڑالو ہے سنو! سنو! سنو! اس نے تو کبھی گولی نہیں چلائی۔ جس پر آج گولی چلائی گئی ہے۔ جس کا خون بہا دیا گیا ہے۔ اندھے ہیں وہ لوگ جو کہتے تھے کہ یہ خون بہاتا ہے۔ خون تو اس کا بہا دیا گیا ہے۔ زندگی میں اسے اذیتیں دی گئیں، تشدد کیا گیا، پابندیاں لگائی گئیں، راہیں روکنے کی بار ہا کوشش کی گئی۔ قید کیا گیا۔ بیڑیاں پہنائی گئیں ___ بالآخر ___ خاک و خون میں لت پت ہو گیا، داڑھی خون سے تر ہو گئی ہے او نابیناؤ! اسی پر الزام دھرتے ہو کہ اس نے فساد کیا ___ چورو ___ الٹا کوتوال کو ہی ڈانٹتے ہو۔

یہ تو صحابہؓ کے در کا چوکیدار تھا۔ اور صحابہؓ کا مخلص وفادار تھا۔ ناموسِ امی عائشہؓ کا پہریدار تھا جس نے اب ہمیں امی! امی کہنا سکھا دیا ہے۔

اُف! اسے فسادی کہتے ہو جو الفتیں بانٹتا تھا۔ جو محبت ووفا کا درس دیتا تھا۔ جو اتحاد کا داعی تھا۔ وہ میرا قائد شہید ہو کر کامیاب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ میرے قائد شہیدؒ اور دیگر تمام شہداء ناموسِ صحابہؓ کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اے میرے اللہ! یہ میری آواز میرے قائد شہیدؒ کی قبر تک پہنچا دے، تو ہی پہنچا سکتا ہے۔ اے میرے قائد! ہم جب تک زندہ ہیں تیرے حکم کی تکمیل کرتے رہیں گے اور دشمنانِ صحابہؓ کو ناکوں چنے چبواتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ اے میرے قائد۔ تیرے دنیائے فانی سے چلے جانے کے بعد ہم نے آرام نہیں کیا۔ ہم چین کی نیند نہیں سوئے۔ ہم گھروں میں نہیں بیٹھے بلکہ دربدر کی ٹھوکریں کھائیں۔ روپوش رہنے پر مجبور کر دیئے گئے مگر تیرا مشن نہیں چھوڑا، گرفتاریاں ہوئیں تھانوں میں انسانیت سوز تشدد برداشت کیا۔ پس دیوارِ زندان قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کئے گئے حتی کہ ہمارے 36 ساتھی ماورائے عدالت جعلی پولیس مقابلوں میں ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے بے دردی سے ذبح کروا دیئے۔ بیسیوں جوان آپ ہی کے مخلص رفیق، جرنیل، امیر محترم ملک محمد اسحاق صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) امیر لشکر کی قیادت میں (جو بھی امیر ہیں) آج بھی پہلے سے زیادہ مضبوطی اور جواں عزائم کے ساتھ اپنے موقف پر قائم ہیں۔ انشاء اللہ۔

ہم اہلِ جنوں کہ جھکیں موت کے آگے ___ ہم جب بھی مرے موت پہ احسان کرینگے۔

اے میرے پیارے قائد! تیرا لگایا ہوا آوازہ حق جو اس وقت کچھ لوگوں کو ایک دیوانے کی بڑ محسوس ہوتی تھی مگر آج وہ بھی معترف ہیں کہ تیرے الفاظ الہامی الفاظ تھے۔

دنیانے دیکھا کہ تیرا آوازۂ حق تیرے روحانی فرزند مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ قومی اسمبلی میں جرأت سے بلند کیا۔ اسمبلی میں ان کی گونج نے شیعیت کی چولیں ہلا کر رکھ دیں۔ اے میرے قائد پھر تیرا آوازۂ حق سپریم کورٹ میں پہنچا۔ اور تیرے وہ الفاظ آج بھی کانوں میں گونج رہے ہیں کہ ''شیعو! ایک وقت آئے گا۔ تمہیں وہیں گھسیڑ دیا جائے گا جہاں سے تم نے جنم لیا تھا'' اے میرے قائد! تیرے روحانی بیٹے جنہیں دہشت گرد کہا جا رہا ہے انہوں نے تیرے الفاظ کو اللہ کی توفیق سے عملی جامہ پہنا دیا ہے اور جنگ ابھی جاری ہے اور وہ وقت ضرور آئے گا کہ شیعیت دوبارہ تقیہ کی چادر اوڑھ لے گی۔ اور ایران بھاگ جائے گی۔ نیز حکومت پاکستان کو ہمارے مطالبات تسلیم کرنا پڑیں گے۔ اے میرے قائد! آخر میں میری التجا ہے اور آرزو ہے کہ کل بروز قیامت سید دو عالمؐ، صحابہؓ اور امی عائشہؓ سے سفارش کر دینا کہ اللہ پاک میری اور جملہ ساتھیوں کی خطاؤں سے درگزر فرما کر ہمیں بخش دیں تاکہ ہم جنت الفردوس میں ایک بار پھر آپؒ کی گرجدار آواز سے لطف اندوز ہو سکیں۔ آمین

تحریر و ترتیب: سید غلام رسول شاہ بخاری حال مقید حفاظتی وارڈ نمبر 1 سنٹرل جیل گوجرانوالہ (عارضی قیدی سزائے موت)

مورخہ: 22 فروری 2000 بوقت: 7 بجے دن

☆☆☆

جماعتی زندگی گزارنے کے چند اصول

تحریر: میاں محمود اقبال

جماعت ایک عمارت کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ عمارت جن ستونوں پر استوار ہے وہ کارکن ہیں۔ اگر راہنماؤں میں ان ستونوں کو سنبھالنے اور ان کی دیکھا بھال کی سوجھ بوجھ نہ ہو تو ان میں دراڑ آ جاتی ہے اور عمارت کا مستقبل مخدوش نظر آنے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر عمارت کی بنیاد گہری نہ ہو تو عمارت چاہے کتنی بلند ہو جائے ہمیشہ کمزور رہتی ہے۔ کسی بھی دینی تنظیم اور تحریک سے وابستہ افراد کو مقصد اور منزل کے حصول کے لیے ان نشان ہائے منزل کو عیاں کرنا چاہتا ہوں جو منزل کی طرف جانے کے لیے ان کی رہنمائی کرے۔ ٹھوکروں سے بچیں، سفر منقطع نہ ہونے دیں اور اہداف سے ادھر ادھر نہ جانے دیں اور ان عوامل سے بچیں جس سے نفس یا ذات کو محور بنانے کی وجہ سے مشن کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں۔

امتیاز اور تخصص کا احترام:

ہر علم وفن کے کچھ عالم اور ماہر ہوتے ہیں یہ نہیں ہے کہ ایک انجینئر طب کے بارے میں یا ایک خطیب قانون کے بارے میں اپنا فتویٰ صادر کرے بلکہ اگر کسی طبیب نے طب کی کسی ایک شاخ میں چند خصوصیات حاصل کی ہیں تو اسے طب کے دوسرے دائرے میں دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ اسی طرح شریعت میں ہر ایک کے لیے درست نہیں کہ وہ ہر جگہ دخل اندازی کرے۔ قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے یہ بات واضح ہے کہ جن چیزوں کا ہمیں علم نہ ہو ان کے بارے میں مخلص اور تجربہ کار علماء سے رجوع کریں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پس تم پوچھو اہلِ علم سے اگر تم علم نہ رکھتے ہو"۔ خلفائے راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ پیش کیا جاتا تو وہ وسیع علم وفضل کے باوجود دیگر صحابہ کرامؓ کو جمع کرتے اور ان سے مشورہ کرتے۔ ان کی رائے سے روشنی حاصل کرتے۔ اسی قسم کے اجتماعی فتووں سے قرنِ اول میں اجتماعیت کی نشوونما ہوئی۔

عوام میں گھل مل کر رہو:

ایک جماعتی ساتھی کو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اور ہر طبقے کے افراد سے ملتے رہنا چاہیے۔ یہیں سے اچھی فطرت اور نیک دل انسان ملیں گے۔ ان افراد سے رابطہ رکھیں اور ان کی ہر ممکن معاونت کریں۔ ناخواندہ لوگوں کو خواندہ بنانے میں حصہ لیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کر کے معاشرے میں بہتر کردار ادا کر سکیں۔ مریضوں کے علاج میں معاونت کریں تاکہ وہ صحت یاب ہو سکیں۔ ٹھوکر کھا کر گرنے والوں کو سنبھالیں تاکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکیں۔ ضرورت مندوں کے لیے امدادی کاموں میں حصہ لیں تاکہ ان کی محتاجی دور ہو جائے۔ پسماندہ افراد کی ذہنی تربیت میں حصہ لیں تاکہ یہ لوگ معاشرے کا بہتر حصہ بن سکیں۔ خطا کاروں کو سمجھائیں کہ وہ گناہوں سے تائب ہو جائیں اور منافقتوں کا پردہ چاک کریں تاکہ ان کا قلع قمع ہو جائے۔ رشوت خوروں کی رشوت خوری سے مظلوموں کو بچائیں اور ان کو ان کا حق دلوائیں۔ معاشرے میں لوگوں کی خدمت کے لیے کمر بستہ ہونا اونچے درجے کی عبادت ہے۔ ہر نفع بخش اجتماعی کام کو اسلام بہترین عبادتوں میں شمار کرتا ہے۔ جب کہ اس کے کرنے والا خیر کا طالب ہو، تعریف وتوصیف کا متمنی اور لوگوں کے درمیان جھوٹی شہرت کا خواہاں نہ ہو۔ ہر کام جس سے کوئی انسان کسی غمزدہ کے آنسوؤں کو صاف کرتا ہے اور کسی دکھیا کے دکھ کو غلط کرتا ہے، کسی مصیبت زدہ کے زخم پر مرہم رکھتا ہے، کسی مظلوم کا سہارا بنتا ہے، ٹھوکر کھا کر گرے ہوئے انسان کو اٹھاتا ہے، قرض کے بوجھ تلے انسان کا قرض ادا کرتا ہے، بھٹکے ہوئے کو راہ دکھاتا ہے، نادان اور جاہل کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتا ہے، کسی پردیسی کو ٹھکانہ مہیا کرتا ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتا ہے۔ غرض کہ اگر نیت درست ہو تو یہ ساری چیزیں عبادت ہیں اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ اس طرح ایک مسلمان اپنے معاشرے میں ایسا سرچشمہ بن کر رہتا ہے جس سے خیر اور رحمت کے فوارے ابلتے ہیں، نفع اور برکت کے دھارے رواں ہوتے ہیں اور پھر آپ اس معاشرہ میں اپنے نظریے اور مشن کو مستقل بنیادوں پر فروغ دینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں کا حسنِ ظن:

ہم اپنی آنکھوں سے بداعتمادی کی عینک اتار کر لوگوں کو دیکھیں اور یہ یقین کریں کہ اللہ کے بندوں میں بھلائی ہے۔ حسنِ ظن کو مقدم رکھیں۔ اور یہ جان لیں کہ انسان پیدائشی مجرم اور گنہگار نہیں ہے اور لوگوں کے ساتھ معاملات میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ لوگ زمین پر بسنے والے انسان ہیں فرشتے ہیں۔ اگر یہ غلطی کرتے ہیں تو انسان بھی خطا کار ہے۔ ہمارے لیے بس یہ ضروری ہے کہ ہم انہیں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈراتے رہیں اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور مغفرت کا دروازہ کھلا رکھیں اور انہیں تنہا نہ چھوڑیں کہ وہ شیطان کا شکار بن جائیں۔ ایک دانشور کا قول ہے کہ: تاریکی پر لعنت بھیجنے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ ایک شمع جلا دوں کہ وہ تاریک راستہ کو روشن کر دے۔ بہرحال اسی طرح لوگ آپ کے قریب ہو کر آپ کے مشن اور نظریہ کو اپنا سکیں گے۔

دشواریاں نہیں آسانیاں:

جماعتی زندگی میں حد سے نہیں گزرنا چاہیے۔ سختی کی بجائے اعتدال اور نرمی کے پہلوؤں کو اپنانا چاہیے۔ چونکہ جو خواص برداشت کر سکتے ہیں عام لوگ وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے وسعت اور آسانی چاہتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے مؤقف، مشن ونظریہ پر پوری طرح استقامت کا مظاہرہ بھی ضرور کرنا ہے۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کا قول ہے کہ "مؤقف سخت لہجہ نرم"

عمل کا اہتمام:

جماعتی ذمہ دار کو چاہیے کہ وہ معاشرے کے سامنے عمل کا نمونہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے: "باتیں بنانا سب جانتے ہیں لیکن اچھا

انسان وہی ہے جس کا قول اور فعل یکساں ہو"۔ حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ "لوگوں کو ان کے اعمال سے پرکھو اقوال سے نہیں"۔

حضرت مالک بن دینارؒ کا کہنا ہے کہ: "بے عمل عالم کی نصیحت کا اثر دل پر ایسے ہوتا ہے جیسا کہ بارش کا سنگلاخ چٹان پر"

حضرت سیّد رفاعیؒ فرماتے ہیں کہ "خبردار چھلنی کی طرح نہ ہونا کہ وہ عمدہ آٹا چھان کر دوسروں کو دے دیتی ہے اور بوسی اپنے پاس رکھتی ہے"۔ اس طرح ہمارا حال نہیں ہونا چاہیے کہ تم اپنے منہ سے تو دوسروں کے لیے حکمت کی باتیں نکالتے رہو اور خود تمہارے دلوں میں کھوٹ رہ جائے۔

حضرت حسن بصریؒ کا فرمان ہے کہ "جو شخص علم میں لوگوں پر فوقیت و برتری رکھتا ہو اسے چاہیے کہ عمل میں بھی سب سے برتر ہو"۔

ترجیحات کا تعین:

قرآن کریم نے نیکی اور بدی کے نظام کو جن اصولوں پر قائم کیا ہے اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ جس کام میں اللہ کی رضا اور مرضی ہو وہ نیکی ہے اور جس کام میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہو وہ بدی ہے۔ ہمیں ہر اس کام کو ترجیح دینا ہوگی جس سے رضائے الٰہی عطا ہو۔ ایک دینی تحریک اور مذہبی جماعت کو انفرادی، اجتماعی اور ملکی سطح پر کن حالات میں کون کون سے اقدامات کرنے ہوں گے اور ایسا کردار پیش کرنا ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کروا تا کہ مشن و نظریہ کو بھی ہر طرح سے تقویت مل سکے۔

اخوت، رفاقت اور محبت صالح:

عقیدہ اور فکر کی یگانگت اس بات کی متقاضی ہے کہ جماعت کے ساتھیوں میں اخوت و محبت ہونی چاہیے۔ اور تزکیہ نفس کا بہر صورت اہتمام ہونا چاہیے۔ تحریکی راستے میں انسان تنہا زیادہ عرصہ استقامت نہیں دکھا سکتا بلکہ ہم خیال ساتھی اور رفیق سفر اس کٹھن راہ کو طے کرنے میں مددگار ہوتے ہیں اور ان کی رفاقت میں مشکلات سے گزرنے میں مدد اور معاونت حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان کی ہمت و قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب حالات ناموافق ہوتے ہیں تو دوسروں کی عظیمت و استقامت ہی انسان کی ہمت بڑھاتی ہے۔ حضور ﷺ نے باہمی محبت کو ایمان کا لازمی تقاضا قرار دیتے ہوئے فرمایا "تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو"۔ (مسلم شریف) ہم خیال ساتھیوں کی رفاقت جماعتی اور تحریکی زندگی میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

جماعتی کام بتدریج مکمل کیا جائے:

دینی کام کو بتدریج اور مرحلہ وار مکمل کرنا شریعت اسلامیہ کا لازمی تقاضا ہے۔ ہر کارکن اور جماعتی عہدے دار پر لازم ہے کہ وہ جس علاقہ میں کام کر رہا ہے وہاں کی آبادی کے ماحول اور معاشرے کا جائزہ لیتے ہوئے مرحلہ وار مشن و نظریہ کے پھیلاؤ کے لیے پوری حکمت و بصیرت ، بہادری اور استقامت کے ساتھ کوشش کرے۔ تدریج میں جہاں یہ بات شامل ہے کہ تمام چیزوں کو یک بار تلقین نہیں کرنا چاہیے وہیں یہ بات بھی شامل ہے کہ درجات و مراتب کا بھی خیال رکھا جائے۔ جو سب اہم بات ہو سب سے پہلے اسی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ پھر بتدریج اصلاح و تربیت کے سلسلہ کو بھی جاری رکھنا چاہیے اور اپنے نظریہ کے پھیلاؤ کے لیے بھی۔ تدریج ایک فطری عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی پوری حیات مبارکہ دعوت و تربیت میں تدریج کے حسن سے روشن ہے۔

جماعتی زندگی گزارنے کے یہ چند اصول ہیں جن کی روشنی میں فریضہ اقامت دین موثر حکمت عملی کے ساتھ بھرپور طریقے کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے اور صراط مستقیم پر چلا جا سکتا ہے۔ اور عوام الناس کو منظم کرنے کے لیے ان پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

شیعوں کے نزدیک امامت کا وہی مفہوم ہے جو مسلمانوں کے ہاں نبوت ہے۔ شیعہ مذہب کا بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ ان کے مذہب میں تو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد نبوت ۔۔۔ امامت کے روپ میں ترقی کے ساتھ جاری و ساری رہی۔ شیعہ مذہب کے ترجمان اعظم اور خاتم المحدثین باقر مجلسی نے اپنے آئمہ معصومین کی روایات کے حوالہ سے صراحت اور وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے اور اپنے نزدیک اس کو دلیل سے ثابت بھی کیا ہے۔ اپنی کتاب حیات القلوب کے صفحہ 3 پر تحریر کرتا ہے:

"مرتبۂ امامت بالاتر از مرتبۂ پیغمبری است"

(حیات القلوب، ج ۳، ص ۳)

ترجمہ: مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے۔

اس سے چند سطور آگے باقر مجلسی نے لکھا ہے:

"حق ایں آنست کہ در کمالات و شرائط و صفات فرقی میان پیغمبر و امام نیست" (حیات القلوب، ج ۳، ص ۳)

ترجمہ: حق یہ ہے کہ تمام کمالات اور شرائط اور صفات میں امام اور پیغمبر کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

باقر مجلسی کی ان عبارات سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ شیعہ کا عقیدہ اپنے آئمہ کی روایات کی بنیاد پر یہ ہے کہ امامت کا درجہ نبوت سے اونچا ہے اور امام اور پیغمبر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اسی زمانہ کے خطۂ پاکستان میں شیعہ کے معتبر مجتہد محمد حسین ڈھکو نے شیخ صدوق کے رسالہ العقائد کی اُردو میں شرح لکھی ہے۔ اس نے وضاحت کے ساتھ لکھا ہے:

"آئمہ اطہار سوائے جناب سرکار دو عالم ﷺ کے دیگر تمام انبیاء سے اشرف ہیں"

(احسن الفوائد فی شرح العقائد طبع پاکستان ص 406)

اسی زمانہ کے شیعہ دنیا کے امام و مجتہد خمینی نے اپنی کتاب الحکومۃ الاسلامیہ میں صراحت کے ساتھ یہ تحریر کیا ہے کہ:

"و ان من ضروريات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولا نبي مرسل" (الحكومة الاسلامية ، ص 52، طبع ايران)

ترجمہ: ہمارے مذہب کی ضروریات میں سے یہ ہے کہ بیشک ہمارے آئمہ کو وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

☆☆☆

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ

تحریر: ایم اے عثمانی

میں نے سوچا تھا کہ لوٹ آتے ہیں جانیوالے
تو نے جاکر جدائی میرا مقدر کر دی

شیر اہلسنت والجماعت، جرنیل اہلسنت، مجاہد اسلام انقلابی دل و دماغ، ذہین فکر اور انقلابی سوچ و بچار کے مالک، نڈر، حق گو، صاحب فراست، سیاسی رہنما، اسلامی شرافت وذہانت کا پیکر، جسکے پاؤں کبھی بھی نہ لڑکھڑائے اور نہ ڈگمگائے، بلاخوف و خطر حق بات کو برملا کہنے والا مشن کی تکمیل کیلئے سنگلاخ گھاٹیاں اور مہلک وادیاں طے کرنے والا، جید عالم، ہمت و استقلال، جرات و بہادری، شجاعت و دلیری، و بساطت، شرافت و دیانت، نجابت و امانت، صدق و صفا، شرم و حیا، اصول پرستی، سیاسی بصیرت وبصارت، تقریری مہارت، سادگی و درویشی، توکل علی اللہ اور جفاکشی، دانش و بندش کا پیکر، فہم وفراست کا منبع، استقلال و استقامت کا پہاڑ، زہد بحر بیکراں، مہکتا پھول، مبلغ قرآن علم کا قدردان، قائد ذیشان، مرد قلندر، مسکراہٹوں کا قاسم، عزم وجزم کا کوہ گراں، صورت نورانی، حرف، لفظ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے نظر آتے ہیں، خوشبو کا سفیر، سحر انگیز شخصیت، جرات مند، حق گو وبیباک، اپنے نظریے کی خاطر مرنے والا، بارعب لہجہ، صبروتحمل کا خوگر، ہمت و شجاعت کا شہزادہ، عقل و حریت کا بادشاہ، ناموس صحابہؓ کا محافظ، عفت امی عائشہؓ کا حقیقی جانثار، انتہائی غیور داعی، امن و سلامتی کا پیغامبر، عزم استقلال کا پیکر، سالار قافلہ، غیرت و حریت، نہایت روح پرور اور پرتاثیر بیان، صحابہؓ کی حمیت کا بے کنا طوفان، سیاسی مصلحتوں سے دور سمیت بے شمار خوبیوں کے ساتھ ایک ایسی شخصیت جس کے نام سے کفر لرزاں اور خوف زدہ ہوتا ہے، وہ میرا قائد، میرا روحانی باپ، میرے سمیت ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں بسنے والا کوئی اور نہیں وہ صرف مولانا اعظم طارق شہیدؒ ہیں۔ اللہ تعالی ان پر اپنی رحمت کی بارش برسائے (آمین)

مولانا اعظم طارق شہیدؒ ان جلیل القدر مجاہدوں اور اولعزم انسانوں میں سے ہیں جو اپنی چند روزہ زندگی میں دین حنیف کی بقا اور اس کے تحفظ کیلئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہوئے مصائب ومشکلات کی وادیوں کو عبور کر کے کفر کو: نیست ونابود: اور حق کو واضح کرتے ہوئے آخر کار شہادت کا تاج پہن کر جنت کو اپنا ٹھکانا اور مسکن بنا لیتے ہیں اور بعد میں آنے والے لوگ ان شہداء کے مقدس خون کی معطر خوشبو اور فکر ونظر کی روشنی میں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی منزل کو پالیتے ہیں۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ ان جلیل القدر مجاہدوں اور اولعزم انسانوں میں سے ہیں جو اپنی چندروزہ زندگی میں دین حنیف کی بقا اور اس کے تحفظ کیلئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہوئے مصائب ومشکلات کی وادیوں کو عبور کر کے کفر کو: نیست ونابود: اور حق کو واضح کرتے ہوئے آخر کار شہادت کا تاج پہن کر جنت کو اپنا ٹھکانا اور مسکن بنا لیتے ہیں

اللہ تعالی نے مولانا اعظم طارق شہیدؒ سے اپنے دین کے تحفظ کیلئے کام لینا تھا۔ مولانا قول کے بجائے عمل پر یقین رکھتے تھے۔ وگفتار وکردار کے غازی تھے۔ جاگیرداروں، وڈیروں اور نوابوں کے مظالم کو دیکھتے ہوئے آپؒ نے مظلوم سنی عوام کی حمایت اور سنی حقوق کے تحفظ کے لئے جاگیرداروں اور وڈیروں سمیت تمام استحصالی قوتوں سے ٹکرانے کا فیصلہ کیا۔ جس میں تمام مسلم مکاتب فکر کے افراد فرقہ واریت کے خاتمے اور کفر کے خلاف متحد ومنظم نظر آتے ہیں۔ جماعتی ذمہ داری کے بعد مصائب و مشکلات، تکالیف کی گھاٹیاں منہ کھولے آپکی طرف بڑھنے لگیں، ایسے حالات اور ماحول میں سنی حقوق اور مظلوم عوام کی حمایت میں آواز حق بیان کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ لیکن اس درویش صفت مرد مجاہد نے انتہائی اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ بغیر کسی دنیاوی وسائل واسباب کے ارب پتی اور جاگیرداروں اور وڈیروں کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی جرات وبہادری، بے خوفی اور باکردار روشن زندگی کو دیکھ کر لوگ دیوانہ وار پروانوں کی طرح آپؒ کے ارد گرد جمع ہونے لگے، مظلوم عوام کو مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی صورت میں نجات دہندہ اور مسیحا مل چکا تھا۔ ایک مسجد کے خطیب اور درویش صفت انسان، دو مرلے کے مکان میں رہائش پذیر مرد مجاہد کا ان کے مقابلے میں ایمان و دلائل ونظریات کی دولت سے مسلح ہو کر تن تنہا میدان عمل میں نکلنے سے عوام حیران اور تمام باطل قوتیں پریشان دکھائی دینے لگیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر کہا کہ یہ غریب کسان کا بیٹا، جدید علوم سے بے بہرہ، طوفانی جزبات میں بہنے والا، میدان سیاست میں نووارد، فلسفہ جمہوریت سے عاری جس کی کوئی موثر لابی نہیں، رائے عامہ پر اثر انداز ہونے والے مشہور معروف صحافیوں سے علیک سلیک نہیں، جس کے پاس مال ودولت کی فراوانی نہیں وہ ان جاگیرداروں اور وڈیروں سے مظلوم یرغمالی عوام کو کیسے آزاد کروائے گا؟ باطل قوتوں کا راستہ کیسے روکے گا؟

اور پھر چشم فلک اور اہل نظر نے دیکھا کہ اس جدید علوم سے ناواقف مولوی نے وقت کے فرعونوں کو ایسا للکارا کہ جس سے ان کی کمین گاہیں اور نار چہ سیل لرز کر رہ گئے۔ کفر کے فلک بوس محلات ان کی یلغار سے زمین بوس ہوتے نظر آنے لگے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ لالچ وطمع، خودغرضی، مال ودولت ،شہرت و ہوس نام کی کسی چیز سے آشنا نہیں تھے۔ مصلحت، حالات سے سمجھوتہ، مفاد پرستی، خوف و بزدلی، نام کا کوئی لفظ ان کی لغت میں نہیں تھا، آپؒ کی زندگی اتنی سادہ تھی کہ بے اختیار ان کی سادگی پر پیار آنے لگا۔ وہ عجب شان بے نیازی اور بے خوف طبیعت کے مالک تھے کہ ان کی بے خوفی پر خوف آنے لگا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ پیشہ ور مقرر و خطیب کی بجائے صاف اور حق گو انسان تھے اور حق بات کو بغیر کسی مصلحت اور لگی لپٹی کے بغیر بے خوف ہو کر بڑی جرات اور خوبصورتی کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کرتے تھے۔ ان کی یہی ادا عوام کو بڑی پسند تھی۔ حضورﷺ صحابہ اکرام و اہل بیتؓ کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی۔ سال ہا سال انکی عزت وعظمت اور ناموس کی خاطر جیل کی کال کوٹھریوں کو آباد کیا۔

حضورﷺ، صحابہ اکرامؓ، اہل بیتؓ اور ازواج مطہراتؓ کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت آپؒ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جسکی وجہ سے ان کا انداز خطابت باقی خطیبوں سے جدا اور منفرد تھا۔ آپؒ فرقہ واریت کے سب سے بڑے دشمن اور اتحاد بین المسلمین کے عظیم علمبردار تھے۔ پاکستان کی جمہوری حکومت آپ کے ہی مرہون منت ہے۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا ایک ووٹ پاکستان کی بقا ور سلامتی کے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل بن لیا۔ مولانا اعظم طارق شہید جب اپنی پرسوز آواز ں عظمت صحابہؓ کو بیان اور دشمنان صحابہؓ کے باطل ئد و نظریات کو بے نقاب کرتے ہوئے اپنے احساسات وجزبات کو دکھ، درد اور کرب کے ساتھ اظہار کرتے تو وہ غیرت فاروقیؓ کی عملی تصویر دکھائی دیتے اس وقت ایسا محسوس ہوتا کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے جسم میں خون نہیں آگ دوڑ رہی ہے وہ منہ سے الفاظ نہیں شعلے نکال کے کفر کے ایوانوں کو جلا کر بھسم کرتے چلے جا رہے ہیں، آپؒ اپنے موقف و مشن کے حق میں اور باطل قوتوں کے کفر پر بڑی جرات و بے خوفی کے ساتھ قرآن و حدیث سے دلائل و براہین کے انبار لگاتے چلے گئے تو ان کو دیکھنے وار سننے والا ان کی قوت استدلال پر حیران و انگشت بدنداں رہ جاتا پھر ان کی آواز حق کی روشنی ہر طرف پھیلنے لگی۔ جس کی وجہ سے حکمران بھی چونک اٹھے اور باطل قوتیں پریشان دکھائی دینے لگیں اور. پھر باطل قوتوں نے اپنے کفر کو چھپانے اور باطل عقائد ونظریات پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے خلاف ظالمانہ راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور انہیں اسلام آباد جاتے ہوئے گولڑہ موڑ پر شہید کر دیا گیا۔ جیل کی کال کوٹھریاں ان کا مسکن رہیں۔ ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ان کے دست و پا کو چومتی رہیں، انہیں قتل کے جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر: پس دو دیوار زنداں: کیا جاتا رہا۔ ان کی زندگی کا چراغ گل کرنے کیلئے قاتلانہ حملے کروائے گئے ان انسانیت سوز مظالم کے باوجود ان کی آواز حق کو دبایا اور مٹایا نہ جاسکا، ان کو ترغیب وتحریص، جوڑ توڑ، دھونس، دھاندلی جیسے فرعونی ہتھکنڈوں پر پرمٹ اور پلاٹوں کے سبز باغ دکھا کر بھی خریدا نہ جاسکا اپنوں نے متشدد، بے ادب، عقل و خرد سے عاری، حکمت اور دانائی سے خالی کہا۔

حکمرانوں نے آپؒ کو تخریب کار اور دہشت گرد کے القابات سے نوازتے ہوئے قانون شکن کہا آپؒ پر جھوٹے الزامات کی بارش ہونے لگی۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے کہا کہ میں ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کے تحفظ اور ازواج مطہراتؓ کے تقدس کا دفاع پوری جرات و بہادری کے ساتھ کروں گا۔ اگر اسلام کے مقدس نام پر لاکھوں مسلمانوں کی قربانی دے کر حاصل کئے گئے ملک میں امی عائشہ صدیقہؓ کے ڈوپٹے کے دفاع کے لئے آواز بلند کرنا دہشت گردی اور تخریب کاری اور فساد ہے تو میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اس مقدس مشن کے راستے میں رکاوٹ بننے والے قانون، ضابطے اور پابندیاں توڑ دوں گا۔ لا اینڈ آرڈر کے آگے سر تسلیم نہیں کروں گا یہ صرف زبانی جمع خرچ یا جوش خطابت نہیں تھا بلکہ دنیا جانتی ہے کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے ناموس صحابہؓ کے تقدس کے دفاع کیلئے فرنگی قوانین کی دھجیاں بکھیر دی، پابندیوں کے پرخچے اڑا دیئے آخر کار اسلام دشمن قوتوں نے فیصلہ کیا کہ آپؒ کو مشکلات، رکاوٹوں اور مخالفتوں کا الاؤ بھڑکا کر اس میں بھون دیا جائے مگر ملت ابراہیمی کے اس عظیم فرزند نے کمال وصبر و استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حالات کے آلاؤ اور مخالفت کی چتا کو برداشت کر لی مگر نمرودی اور فرعونی رویئے سے جوڑ توڑ یا مصلحت پر آمادہ نہ ہوئے لوگوں نے دیکھا کہ جو آگ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے لئے جلائی گئی مقدمات، جیلیں، الزامات، طعنے، بیڑیاں ہتھکڑیاں اور نوع نوع کے ایندھن ڈال کر جس کا آلاؤ بڑھایا گیا تھا۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی

مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے جسم میں خون نہیں آگ دوڑ رہی ہے وہ منہ سے الفاظ نہیں شعلے نکال کے کفر کے ایوانوں کو جلا کر بھسم کرتے چلے جارہے ہیں، آپؒ اپنے موقف ومشن کے حق میں اور باطل قوتوں کے کفر پر بڑی جرات و بے خوفی کے ساتھ قرآن وحدیث سے دلائل و براہین کے انبار لگاتے چلے گئے تو ان کو دیکھنے وار سننے والا ان کی قوت استدلال پر حیران وانگشت بدنداں رہ جاتا

CS CamScanner

غیرت ایمانی، اور الوالعزمی کی وجہ سے وہ آپؒ کے لئے گل وگلزار بن گئی اب مولانا کی راحت ہی اس میں تھی کہ وہ اپنے زمانے کا سب سے مشکل ترین کلمہ حق بلند کریں اور اس کلمہ حق کی پاداش پر بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے لگالیں۔ مہینوں جیل میں رہنے درجنوں مقدمات میں الجھے ہوئے اور کئی قسموں کی مخالفت کے باوجود آپ اس ؒ کو اپنے زمانے کے مشکل ترین دور میں کلمہ حق کے اظہار میں کوفت کا احساس ہونے کے بجائے لذت کا احساس ہونے لگا۔ مولانا اعظم طارق شہید حق کا وہ کلمہ جس کے اظہار سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا تھا جس کو آخری وقت تک ورد زبان رکھا۔ مولانا اعظم طارق شہید نے سچائی کو بغیر کسی لاگ لپیٹ کے پیش کیا۔ دشمنان صحابہؓ کو دعوت مبارزت دی دلائل کے میدان میں ان کو گھسیٹا ، انہیں بار بار للکارا کہ ہائیکورٹ وسپریم کورٹ یا قومی اسمبلی میں میرے موقوف کو جھوٹا ثابت کرو، دلیل کا جواب گولی سے دے کر حق کو باطل نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ہی اس طرح باطل کو حق باور کرایا جاسکتا ہے۔ اگر تم حق پر ہو اور میں باطل پر ہوں تو دلائل کے میدان میں آؤ مگر ان کی دعوت کو قبول کرنا باطل قوتوں کے لئے زہر کا پیالہ پینے کے مترادف تھا اس لئے ان کی دعوت مبارزت کو قبول کرنے اور دلیل کا جواب دلیل سے دینے کے بجائے گولی سے دیا گیا اور اسلام دشمن قوتوں نے ایک بین الاقوامی خونی سازش کے تحت 16 اکتوبر 2003ء کو بروز پیر قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جھنگ سے اسلام آباد روانہ ہوتے ہیں۔ گولڑہ شریف کے قریب شہید کر دیا گیا۔ لیکن کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ آج اسلام دشمنوں سے پنجہ آزمائی کرنے والا مجاہد آج ہم سے چھین لیا جائے گا۔ اور سنی قوم ایک مرتبہ پھر یتیم ہو جائیگی۔ مولانا اپنے تین باڈیگارڈوں (قاری ضیاء الرحمٰن شہیدؒ، محمد اسرار عرف عثمان شہیدؒ، محمد ممتاز فوجی شہیدؒ اور گاڑی ڈرائیور اصغر علی شہیدؒ کے ہمراہ جب سوا چار بجے سہ پہر گولڑہ ٹول پلازہ کے قریب پہنچے تو اسلام کے ابدی دشمنوں، درندہ صفت وحشیوں نے حملہ کر کے اپنی سیاہ تاریخ کو ایک بار پھر دہرایا۔ (انا للہ وانا علیہ راجعون)

17 اکتوبر صبح 8 بجے شہداء کے جسد خاکی پارلیمنٹ ہاوس کے سامنے لائے گئے جہاں لاکھوں افراد نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر نماز ظہر کے بعد جھنگ میں آپکے جسد خاکی کو ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں جامع مسجد حق نواز شہیدؒ لایا گیا۔

مولانا ایک سحر انگیز شخصیت تھے۔ ایک دفعہ ایک جماعتی سلسلہ میں مولانا کے ساتھ ایک مشیر سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ مولانا کی اجازت سے اس مشیر سے سوال جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس نے میرے ساتھ سخت الفاظ کے ساتھ پیش آیا۔ مولانا کسی کے ساتھ فون پر بات کر رہے تھے۔ فارغ ہوکر بہت سخت الفاظ میں اس کو ڈانٹا اور آئندہ ایسے لہجے میں بات نہ کرنے کا عہد لیا۔

ایک دفعہ مولانا کے حکم پر جھنگ حاضر ہوئی تو مولانا نے کام کرنے کے انداز کو بیان کرتے ہوئے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ میں نے جب پارلیمنٹ میں شریعت بل پیش کیا تو ان دنوں میں میر ظفر اللہ جمالی صاحب وزیر اعظم تھے۔ جب میں نے شریعت بل اسمبلی میں پیش کیا تو پارلیمنٹ ہاوس کی عمارت کے سامنے ایک عمارت پر بڑے جلی حروف سے ایک 10 گز کا بینر آویزاں کیا جس پر تحریر درج تھی، شریعت بل منظور کرو ورنہ کرسی چھوڑ دو۔ اسمبلی اجلاس فارغ ہونے کے بعد میر ظفر اللہ جمالی صاحب نے میرے ساتھ علیحدگی میں ملاقات کی اور کہا کہ کیا آپ CNN نہیں دیکھتے میرے انکار پر انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں آپ کے اس بینر کے بڑے چرچے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جائے۔ وزیر اعظم صاحب نے مشورہ دیا کہ آپ اس بینر کو اتروا دیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں واپس آیا اور اپنے نوجوانوں سے 10 گز اور بڑا کرنے کو کہا۔ چنانچہ اور بڑا ہونے پر انہوں سے جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو وزیر اعظم صاحب نے پھر اس کو اتارنے کا اسرار کیا۔ میں نے واپسی پر اپنے ساتھیوں سے 10 گز اور بڑا کرنے کو کہا۔ اسی طرح بینر اور بڑا ہو گیا۔ تیسری ملاقات پر میر ظفر اللہ جمالی صاحب نے کہا کہ مولانا آپ سے درخواست ہے کہ جتنا بینر ہے اسے اتنا ہی رہنے دیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے انہیں کہا کہ آپ جتنی دفعہ مجھے روکتے میں اتنی دفعہ ہی اس کو بڑا کرتا جاتا۔ مولانا شہیدؒ نے تحفظ ناموس صحابہؓ کی پاداش میں ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا گیا کبھی زہر دیکر مارنے کی کوشش کی گئی، کبھی گولیوں کی بارش کر کے شدید زخمی کیا گیا۔ کبھی راکٹ لانچروں ، ہینڈ گرنیڈوں سے حملہ کر کے آواز حق کو خاموش کرنے کا حربہ آزمایا گیا۔ کبھی عقوبت خانوں میں اسکا گوشت نوچہ گیا۔ کبھی استقامت کے اس کوہ گراں کو جھوٹے، بے بنیاد، من گھڑت مقدمات کی آڑ میں جھنگ، فیصل آباد، بہاولپور، اٹک، ملتان ، چوہنگ سنٹر، راولپنڈی، کوٹ لکھپت لاہور، میانوالی میں پس دیوار زنداں کر کے، ظلم وتشدد اور بربریت کی انتہا کر کے ان کے بیوی بچوں

مولانا شہیدؒ نے تحفظ ناموس صحابہؓ کی پاداش میں ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا گیا کبھی زہر دیکر مارنے کی کوشش کی گئی، کبھی گولیوں کی بارش کر کے شدید زخمی کیا گیا۔ کبھی راکٹ لانچروں ، ہینڈ گرنیڈوں سے حملہ کر کے آواز حق کو خاموش کرنے کا حربہ آزمایا گیا

کو ملاقات سے محروم رکھ کر انسانیت دشمنی کی بدترین مثال قائم کی جاتی رہی۔ایک مرتبہ مولانا جیل سے رہا ہوآئے تو کسی دوست نے مشورہ دیا کہ آپ کچھ عرصے کیلئے جلسوں اور تقریروں کا سلسلہ موقوف فرمادیں۔کیونکہ آپ کی جان کو سخت خطرہ ہے۔تو آپ نے فرمایا کہ میں خلوت کی زندگی پر جلوت کی زندگی کو ترجیح دیتا ہوں اور محض جان کے خوف سے چھپ کر بیٹھ جانے کو بے غیرتی اور بزدلی تصور کرتا ہوں۔جب آپ پہلی بار عمرہ کی سعادت کو مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو مسجد نبوی کے امام الشیخ حضرت عبدالرحمٰن الحذیفی نے آپ کے جسم پر زخموں کے نشانات کی وجہ سے آپ سے فرمایا:انت کمثل خالد بن ولید:یعنی آپ تو خالد بن ولیدؓ کی طرح ہیں۔نوائے وقت کے سرا ہے میں مولانا کو یوں خراج عقیدت پیش کیا گیا(ایسے افراد تبدیلی کا نشان ہیں اور یہ تبدیلی ضرور آئے گی۔مولانا اعظم طارق کی مثال بھی تاریخ کے صفحات میں موجود ہے وہ 4 مرتبہ MPA اور 3 مرتبہ MNA بننے کے باوجود 3 مرلہ کے کرائے کے مکان میں رہے ہیں۔مورخہ 3 جون 2013)

۔مشرف دور میں جب نصاب تعلیم میں صحابہ کرامؓ کے مقدس نام نکالنے کی کوشش کی گئی تو مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے وزیر تعلیم زبیدہ جلال کے ہاتھ سے فائل چھین کر پھاڑ دی اور کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ کام نہیں ہو سکتا۔الغرض آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔آپکی شہادت کے بعد ہماری جماعت کا ایک ایک کارکن اور ذمہ دار اپنے آپ کو یتیم تصور کررہا تھا۔

اے ہمارے قائد،اے ہمارے روحانی باپ ہم آپ کی روح کو گواہ بنا کر یہ عہد کرتے ہیں کہ جہاں آپ نے ہمیں کھڑا کیا تھا ہم اسی جگہ کھڑے ہیں اور اس وقت تک جدوجہد کرتے رہیں گے جب تک ہم پارلیمنٹ سے صحابہؓ کے ناموس کا بل منظور نہیں کروالیتے اور اس مقدس مشن پر اپنا سب کچھ قربان کردینے کو تیار ہیں(انشاءاللہ)

آیئے ہر وہ شخص اس کاروان کیساتھ شریک ہو جائے جس کا عزم ابوحنیفہؒ کے فکر سے وابستہ ہے۔احمد بن حنبلؒ کے استقلال سے جسے لگاؤ ہے۔علامہ ابن تیمیہؒ کا علم جس کا ہمنوا ہے،مجدد الف ثانیؒ کی جرات جس کا پروگرام ہے،مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کی تعلیمات جس کی آبرو ہے۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

☆☆☆☆

اہم اعلان

ادارہ نفاذ خلافت راشدہ کو پورے ملک میں تحصیل سطح پر ایجنسی ہولڈر زکی ضرورت ہے۔خواہشمند حضرات جلد رابطہ کریں

ایجنسی فیس 1000 روپے ہے۔پھر نہ کہنا دیر ہو گئی ہے

سرکولیشن مینجر:ادارہ نفاذ **خلافت راشدہ** اکیڈمی بہاول نگر پاکستان

الحمدللہ

ہم اللہ تعالی کے مشکور ہیں کہ بہت کم وقت میں سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ کے پہلے شارہ کی ڈیمانڈ اتنی آئی کہ شارہ کو پرنٹ کرنے سے پہلے تین دفعہ تعداد کو بڑھانا پڑا۔ادارہ اپنے قارئین کا شکر گزار ہے۔

نفاذ خلافت راشدہ کیوں۔۔۔۔۔؟

شہداء کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لئے

اسیران کے جزبات آپ تک پہنچانے کے لئے

مقدمات میں پھنسے لوگوں کو قانونی امداد فراہم کرانے کے لئے

قائدین کیا کررہے ہیں خبردار رہنے کے لئے

ہرماہ قائدین کا پیغام کارکن کے پہچانے کیلئے

حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کے لئے

خوبصورت تجزیے اور تحریریں پڑھنے کے لئے

قارئین کے سوال وجواب دینے کے لئے

مشہور ومعروف کالم نگاروں کی آراء جاننے کے لئے

طبی وروحانی مسائل کے حل کے لئے

قیدوبند کی صعوبتوں میں مشکلات کی کہانی جاننے کیلئے

مشن جھنگوی کی تکمیل کے لئے

آستین کے سانپ کی کارستانیاں جاننے کے لئے

ملک کے طول عرض میں مظلوم سنی مسلمانوں کی داد رسی کے لئے

خوبصورت ٹائٹل کیساتھ مضامین کی بہترین ہیڈلائن کے ساتھ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سب ٹھیک ہے تو آیئے ہمارا ساتھ دیں

اور یہ عہد کریں کہ نفاذ خلافت راشدہ کو گھر گھر پھیلائیں گے(انشاءاللہ)

فری میڈیکل کیمپ

اہلسنت والجماعت چیچہ وطنی کی جانب سے راوی کے سیلاب زدگان کیلئے فری میڈیکل کیمپ بتاریخ 23 اگست بروز جمعۃ المبارک بمقام 115/7.R موڑ پر مرکزی کیمپ قائم کیا گیا۔جبکہ خان دا چک اور امیر پور وغیرہ میں اسکی شاخ قائم کی گئیں۔کیمپ میں تقریباً 1500 لوگوں کا فری چیک اپ اور فری ادویات فراہم کی گئیں۔کیمپ میں مولانا عالم طارق سمیت دیگر مرکزی قائدین تشریف لائے۔کیمپ 7 دن تک قائم رہا آخری دن سیلاب زدگا میں خوراک،کپڑے وغیرہ تقسیم کیئے گئے۔کیمپ کی نگرانی مولانا محمد عثمان حیدر،مفتی محمد احسن عالم اور مولانا محمد اعظم طارق شہید کے خاندان کو لوگوں نے کی۔اس فری کیمپ میں تقریباً 50,000 روپے کی ادویات،کپڑے اور خوراک وغیرہ تقسیم کیئے گئے۔

محمد پیغمبر ﷺ

اعتماد، معیار ایک ساتھ خدمت کے 42 سال

صحابہؓ رہبر

آپ کا اعتماد ہی ہماری پہچان ہے

رحمن بیکرز سویٹس اینڈ بیکرز

المعروف جٹاں دی بیکری

ڈھاباں بازار بغداد چوک بہاولنگر

برانچ ہارون آباد روڈ بہاولنگر

سہیل عمر جٹ
اینڈ برادرز
دعاگو

ہمارے ہاں ہر قسم کے کیک اور مٹھائی شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے آرڈر پر بھی تیار کی جاتی ہے

یا اللہ مدد

اسلامی شریعت کے عین مطابق

زم زم جیولرز

نہ ہی پالش۔۔ نہ ہی واپسی پر کاٹ

نوٹ: مشورے کے لیے ضرور تشریف لائیں

ذیشان مجید 03216850049
عرفان مجید 03338190890

صرافہ بازار
بہاولنگر

مشن جھنگوی نگر نگر ...... تربیتی کنونشن ...... حبیب الرحمٰن طاہر

(نمائندہ خصوصی) سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ تحصیل میاں چنوں ۔ چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ (جناب میاں محمود اقبال صاحب) کا بوریوالہ، میاں چنوں اور ملتان کا تنظیمی دورہ:

کارکنان ذمہ داران سے تربیتی نشستوں سے خطاب، اہلسنت والجماعت پاکستان کے کارکنان کی مشن کی اشاعت و ترویج کے حوالے سے تربیتی نشستوں کا آغاز ملک کے بیشتر شہروں میں ہو چکا ہے۔ اسی تناظر میں چیف ایڈیٹر نفاذ خلافتِ راشدہ جناب میاں محمود اقبال صاحب نے میاں چنوں، بوریوالہ اور ملتان کا تنظیمی دورہ فرمایا اور تنظیمی سرگرمیوں کے حوالے سے کارکنان و ذمہ داران سے تربیتی خطاب فرمایا۔ چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ کی **میاں چنوں آمد**

۔میاں چنوں کا تربیتی اجلاس بروز جمعرات بوقت صبح 10 بجے شیخ محمد عمر صاحب صدر اہلسنت والجماعت تحصیل میاں چنوں کی زیر صدارت ان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز قاری محمد اقبال صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور اجلاس کی باضابطہ کاروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے جنرل سیکرٹری قاری محمد صہیب احسان فاروقی نے مقامی ساتھیوں سے اہلسنت والجماعت کے ضلعی اور بزرگ رہنما جناب شبیر احمد فوجی صاحب اور چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ میاں محمود اقبال صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے ان حضرات کو خطاب کی دعوت دی۔ جناب فوجی شبیر احمد صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں اجلاس میں موجود تمام ساتھیوں کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ نے اجلاس میں موجود ساتھیوں کو بہت مفید نصیحتیں ارشاد فرمائیں۔ کارکنوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور اچھا کارکن بننے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں جماعتی زندگی دو بنیادوں پر قائم ہے ایک روحانی اور دوسری مادی ۔تزکیۂ نفس کیلئے پانچ وقت کی نمازوں کو فرض قرار دیا اور معاشی زندگی کو مستحکم کرنے کیلئے زکوۃ کو اسلام کا رکن قرار دیا گیا ہے۔ تا کہ لوگ سمجھ لیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو یکساں طور پر ہی ادا کرنا ہے۔ نماز حقوق اللہ کی ترجمان ہے تو زکوۃ حقوق العباد کی پاسبان ہے۔ دین حق کے راستہ پر چلنے والے کارکن کو ادھورا اور ناقص مسلمان ہونے کی بجائے کامل اور مکمل مسلمان ہونا چاہیے اور ساتھیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت و بھائی چارے کی تلقین فرماتے ہوئے کہا کہ تمام ساتھی ایک دوسرے کا ادب کریں اور آپس میں اعتماد کی فضا کو قائم کریں۔ بلاوجہ ایک دوسرے پر تنقید نہ کریں ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوں اور اپنے مشن کی بے لوث خدمت کریں۔ جماعتی مؤقف کو سب سے پہلے اپنے گھر میں شروع کریں اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو اعتماد میں لیں اور ماہانہ وار اجلاس قائم کریں اور پورے ماہ کی کارگزاری اجلاس میں پیش کریں اور تمام ساتھیوں کی مفید آراء سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے اکابرین پر مکمل اعتماد رکھیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آخری وقت تک مشن کی تکمیل کیلئے کوشاں رہیں۔ اجلاس میں تحصیل بھر سے کارکنان و ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اپنے شہید قائدین کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا۔ میاں محمود اقبال صاحب کی مفید نصیحتوں پر اجلاس مکمل ہوا اور دعا کروائی گئی اور دعا کے بعد ساتھیوں کو کھانا بھی کھلایا گیا۔

چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ کی **بوریوالہ آمد**:

بوریوالہ میں اہلسنت والجماعت کا اجلاس راجہ عبدالحنان صاحب کی زیر صدارت دفتر اہلسنت والجماعت بوریوالہ میں منعقد ہوا تلاوت کلام پاک قاری شاہین اقبال قصوری صاحب نے کی اور اس کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا اور اجلاس سے خطاب راؤ حبیب الرحمٰن صاحب مرکزی رہنما اہلسنت والجماعت اور چیف ایڈیٹر نفاذ خلافت راشدہ جناب محمود اقبال صاحب نے کیا اجلاس میں تحصیل بھر سے کارکنان وذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے مشن سے بے مثال اور لازوال محبت کا ثبوت فراہم کیا۔

چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ کی **ملتان آمد**:

چیف ایڈیٹر سلسلہ وار نفاذ خلافت راشدہ کی ملتان میں آمد اور بہت بڑے اجتماع سے مفصل خطاب۔ جناب میاں محمود اقبال صاحب کا ملتان میں فقید المثال استقبال کیا گیا اور کارکنوں نے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اجتماع میں شرکت کی۔ ملتان کا یہ تربیتی اجتماع جامع مسجد رشید مسلم ٹاؤن میں حاجی شہاب الدین صاحب صدر اہلسنت والجماعت ملتان کی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز قاری آصف صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فاروق حیدر صاحب نے ادا کیے اور اس عظیم اجتماع میں میاں محمود اقبال صاحب کے علاوہ جناب راؤ حبیب الرحمٰن صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ دونوں حضرات نے ٹھوس دلائل کے ساتھ کارکنوں کو مشن کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ آخر میں تمام ساتھیوں نے اس بات کا عہد کیا کہ ہم اس مشن کو اس نہج پر چلائیں گے جس نہج پر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے چلایا اور اس مشن کو اپنے شہید قائدین کے طریقہ کار، ہدایات اور بیانات کی روشنی میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کا اظہار کیا اور یہ عہد کیا کہ جب تک زندگی باقی ہے تمام تر توانائیاں اور جذبات مشن ناموس اصحاب رسول ﷺ پر قربان ہیں اور ہر طرح سے اپنے قائدین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ قائدین مؤقف اور مشن کے حوالے سے جو فیصلہ بھی کریں گے ہمیں وہ بصدق دل منظور ہوگا۔ اس اجلاس میں ملتان، شجاع آباد و مضافات کے کارکنان و ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

محمد پیغمبر ﷺ　　حب صحابہ رحمت اللہ　　**یا اللہ مدد**　　بغض صحابہ لعنت اللہ　　صحابہ رہبر

علاقے کا جانا پہچانا ادارہ

دارلعلوم جامعہ انوریہ تعلیم القرآن و مدرسہ البنات

الحاق شدہ وفاق المدارس العربیہ ☆ طالبات کے لئے داخلہ جاری ہے

اللہ تعالی ہمیشہ اہل حق اہلسنت والجماعت کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت میں واسطہ رکھے۔ آمین

اپیل: مدرسہ ہذا کی کوئی مستقل آمدنی کا کوئی خاص ذریعہ نہیں ہے اہل اسلام سے دردمندانہ درخواست ہے کہ مدرسہ کی زکوۃ، صدقات، عطیات، فطرانہ اور چرم قربانی سے خصوصی معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

مدیر/مولانا/قاری **عدنان انوری** مہتمم مدرسہ ہذا

0301.4435784, 0423.6262062

دارلعلوم جامعہ انوریہ تعلیم القرآن و مدرسہ البنات

گلستان ٹاؤن نیو شاد باغ نزد چائنہ پل (دیو بند سٹاپ) لاہور

محمد پیغمبر ﷺ　　حب صحابہ رحمت اللہ　　**یا اللہ مدد**　　بغض صحابہ لعنت اللہ　　صحابہ رہبر

ہمیں مجاہد ملت وکیل صحابہ رض **ملک محمد اسحاق** صاحب مدظلہ عالی اور

سید **غلام رسول** شاہ صاحب مدظلہ عالی کی قیادت اور سرپرستی پر فخر ہے

ارباب اقتدار سے اپیل کرتے ہیں کہ ملک محمد اسحاق صاحب کو فوراً رہا کیا جائے

خادم صحابہ رض

دعاگو: **محمد اکرم حیدری**

مظلوم اہلسنت و تذکرہ شہدائے بھکر

آہ میرے مفتی شہزادے

آپ کے نام احمد علی بن محمد الیاس تھا۔1983 میں چوہدری محمد الیاس کے گھر پیدا

جماعت کیلئے اتنے مقبول ہو گئے تھے کہ چھوٹے بڑے حضرت مفتی صاحب کی تعریف کرتے۔ایک مرتبہ میں نے کہا کہ ایک کام کریں: تدریس کریں یا جماعت میں کا کام کریں۔جواب دیا کہا کہ مجاہد آدمی ایک میدان میں صرف اکتفاء نہیں کرتا۔اپنے اکابرین کو دیکھو وہ تدریس بھی کیا کرتے تھے

ہوئے پھر بچپن ہی میں آپکے ربی اور آپ کے چچا مولانا عبدالحمید خالد نے اپنے پاس رکھا چونکہ حقرہ مولانا عبدالحمید خالد صاحب کی اولاد نہ تھی اس لئے اپنا متبنیٰ بنا لیا اور خود اپنی نگرانی میں تربیت کی قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم اپنے مدرسہ جامعہ صدیقیہ پنجگرائیں میں حاصل کی پھر اس کے پاکستان کے عظیم دینی درسگا جامعہ خیر المدارس ملتان چلے گئے وہاں اپنے چچا قاری رحیمی صاحب سے سے قرآن پاک حفظ کیا اور تجوید و قرآت کی پھر دربارہ درس نظامی کیلئے اپنے مدرسہ جامعہ صدیقیہ پنجگرائیں (بھکر) میں واپس آئے متوسطہ پڑھنے کے بعد مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں درجہ ثالثہ تک کتابیں پڑھیں پھر اس کے بعد لودھراں میں مدرسہ عربیہ سراج العلوم عیدگاہ لودھراں میں درجہ اربعہ (شرح جامع وغیرہ) کی کلاس پڑھی اور درجہ موقوف علیہ (مشکوۃ شریف) تک سراج العلوم عیدگاہ لودھراں میں تعلیم مکمل کی پھر اس کے بعد دورہ حدیث شریف کیلئے باب العلوم کروڑ پکا چلے گئے وہاں دورہ حدیث شریف کی تعلیم مکمل ۲۰۰۶ میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔درس نظامی سے فراغت کے بعد تخصص فلفقہ جامعہ اشرفیہ لاہور کا انتخاب کیا اپنے چچا مولانا عبدالحمید خالد صاحب کے مشورے سے افتاء کا کورس کرنے کے بعد ۲۰۰۸ میں اپنے مدرسہ میں تدریس کے لئے مقرر ہوئے۔۲۰۰۸ سے تدریس میں درجہ متوسطہ سے لیکر درجہ موقوف علیہ تک کی مختلف کتابیں زیر درس رہیں تقریبا شہر میں جب بھی کسی کی زبان پر مفتی صاحب کا لفظ ہوتا تو اس سے مراد مفتی احمد علی شہید ہوتے ماشاللہ بہت ذہن اور ذی استعداد تھے حضرت مفتی صاحب سے جن طلباء نے اسباق پڑھے وہ سب خوش اور مطمعن تھے ایک شاگرد نے حقرہ مفتی صاحب کے متعلق یوں کہا انداز گفتگو میں بزرگوں کی شفقتیں ، رتبے میں باپ، دید میں بھائی لگتا تھا ہمیں تدریس دل تشین تھی۔تنظیم بے مثال تھی استاد بے مثال تھا انسان با کمال تھا، کوئی تو اس سا دکھائیں۔وہ شخص بے نظیر تھا۔جرات و حوصلہ کا سمندر لگا ہمیں۔دنیا میں سرفراز اصولوں سے ہو سکیں اتنا شعور علم سے دیتا صفائی و پاکیزگی آپکی طبیعت ثانی تھی۔ہر وقت صاف ستھرے اور خوشبودار معطر رہتے تھے اس کے ساتھ ساتھ عاجزی اور تواضع بھی بہت زیادہ تھی۔بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت اور بالخصوص غریب طلباء کے ساتھ تعاون اتنا کرتے کہ شاید بندہ کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہ ہو زندگی میں دو اصول اپنا لئے تھے۔بلکہ زندگی دو چیزوں کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ایک مدرسہ اور دو جماعت کیلئے ۔ان دونوں چیزوں کیلئے اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کیا کرتے تھے۔جماعت کیلئے اتنے مقبول ہو گئے تھے کہ چھوٹے بڑے حضرت مفتی صاحب کی تعریف کرتے۔ایک مرتبہ میں نے کہا کہ ایک کام کریں: تدریس کریں یا جماعت میں کا کام کریں ۔جواب دیا کہا کہ مجاہد آدمی ایک میدان میں صرف اکتفاء نہیں کرتا۔اپنے اکابرین کو دیکھو وہ تدریس بھی کیا کرتے تھے اور جماعت کا کام بھی عشق صحابہؓ میں بہت ڈوبے ہوئے تھے۔مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ پنجگرائیں کا سب سے بڑا شہید میں ہوں گا۔میاں غلام محمد شہید کی شہادت کے بعد مجھے کہا کہ میں نے گھر والوں سے کہ دیا کہ اگر مجھ پر کو حادثہ پیش آجائے تو گھبرانا نہیں، پریشان نہیں ہونا میں نے اس پر ٹوک دیا کی ایسی باتیں نہ کرو جواب دیا کہ جو نظر آرہا ہے وہ کہ رہا ہوں حتیٰ کہ مدرسہ کے اوپر اساتذہ کے سامنے بھی اسی بات کو دھرایا ۔خلاصہ یہ کہ حضرت مفتی صاحب کو شہادت بہت مطلوب تھی جو کہ اللہ رب العزت نے ان کی تمنا پوری کردی کسی نے کیا خوب کہا تمہیں سے اے مجاہد

محمد ساجد بن فیض محمد شہید

ودیں کا ثبات ہے۔شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے شہید کا خون ہے وہ قوم کی زکوۃ ہے شہید کے خون سے جو زمین سیراب ہوتی ہے وہ بڑی ہی سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔شہادت کی ایک ایسی نعمت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے بھی تمنا کی عام موت میں چاہے وہ کتنا ہی غوث قطب ابدال ولی کیوں نہ ہو اس کا لباس اتار لیا جاتا ہے لیکن شہید کیلئے حکم یہ ہے کہ اس کا لباس نہیں اتارا جاتا۔اس کو غسل نہیں دیا جاتا۔انہیں کپڑوں میں اور خون میں لت پت اس کو دفن کیا جایا جاتا ہے۔حتی کہ امام شافیؒ کے نزدیک تو اس کا جناہ پڑھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ نماز جنازہ دعا ے مغفرت کے لئے ادا کیا جاتا ہےجبکہ شہید کا تو ایک خون کا قطرہ زمیں پر گرتا ہے حوریں اس کو اٹھا لیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا دیدار اس کو ہو جاتا ہے۔بس دل

CamScanner

میرا یہ بھائی انہی پانچ شہداء میں شامل تھا جنکو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا اور اغواء کر کے ظلم و جارحیت کے بعد شہید کر کے کوٹلہ جام ریت کے ٹیلوں پر ڈال دیا گیا

مفہوم ہے کوئی سمجھ نہیں آ رہی کیا لکھوں دل خون کے آنسو روتا ہے بس برادرم قاری ایوب کے حکم سے کچھ باتیں لکھ دیں۔ مزید تفصیل کے ساتھ پر کسی موقع پر اللہ نے توفیق دی تو لکھیں گے (انشاء اللہ) اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب کو اور آپکے رفقاء کو اپنی شایان شان نعمتوں سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

سلام سلام سلام

بسمه الله ارحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم. اسلام عليكم ورحمة الله و بركات

میرے برادر اصغر محمد ساجد بن فیض محمد شہید کے بارے میں مجھ سے کچھ سطور معرض تحریر میں لانے کی تمنا ظاہر کی گئی تو درجہ ذیل سطور زیر قلم لا رہا ہوں حقیقت یہ ہے بھائی محمد ساجد شہید کے دل میں صحابہ کرامؓ واہلبیتؓ اور ازواج مطہراتؓ کی جو محبت موجزن تھی وہ گھر کے کسی فرد سے مخفی نہ تھی شاید اس بھائی کی اصحاب رسول ﷺ خصوصا اربع اور ازواج مطہراتؓ خصوصا امی عائشہؓ کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ نے میرے اس بھائی کو یہ شرف اور شان عطا کی کے اس نے شہادت کی صورت میں اللہ تعالی کے دربار میں حاضری دی اور ہم سے پہلے ہی منعم علیھم یعنی رب کی طرف سے انعام یافتہ لوگوں من النبیین۔ والصدقین وشھداء والصالحین میں سے شہداء کی صف میں داخل ہو کر سعادت فی الدارین والفوز فی الاخرہ حاصل کر چکا اور نصیب شہادت میں بھی اللہ نے یہ اعزاز انکو بخشا کہ سید شہداء حضرت حمزہ اور حضرت عثمان جیسے شہدا کی صف میں ان کو جگہ نصیب فرمائی کیوں کہ میرا یہ بھائی انہی پانچ شہداء میں شامل تھا جنکو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا اور اغواء کر کے ظلم و جارحیت کے بعد شہید کر کے کوٹلہ جام ریت کے ٹیلوں پر ڈال دیا گیا تھا باقی ہم نے اس کی اصحابؓ رسول ﷺ اور صحابیاتؓ سے محبت وعقیدت کا مشاہدہ اسطرح کیا کہ جب کبھی میرا یہ بھائی شہادت سے قبل والی زندگی میں موبائل میں اکابر علماء کرام کی زبان سے تقاریر میں صحابہؓ اور ازواج مطہرات سے متعلق تبراہ بازی اور گستاخانہ گفتگو سنتا تھا تو اس کا دل بھر آتا اور اسکی آنکھوں سے آنسو اور اس کے چہرے پر غمگین پن اور دکھ چہرہ صاف ظاہر آتا تھا اسی وجہ سے جہاں کہیں بھی کسی عالم دین کا بیان یا جلسہ ہوتا تو اسکو سنتا اور اپنے پاس موبائل میں فیڈ کر لیتا یہ اسکی جماعت صحابہؓ وازواج مطہراتؓ سے محبت کی دلیل ہے کہ جس نے اسے اپنی شہادت گاہ کی طرف جانے پر مجبور کر دی۔ میرے والد صاحب اور میرے بہنوئی نے اسکو صرا حتا روکا کہ ریلی میں نہ جاو۔ جب والدہ محترمہ نے ریلی میں جانے کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا کہ دیکھوں گا کہ جاؤں یا نہ جاؤں۔ بہر حال اس نے یہ رتبہ پایا اس کا صحابہؓ کے ساتھ عشق کام آ گیا اور اس کی جان عشق اصحاب رسول ﷺ اور ازواج مطہراتؓ کی محبت کی ضد اللہ نے قبول کر لی۔ وذالک العفوالعظیم کامیاب ہونے والا درجہ پا گیا اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی والدین اور بقیہ بہنوں اور بھائیوں کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے بھائی محمد ساجد شہد کی سنت نبوی ﷺ سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب بھی وہ داڑھی میں کنگھی کرتا تو جو بال کنگھی کرتے ہوئے ٹوٹ جاتا اس کو سنبھال کر ایک چھوٹے سے شاپر میں رکھ لیتا جب اس شہید بھائی کی جیب کا سامان وصول ہوا تو اس میں وہ شاپر بھی تھا جس میں داڑھی کے ٹوٹے ہوئے بال موجود رہتے تھے اور گھر والوں میں سے اس کے اس عمل کی خبر شہادت کے بعد ہوئی جب ہمیں داڑھی کے بالوں کا وہ چھوٹا سا شاپر ملا اللہ تعالی بعض اوقات اپنے بندوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں جس دن میرا بھائی شہید ہوا اسی رات دریا خان کے ایک نمازی نیک انسان بھائی محمد رمضان نے رات خواب میں دیکھا کہ دریا خان کے ان تینوں شہیدوں (ملک مصطفیٰ حافظ محمد اشرف محمد ساجد) کو جنت میں دیکھا کہ جنت میں تینوں کرسیوں پر بیٹھے ہیں سفید رنگ کے کرتے پہنے ہوئے ہیں اور ان کے کندھوں پر پھولوں والی چادریں ہیں اہل جنت لوگ ان کی زیارت کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں جواب ملتا ہے کہ یہ اللہ کے مہمان ہیں آج اللہ نے انکی دعوت جنت میں کی ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمارا بھی خاتمہ ایمان پر فرمائے اور ہمیں بھی سعادت دارین نصیب فرمائے وآخر وعوانا ان الحمدالله رب العلمين۔

محمد ساجد شہید کا بڑا بھائی محمد راشد بن فیض محمد

☆☆☆

صحابہؓ رہبر

محمد پیغمبر ﷺ

خوشبوئے رسول ﷺ

فرقہ واریت سے پاک | ہر مسلک میں یکساں مقبول | منفرد انوکھا انداز محبت

آفسٹ پرنٹنگ | عجیب دلکش تحریر | آج ہی طلب کیجئے

جو دل کی گہرائی میں عشق مصطفی کی آگ کو شعلہ گلزار بنا دے۔ اردو زبان میں ریاض الجنتہ مدینہ منورہ کی پرانوار معطر فضاؤں میں لکھی جانے والی موضوع پر مستقل پہلی کتاب۔ جس میں صرف خوشبو ہی خوشبو ہے جیل کی قید تنہائی میں القاء ہونے والی الہامی کتاب۔ جسکی پہلی اشاعت اشاعت پر عمرہ کا ٹکٹ انعام میں مدینہ منورہ سے ملا جو کتاب سعودی عرب مکہ ائیر پورٹ پر ضبط ہوئی۔ 13 دن کے بعد روضہ اطہر آقا ﷺ مدنی کریم کے قدموں میں بیٹھ کر مانگی دعا کی برکت سے مدینہ سے واپس جدہ ائیر پورٹ پر بلا کر صاحب خوشبوئے رسول کو بڑے اکرام کیساتھ واپس مدینہ بھیج دی۔ ایسی مقبول من اللہ کتاب جسکے پہلے ایڈیشن کا کثیر حصہ مدینہ منورہ میں مفت تقسیم ہوا۔ یہی کتاب خوشبوئے رسول میری زندگی کی معراج ہے۔ جسکی اشاعت اتنی کثرت سے ہو رہی ہے لگتا ہے اسے طاقت پرواز مل چکی ہے۔ ہر ایڈیشن کتب خانوں پر جانے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جسے لوگ خرید کر اپنے دوستوں کو بطور تحفہ در تحفہ دیتے ہیں تو یہ سلسلہ زنجیر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جسکے ایک ایک لفظ سے کوشبو ٹپک رہی ہے۔ آپ کی لائبریری نہیں بلکہ عشق مصطفیٰ کا کورس اس کتاب کے بغیر نامکمل ہے۔

اپنے دل و دماغ کو خوشنوئے رسول سے معطر کیجئے اپنے دوستوں کو بطور ہدیہ پیش کریں۔ جس کتاب کے مطالعہ سے کئی خوش نصیب خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کر چکے ہیں۔

مولانا احسان اللہ فاروقی

وڈالہ سندھواں ڈسکہ سیالکوٹ

0320,0333,0346-6036787

کتاب خوشبوئے رسول کا مطالعہ کر لیا ہے تو شکر کریں اگر نہیں نہیں کیا تو فکر کریں۔۔۔؟

سوانح حیات ام کلثومؓ

تحریر: ابومعاویہ

ام کلثوم بنت علی بن علی طالب بن عبدالمطلب بن هاشم... لاحد منگم شینا

(طبقات ابن سعد جز ثامن ص463 بیروت)

ترجمہ: حضرت ام کلثومؓ بن علیؓ بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی کی والدہ ماجدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ہیں۔اور فاطمہ الزہراءؓ کی والدہ خدیجہؓ بن خویلد بن عبدالعزی بن قصی ہیں۔ ان کا نکاح حضرت عمرؓ بن خطاب سے ہوا، جبکہ آپ سن بلوغ کو پہنچ رہی تھیں۔اور کمال باوغت کونہیں پہنچیں تھیں۔ام کلثومؓ اور حضرت عمرؓ کی اولاد میں سے زیدؓ اور رقیہؓ پیدا ہوئے۔اسکے بعد آپ کا نکاح عون بن جعفر بن ابی طالب یعنی اپنے چچازاد بھائی سے ہوا۔خدا کی رضا دیکھئے یہ بھی فوت ہو گئے تو انکے بھائی محمد بن جعفر بن ابی طالب سے نکاح ہوا۔ خدا کی رضا سے جب یہ فوت ہو گئے تو آپ کا نکاح چوتھی بار عبداللہ بن ابی طالب سے ہوا ۔اس وقت عبداللہ کی بیوی زینب کبری بنت علیؓ فوت ہو چکی تھیں تو ام کلثومؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جب میں اسماء بنت عمیس جو کہ حضرت جعفرؓ کے بیٹوں کی والدہ تھیں کو دیکھتی ہوں تو مارے شرم کے میری گردن جھک جاتی ہے۔اس لئے کہ ان کے دو بیٹے عون بن محمد میری تزویج میں فوت ہوئے ہیں اور تیسرے عبداللہ کا بھی مجھے ڈر رہتا ہے۔ کہ کہیں فوت نہ ہو جائے۔تو خدا کی شان دیکھئے کہ آپ ہی عبداللہ کی زندگی میں فوت ہو گئیں۔آپ کے ہاں حضرت جعفر کے تینوں بیٹوں محمد، عون، عبداللہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔اس حوالہ سے یہ حقیقت ظاہر ہے کہ ام کلثومؓ کا نکاح چار اشخاص سے ہوا ہے۔ 1 ۔حضرت عمرؓ 2۔ عون 3 ۔محمد 4 ۔عبداللہ۔ان چاروں میں سے تین پر تو تمام امت کو اتفاق ہے کہ حضرت ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح واقعی ان سے ہوا ہے اور شیعہ حضرات کو صرف ایک نکاح سے اختلاف ہے۔اور وہ ہے حضرت عمرؓ بن خطاب خلیفہ ثانی کا نکاح ام کلثومؓ بنت علیؓ سے اور یہ محض اس لئے کہ سبائیہ فرقے کے بانی عبداللہ بن سبا نے جب اسلام کے لبادہ میں اسلام دشمنی کا عزم کیا تو اس نے اپنے اس رذیل ارادہ کو پورا کرنے کے لئے سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ دعوی حب آل نبی کی آڑ میں خلفاء رسول پر بے جا اعتراضات کا دروازہ کھولا اور اس کو اپنے مذہب کا جز ولاینفک قرار دیا۔اور جو واقع بھی خلفاء کے فضائل کا موجود تھا یا اس کی تاویل کی، یا اس کا سرے سے ہی انکار کر دیا اور اس کا نام تولا اور تبرا رکھا اور حب اہل بیت اور حب علیؓ کی تفسیر محض طعن و تشنیع بر صحابہؓ کے اور ان کے خلاف زہر اگلنا ہے اور اسی روش پر چل رہا ہے جس پر وہ چلا تھا۔حضرت عمرؓ کے ساتھ ام کلثومؓ کا نکاح بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے ۔ کیونکہ اگر حضرت عمرؓ فاروقؓ حضرت علی المرتضیؓ کے داماد ثابت ہو جائیں۔تو وہ تمام قصہ جس سے اہل بیت کی مظلومیت اور حضرت عمر فاروقؓ کا ظلم ثابت کیا جا سکتا ہے۔اور یہ تمام کہانی محض افسانہ بن کر رہ جاتی ہے۔اس لئے آج تک شیعہ علماء مجتہدین اس واقعہ کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نکاح کا انکار حضرت عمرؓ سے کیوں ہے؟ اور اس کی غرض کیا ہے؟ لیجئے۔اب ہم آپ کی توجہ اصل بات کی طرف پھیرتے ہیں اور اس نکاح کے دلائل شیعہ کی احادیث کی کتب اور تاریخ سے پیش کرتے ہیں جن کا انکار ناممکن ہے۔

سیدہ ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے سب سے پہلے فروغ کافی کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو کہ محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی کی تصنیف ہے۔ابتداء ہم نے اس کتاب سے اس لئے کی ہے کہ شیعہ کے ریمارک اس کتاب کے متعلق یہ ہیں کہ مصنف نے اس کتاب کو امام منتظر (امام مہدی) کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس پر مہر ثبت فرمائی کہ ھذا کافی لشیعتنا یعنی یہ کتاب ہمارے شیعوں کو اس کافی ہے۔دوسری کتاب کی ضرورت نہیں۔

ملا خلیل شارح کافی اپنی تصنیف شرح اصول الکافی: میں فرماتے ہیں چوں مصنف رحمتہ اللہ تعالی بیان کرد کہ ہر حدیث کہ در کافی لست صحیح است پیا حتیاجی در شرح بذکر جمیع سند احادیث نیست (صفحہ 42 جز اول مطبوعہ کشور باب العقل والجہل)

ترجمہ: ملا خلیل فرماتے ہیں کہ جب مصنف بیان کرتے ہیں کہ ہر حدیث جو بھی کتاب کافی فروع و اصول میں ہے صحیح ہے تو اس کی تمام سندوں کے بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔اسی کتاب کے صفحہ 36 پر مرقوم ہے:

مخفی نماند کہ ازیں شرح کہ کردیم ظاہری شود کہ جمعے کہ میگویند معظ بالا آثار الصحیحہ دلالت میکند برآنکہ بر حدیثی کہ در کتاب کافی است بایں معنی کہ ما را دراں علم نمی رسد کہ امام صادر شدہ خوب نیست صفحہ 36 خطبہ کیاب صافی شرح اصول کافی مطبوعہ نول کشور)

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ یہ شرح جو میں نے کی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک جماعت کہتی ہے کہ آچار صحیحہ دلالت کرتے ہیں ۔ اس لئے کہ جو حدیث بھی کافی (فروغ و اصول) میں موجود ہے بلکل صحیح ہے، کیونکہ ہمارا علم اس مقام پر نہیں پہنچا ہے کہ ہم کہیں کہ جو کچھ بھی امام سے صادر ہوا ہے صحیح نہیں ہے۔ میرے خیال میں فروع کافی کو حوالہ جات میں مقدم رکھنے کے لئے مذکورہ بالا عبارت ہی کافی ہے۔اس حدیث کا انکار کرنا گویا امام کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔

☆☆☆

محمد پیغمبرﷺ

حبِ صحابہؓ رحمت اللہ

یا اللہ مدد

بغضِ صحابہؓ لعنت اللہ

صحابہؓ رہبر

گولڈن ایگرو انڈسٹریز (رجسٹرڈ)

ہل کراہ، ٹرالی، تھریشر، بوم سپرے، روٹاویٹر، ریپر مشین بنانے والا واحد ادارہ

زرعی آلات بنانے والے

پروپرائیٹرز

چوہدری محمد شفیق 0300-7927828

ساجد رفیق 0303-7955113

دلشاد مارکیٹ بہاولنگر۔ 063-2271228

محمد پیغمبرﷺ

حبِ صحابہؓ رحمت اللہ

یا اللہ مدد

بغضِ صحابہؓ لعنت اللہ

صحابہؓ رہبر

آئیں اعتماد کے ساتھ

طیب موبائل شاپ

محلہ اسلام پورہ جلہ جیم تحصیل میلسی

طیب موبائل شاپ ہمارے ہاں نئے اور پرانے موبائل کی خرید و فروخت کی جاتی ہے

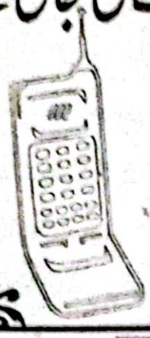

پروپرائیٹرز

محمد وسیم نواز، محمد کلیم نواز

0300.7721022

اصحابی کالنجوم

تحریر: مولانا حافظ رحمت اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

صحابیؓ کی تعریف

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ___ امابعد

صحابیؓ کس کو کہتے ہیں؟ صحابیؓ اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے بحالت بیداری اپنی آنکھوں سے سرکار دو عالم ﷺ کو دیکھا یا آپ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو اور ایمان کی حالت میں یعنی دین اسلام پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔ صحابہ کرامؓ کے گروہ سے وابستگی ہی ذریعہ نجات ہے۔ ناجی گروہ جماعت صحابہؓ ہے عہد حاضر میں اہلسنت کے باہمی اختلاف کی صورت میں صحابہ کرامؓ ہی کے طرز عمل سے ہم شاہراہ ہدایت پر گامزن رہ سکتے ہیں مسلمانوں کی تمام جماعتیں مثلاً حنبلی ،شافعی، حنفی، مالکی، بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث صحابہؓ کی تعلیمات وافکار کے ذریعے ہر قسم کی دوری ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔ حضرات صحابہؓ و اہل بیت عظامؓ امت کا وہ بہترین طبقہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے خاتم المعصومین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا صحبت نبوت اور اخلاص کامل کی بناء پر یہ نفوسِ قدسیہ اس مقام پر فائز تھے کہ ان کا معمولی عمل بھی دوسرے لوگوں کی سالہا سال کی عبادت پر بھاری تھا انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر دعوت و جہاد کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

قرآن وحدیث کی واضح تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اسلام کے نزدیک صحابہ کرامؓ اور ان کی پیروی کرنے والا گروہ ہی نجات پانے والا ہے اسلام جس طرح کے افراد کا تقاضا کرتا ہے قرآن وحدیث جس قسم کی جماعتوں کو جنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں امت مسلمہ کے تمام گروہوں، کائنات ہستی کے تمام ملکوں، میں اس کے مصداق صرف وہی لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ کی تربیت یافتہ، جماعت کی پیروی کرتے ہوں، یا آپ کے اجماع کو زندگی کا حقیقی منشور قرار دیتے ہوں، کیونکہ صحابہ کرامؓ کا کسی بات پر جمع ہو جانا اسی طرح حجت شرعیہ اور نص قطعیہ ہے جس طرح قرآن اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین "علی الحق لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ (الحدیث)

ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں حق پر قائم رہے گی ان کے مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتی کہ قیامت آجائے گی۔

روایت بالا میں من امتی کے اولین مصداق صحابہ کرام ہیں دوسری روایت میں طائفتہ من امتی اور عصابتہ من امتی کے الفاظ بھی وارد ہوئے اس طرح صحابہ کرامؓ کا اجماع اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن وحدیث کی تعلیمات کو روایت وعمل کے ذریعے امت تک بھی انہیں لوگوں نے پہنچایا اس لحاظ سے ان کا مقام ومرتبہ بلند تر ہے اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ مقام حضرات صحابہ کرامؓ کا ہے لہٰذا حضرات صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ سے محبت وعقیدت ایمان کی علامت اور ان کی شان میں بے ادبی و گستاخی بدترین کفر نفاق ہے ان کے اقوال واعمال پوری امت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا باقی ۷۲ جہنمی ہوں گے آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ جنتی فرقہ کون ہوگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما انا علیہ واصحابی" جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں"

یہاں آپ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ جس پر میں ہوں بلکہ ہدایت اور جنت والوں میں اپنے ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی شامل کیا اس حکم میں آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ایک مسطر، معیار کسوٹی اور سانچہ قرار دیا ہے یہ مسطر آنحضرت ﷺ کا تیار کردہ ہے اس کسوٹی کو ۲۳ سال کی محنت شاقہ کے بعد

ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں حق پر قائم رہے گی ان کے مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتی کہ قیامت آجائے گی۔

آپ ﷺ نے برابر کیا تھا، اس گروہ کا خود تزکیہ فرمایا ،خود اصلاح کی، خود ان کے بال و پر سنوارے، جاں جوکھوں میں ڈال کر اس سانچے کو عین اسلام کے مطابق ڈھالا، مصائب وآلام ان اصولوں کا شاہکار بنایا جو ۲۳ سال میں بارگاہ الٰہی سے عطا ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے اپنی طبیعت وعادت مبارکہ کے مطابق ان کو حقیقی اور سچے انسانوں کی مانند تیار کر کے آنے والے جہاں کیلئے ایک مشعل ہدایت کے طور پر سجایا تھا۔

اب اس گروہ اور جماعت کو اس ظل عاطفت سے علیحدہ کر دیا جائے تو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات محنت وکاوش، تزکیہ اور ۲۱ سالہ جاں گسل سعی کا کوئی مفہوم نظر نہیں آتا۔

اسلام کا یہ مسطر اور سانچہ اس لئے تیار کیا گیا تھا کہ صفحات عالم پر آئندہ عقائد واعمال جب بھی کوئی سطر کھینچی جائے گی تو وہ اسی مسطر سے برابر کر لی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم۔

میرے تمام صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں جس کی اقتداء کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس واضح فرمان کے بعد یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں رہتی کہ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت اسلام کا حقیقی معیار اور خدااور رسول کی سچی ترجمان ہے ان کے ہر ہر عمل میں آنحضرت ﷺ کی سنت اور خدائی احکامات کی روشنی جھلکتی تھی آج کے دور پر آشوب میں جہاں بدعات و رسوم کا غوغا ہے، باہمی نفرتیں عروج پر ہیں، اپنے تئیں ہر شخص درست سمجھتا ہے، انانیت و استکبار اور غرور عجب نے حقیقت کو ڈھانپ لیا ہے، چاروں طرف فتنے ہی فتنے اور اختلاف کا شور ہے اپنی اپنی تحقیق حرف آخر قرار دی جا رہی ہے ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ہم محمدی جماعت ہی کا طرز عمل کو اپنائیں چونکہ اس جماعت کا طرز و طریق بہرصورت آنحضرت ﷺ سے مستفید ہے اس لئے جملہ صحابہ کرامؓ کے عقائد ونظریات، اعمال وافعال سب رسول اللہ ہی سے ماخوذ ہیں اور نہایت شرح وبسط سے انہوں نے دین کے اصلی تقاضوں کو اپنایا تھا تو ہمیں اسی نجات یافتہ گروہ کو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق زندگی کا اثاثہ خیال کرنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین

میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے بعد اگر ہم خلفاء سے استفادہ کریں گے اور آج کے دور کیلئے ان سے رہنمائی مانگیں گے تو یہ اصل میں آنحضرت ﷺ کے احکام پر عمل ہوگا۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ و نظریہ

صحابہ کرامؓ ذوالعزوالاحترام

☆...... صحابہؓ ایک ایسے مقدس گروہ کا نام ہے جو رسول اکرم ﷺ اور عام امت کے درمیان اللہ کا عطا کیا ہوا ایک واسطہ ہے۔

☆...... صحابہؓ وہ قدسی الاصل قافلہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل اور برتر ہے

☆...... صحابہؓ ان کے مشاجرات پر تاریخی یا روایتی کسی ایسی خامہ فرسائی کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

☆...... صحابہؓ ایسی مستند اور باوثوق جماعت کو بولا جاتا ہے جن کے متعلق بدنیتی، بداعتقادی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

☆...... صحابہؓ اس بابرکت گروہ کی طرف برائی کی نیت کرنا، ان کے تذکرے کو ناشائستہ بحث کا موضوع بنانا، کتاب وسنت کے قانون میں قطعاً جرم ہے۔

☆...... صحابہ قرآن مجید کے اول مخاطب، آنحضرت ﷺ کے قریبی دوست اور آپ ﷺ کے بیان کردہ فضائل کے مصداق ہیں۔

☆...... کم وبیش ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں ہر صحابیؓ ہدایت کا چراغ ہے، فیوض وبرکات کی آماجگاہ ہے، ساری کائنات کے اولیاء اقطاب اور آئمہ سے افضل ہے۔

☆...... صحابہ جس صحابیؓ نے ایک پل بھر کیلئے رسول ﷺ کو دیکھا وہ بھی انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہے۔

☆...... صحابہ تمام صحابہ کرامؓ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں ان کے متعلق ایسی کوئی تاریخی روایت قابل قبول نہ ہوگی جس سے ان کی عدالت مجروح ہوتی ہو۔

☆...... صحابہؓ پر سب کرنا (گالی دینا) کفر ہے ان کے متعلق دل میں غیظ رکھنا امانت و دیانت میں، کسی قسم کا شبہ کرنا خود کو فسق و فجور میں داخل کرنا ہے۔

☆...... صحابہ کرامؓ کے فضائل سوانح و اذکار، علوم، موافقات اور علمی و سیاسی کارناموں کو اجاگر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

صحابہ کرامؓ غیر مسلموں کی نظر میں

ہم آپ کے سامنے ایسے غیر مسلموں کے نظریات پیش کرتے ہیں جو اسلام دشمنی اور محمدی شریعت سے بغض اور عداوت میں آخری نکتہ پر تھے لیکن صحابہ کرامؓ کی تاریخ ساز خدمات اور ان کے اعلیٰ اخلاق وکردار پر وہ غیر مسلم رطب اللسان ہوئے بغیر نہ رہ سکے

گاڈفری ہیگنس کا اقرار

عیسائی گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب "اپالوجی فرام محمد" Apology from Muhammad میں لکھتا ہے کہ:

محمد ﷺ کے اول مریدوں کے کہ بجز اس کے غلام سب لوگ بڑے ذی وجاہت تھے اور جب وہ خلیفہ اور افسر فوج اسلام ہوئے تو اس زمانہ میں انہوں نے کچھ کام کئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں اول درجہ کی لیاقتیں اور غالباً ایسے نہ تھے کہ بآسانی دھوکہ کھا جاتے۔

مورخ گبن کا اقرار

مشہور انگریز مورخ گبن اپنی کتاب "زوال و سقوط روما" میں خلفائے راشدین کے متعلق رقمطراز ہے کہ:

"پہلے چار خلفاء کے اطوار اوصاف ضرب المثل تھے، ان کی کوششیں اخلاص پر مبنی تھی، دولت واختیار کے ہوئے بھی انہوں نے اپنی زندگیاں اخلاقی فرض کی ادائیگی اور دینی امور کی انجام دہی میں صرف کیں

فرانسیسی اسکالر کا اعتراف

ایک مشہور فانسیسی اسکالر اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتا ہے کہ:

"الحاصل اس نئے دین کو بہت سے مواقع در پیش تھے اور بیشک وہ نبی کے دوستوں کی خوش تدبیری کے باعث ان مواقع پر کامیاب ہوئے۔ انہوں نے خلافت کیلئے ایسے ہی لوگوں کو

CamScanner

منتخب کیا جن کی اصل غرض و غایت دین محمد کی اشاعت تھی"(ایضاً)

مسٹر گارس کا اعتراف

مشہور مستشرق مسٹر گارس کہتا ہے کہ:

"عرب بہت بت پرست تھے محمد ﷺ نے انہیں خدا پرست بنا دیا، وہ لڑتے جھگڑتے اور جنگ و جدال کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے ان کو ایک اعلیٰ سیاسی نظام کے ماتحت متفق کر دیا وحشت و سربریت کا یہ عالم تھا کہ انسانیت شرماتی تھی مگر آپ ﷺ نے ان کو اخلاق حسنہ اور بہترین تہذیب وتمدن کے وہ درس دیئے کہ جس نے نہ صرف ان کو بلکہ تمام عالم کو انسان بنا دیا۔(نقوش، رسول نمبر جلد ۱۲ ص ۴۹۳)

مسٹر فریسکو ریرولڈ کا اعتراف

عرب جو بالکل مردہ ہو چکے تھے محمد ﷺ نے ان میں نئے سرے سے تازہ روح پھونک کر ان کو اشرف ترین قوم بنا دیا جس کے ذریعہ سے وہ بلند سے بلند مراتب پر جاگزیں ہوئے ایسے بلند کارنامے ان کے ہاتھوں ظاہر ہوئے جس کا دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔(نقوش رسول نمبر جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۳)

غیر مسلم مستشرقین کے اعترافات کے بعد اب ہندوون کے چند لیڈروں کے اقرار ملاحظہ فرمایئے۔

بہادر لال شاستری کا اعتراف

اخبار رشی بجنور کی یکم جولائی کی اشاعت میں بہادر لال شاستری نے رسول ﷺ کی ذات عالی سے متعلق ایک مفصل مضمون رقم کیا اسی مضمون میں یہ لکھا کہ:

حضرت محمد ﷺ نے اپنے ملک کی دھارک حالت ہی درست نہیں کی بلکہ اونچ نیچ کا پاکھنڈ (اختلافات) دور کر کے سب کو ایک کر دیا اور بکھری ہوئی عرب قوموں میں ایک مسلک کے ذریعے ان میں ایسا جوش بھرا کہ خانہ بدوش برائیوں کے بھنڈار عرب لوگوں نے ملک میں ایسی زبردست حکومت قائم کی کہ جس کا رعب پاس پڑوس (دور نزدیک) کے تمام بادشاہوں پر جم گیا۔

سو سال کے اندر اندر عرب لوگوں کی حکومت مصر، کابل، افریقہ اور سندھ تک قائم ہو گئی، جاہل سمجھے جانے والے عربوں نے محمد ﷺ کی بدولت وہ قابلیت حاصل کی کہ یورپ میں تہذیب اور کئی اصلاحوں کے پھیلانے کا انہیں فخر حاصل ہے۔(نقوش رسول نمبر جلد ج ۱۲ صفحہ ۴۵۶)

پنڈت لالہ رام چند کا اعتراف

لاہور کا مشہور ہندو ایڈووکیٹ پنڈت لالہ رام چند کہتا ہے کہ:

"پیغمبر اسلام محمد ﷺ کو اپنے مشن کے رائج کرنے میں جو کامیابی ہوئی وہ سچ سچ حیرت انگیز ہے ناشائستہ، خونخوار، کینہ پرور، جنگجو، عربوں کے قبیلوں کو جو بت پرستی اور توہم میں غرقاب تھے آپس کے جھگڑوں اور جوابازی میں محو تھے حضرت محمد ﷺ کی تعلیم کے پاک اثر نے آناً فاناً خدا پرست بنا دیا، تمام قبیلے ایک سردار کے جھنڈے کے نیچے آ گئے اور ایک متحد قوم بن گئے۔(نقوش رسول نمبر جلد ۱۲ ص ۴۶۵ ف)

مہاتما گاندھی کا اعتراف

مہاتما گاندھی لکھتا ہے کہ:

"اگر ہمارے کانگریسی وزراء عالمی وقار چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ان کا سر اونچا رہے تو وہ صدیقؓ و عمر فاروقؓ کا نمونہ اختیار کریں جن کے قدموں میں دنیا کے خزانے ڈالے گئے، ملکوں کی دولتیں آئیں مگر اس کے باوجود ان کے پیوند لگے کپڑے چھوٹے اور نہ جو کی روٹی چھوٹی نہ زیتون کا تیل چھوٹا۔(بحوالہ خطبات حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب جلد ۱ صفحہ ۲۲۸)

آپ ﷺ اور اصحابؓ کی پسندیدہ چیزیں

حضور اقدس ﷺ ایک دفعہ چاروں خلفاء کے ساتھ بیٹھے تھے فرمانے لگے کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں

1۔خوشبو 2۔عورتیں 3۔نماز

حضرت ابوبکر صدیقؓ یہ سن کر فرمانے لگے کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔ میری بیٹی آپ ﷺ کے نکاح میں ہو

2۔آپ کے چہرے کو دیکھنا

3۔آپ ﷺ پر اپنا مال خرچ کرنا

حضرت عمر فاروقؓ یہ سن کر فرمانے لگے کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔اچھے کاموں کا حکم دینا

2۔بری چیزوں سے روکنا

3۔پرانا کپڑا پہننا

حضرت عثمان غنیؓ یہ سن کر فرمانے لگے کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔بھوکوں کو کھانا کھلانا

2۔ننگوں کو کپڑا پہنانا

3۔قرآن پاک کی تلاوت کرنا

حضرت علیؓ یہ سن کر فرمانے لگے کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

1۔مہمان کو کھانا کھلانا

2۔گرمی کا روزہ

3۔دشمن پر تلوار چلانا

اتنے میں حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر میں دنیا میں ہوتا تو تین چیزیں پسند کرتا۔

1۔بھولے کو راستہ بتانا

2۔غریب عبادت کرنے والوں سے محبت کرنا 3۔عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا

پھر فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں پسند ہیں

1۔ایک اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

2۔گناہ پر ندامت کے وقت رونا

3۔فقر و فاقہ پر صبر کرنا

☆☆☆☆

CamScanner

محمد پیغمبر ﷺ　　　　صحابہؓ رہبر

احتجاج احتجاج احتجاج

ہم بھکر میں ہونے والے ظلم وزیادتی (کارکنان وذمہداران کے جسم کے اعضاء) کاٹنے پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور شہدا کے لئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خصوصی فضل فرمائے اور ان کو صحابہؓ کے صدقے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

منجانب: سید **غلام رسول** شاہ صاحب۔

جناب **میاں محمود اقبال** صاحب چیف ایڈیٹر نفاذ خلافت راشدہ۔

سمیت دیگر ذمہ داران **ادارہ خلافت راشدہ** بہاول نگر۔

منجانب: **ادارہ نفاذ خلافت راشدہ بہاول نگر**

یا اللہ مدد

نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے　　　　اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے (اختر)

مکتبہ مدینہ

ہمارے ہاں **قرآن کریم**، **تفاسیر**، احادیث، تصوف، عملیات وظائف اور نمازی کیپ ہر قسم کی تسبیحات، مسواک، احرام، عربی انگش اور دیسی خوشبوؤں کا مرکز اس کے علاوہ جائے نماز، شہد، کھجور دستیاب ہیں

پروپرائٹر: **رحمت اللہ**

0332-7028069
0311-6136410

خان بابا روڈ نزد ڈگی والی مسجد بہاولنگر

اکابر علماء دیوبندؒ بارگاہ رسالت میں

تحریر: مولانا عبدالروف چوہدری

تاریخ اسلام کا یہ عجیب ترین واقعہ ہے کہ جس طبقہ علماء نے رحمت مجسم، فخر موجودات، سرکار دو عالم ﷺ کی سنت مطہرہ اور آپ ﷺ کے عطا کردہ آفاقی پیغام کی سب سے زیادہ حفاظت کی، ان کو کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں کے ہاں سے جناب رسالت مآب ﷺ کا گستاخ قرار دیا گیا۔

اگر انسان انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہتا ہو تو وہ بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے نعتیہ اشعار 'قصیدہ بہاریہ' اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی وجد آفرین کتاب 'نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ' اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریاؒ کے سدا بہار رسالے 'فضائل درود شریف' پڑھنے کے بعد کسی طرح بھی یہ باور نہیں کرسکتا کہ علماء دیوبند بارگاہ رسالت ﷺ کے مقام شناس نہ تھے۔

البتہ یہ بات درست ہے کہ انہوں نے اپنے عشق کو بے راہ ہونے کے بجائے عقل سلیم کے کھونٹے کے ساتھ باندھے رکھا۔ انہوں نے اپنے جزبات کی رو میں بہہ جانے کے بجائے ہر قدم پر انہیں شریعت کی کسوٹی پر پرکھا۔ انہوں نے اسوہ رسول ﷺ کو مظبوطی سے تھامے رکھا تو بعض ناواقفان حال اور بعض وارفتگان بدعت نے انہیں وشق خام کا طعنہ دیا۔ اس سلسلے میں اکابرین دیوبند کے حالات اتنے زیادہ ہیں کہ ان سے ایک مستقل کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ لیکن ہم صرف چند واقعات ہی نقل کررہے ہیں۔

سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہؒ مہاجر مکی دارالعلوم کے سرپرست اور حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ کے پیرومرشد تھے۔ آپؒ کو اپنے دونوں مریدوں پر بڑا فخر تھا، ان کی بلندی استعداد اور خلوص وعلو مرتبہ کا برملا اظہار فرماتے تھے۔ اور لوگوں کو ان بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

حاجی امداداللہ صاحبؒ کو خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، حضور ﷺ نے آپ کا ہاتھ لے کر ایک بزرگ کے حوالے کردیا

حاجی امداداللہ صاحبؒ کو خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے آپ کا ہاتھ لے کر ایک بزرگ کے حوالے کر دیا۔ آپ بیدار ہوئے تو حیرت میں پڑ گئے۔ کہ کسی بزرگ کے حوالے کیا گیا ہوں۔ کئی سال تک پریشان پھرتے رہے اور اس بزرگ کا پتہ نہ ملا۔ آخر اپنے استاد مولانا محمد قلندرؒ محدث جلال آبادی کے حکم پر حضرت میاں نور محمد جھنجھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب حضرت میاں جی پر نظر پڑی تو فورا پہچان گئے کہ یہی وہ بزرگ ہیں۔ جنکے حوالے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میاں جی نور محمد صاحب سے بیت ہوئے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوکر اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ (ملاحظہ کرامات امدادیہ ص 20.21)

آپ نے 1260ھ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ 'تم میرے پاس آؤ' بیدار ہوئے تو دل زیارت مدینہ کیلئے بے قرار تھا، مگر اسباب سفر مفقود تھے۔ آپ اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کر کے چل پڑے۔ تو اللہ تعالی نے اسباب بھی پیدا فرما دئے اور منزل مقصود کو پہنچ کر جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی۔ زیارت حرمین شریفین سے سرفراز ہو کر واپس آئے۔ یہ آپ کا پہلا حج تھا جو سرور دو عالم ﷺ کے بلاوے پر نصیب ہوا تھا۔ اسی موقع پر آپ کے دل میں قیام بیت اللہ کی تڑپ پیدا ہوئی۔ اور 1276ھ میں ہندوستان سے ہجرت کر کے حجاز مقدس تشریف لے گئے اور مکہ میں مستقل قیام فرمایا۔

آپؒ کی ایک مشہور نعت ہے

کہے ہے عشق نبی آکر چلو مدینے چلو مدینے میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے صبا بھی لانے لگی ہے اب تو نسیم طیبہ نسیم طیبہ خدا کے گھر میں تو رہ چکے بس عمر بھی ہوئی ہے آخر مریں گے اب تو نبی کے در پر چلو مدینے چلو مدینے شہر شہر کیوں پھرے ہے مارا جو دونوں عالم کی چاہئے دولت تو سر قدم ہو کے دردیہ کر چلو مدینے چلو مدینے یہ ضرب عشق محمدی ہیں دلوں کو امت کے کھینچتے ہیں کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر چلو مدینے چلو مدینے جو کفر وظلم وفساد وعصیاں ہر ایک شے میں ہوئے نمایاں تو دین اسلام اٹھے یہ کہ کر چلو مدینے چلو مدینے رجب کے ہوتے ہیں جب مہینے بھرے ہیں شوق نبی سے سینے صدا یہ کے میں کو بہ کو ہے چلو مدینے چلو مدینے ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو

(گلزار معرفت ص 5)

گلشن جھنگویؒ کا مہکتا پھول یوم شہادت 13 ستمبر 1998ء

حضرت مولانا علامہ شعیب ندیم شہیدؒ

راؤ سرفراز احمد فاروقی

حضرت علامہ شعیب ندیم ڈپٹی سیکرٹری سپاہ صحابہؓ پاکستان جون 1966ء کو ضلع اٹک تحصیل حسن ابدال کے گاؤں بوڑھیانہ میں ماسٹر عبدالعزیز پیداہ ہوئے مڈل تک کی تعلیم گاؤں کے ہائی سکول میں حاصل کی میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول حسن ابدال سے اعلی نمبروں سے پاس کیا اسی دوران ماسٹر عبدالعزیز صاحب نقل مکانی کر کے احمد نگر واہ کینٹ آگئے علامہ شعیب ندیم نے دینی تعلیم علاقہ کے مشہور و معروف جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو سے حاصل کی آپ کو شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب اور مولانا صابر احمد مولانا امتیاز اور قاری رحمت اللہ جیسے مخلص استاد ملے تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد حضرت علامہ شعیب ندیم صاحب روحانی اور عملی تربیت کی غرض سے کچھ عرصہ کے لئے تبلیغی جماعت میں چلے

> مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے علامہ شعیب ندیم شہیدؒ کی صلاحیتوں کو دیکھا تو سپاہ صحابہ راولپنڈی ڈویژن کا جنرل سیکرٹری مقرر کر دیا

گئے علامہ شعیب ندیم کی تشکیل جھنگ کے علاقہ میں ہوئی۔ جہاں آپکی ملاقات حضرت امیر عزیمتؒ سے ہوئی مولانہ کا ایمان افروز خطاب سن کر آپ کے دل کی دنیا بدل گئی آپ کی زندگی میں ایک انقلاب آگیا آپ نے اسی وقت سے اپنی زندگی دفاع صحابہ کیلئے وقف کرنے کا عزم کرلیا آپ تبلیغی دورے سے واپس آئے تو عوام میں سپاہ صحابہ کا موقف سمجھا نے اور سپاہ صحابہ اور مولانا حق نواز جھنگویؒ کو متعارف کرانے کیلئے اپنے گرد ونواح کے علاقوں میں مولانا حق نواز جھنگوی کے پروگرام ترتیب دیئے علامہ شعیب ندیم نے ابتداء میں ہی پنجاب اور سرحد میں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کیساتھ دورے کیے جہاں لوگوں کو مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے موقف کا پتا چلا وہاں پر علامہ شعیب ندیم شہیدؒ بھی اپنے پر جوش اور ولولہ انگیز خطاب کی وجہ سے لوگوں میں مقبول ہو گئے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے علامہ شعیب ندیم شہیدؒ کی صلاحیتوں کو دیکھا تو سپاہ صحابہ راولپنڈی ڈویژن کا جنرل سیکرٹری مقرر کر دیا حضرت نے

> 1993ء میں متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے صوبائی اسمبلی کے حلقہ pp-4 سے الیکشن میں حصہ لیا

جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے مرکزی جامعہ مسجد لالہ رخ واہ کینٹ میں اپنا رابطہ آفس قائم کیا جہاں آپ باقاعدگی سے عصر تا عشاء بیٹھتے تھے کارکنوں کی ذاتی اجتماعی امور پر رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے تھے دفتر ہی میں علاقہ کے وفود علامہ صاحب سے ملاقات کیلئے آتے آپ یہاں سے اخبارات اور کارکنان کو پیغامات جاری کرتے تھے مولانہ حق نواز کی شہادت کے بعد آپ کو مجلس شوریٰ نے پنجاب کا سیکرٹری نشر واشاعت مقرر کیا علامہ ایثار القاسمی کی شہادت کے بعد مولانا محمد اعظم طارق صاحب کو نائب سرپرست مقرر کیا گیا تو ان کی چھوڑی ہوئی ذمہ داری مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر آپ کو کام کرنا پڑا آپ نے ملک کے کونے کونے میں مشن جھنگوی کو عام کیا خاص طور پر شمالی علاقہ جات اور صوبہ سرحد آپ کی سرگرمیوں کا مرکز تھے ہنگو اور ہزارہ ڈویژن میں تقریبا چار جلسوں سے خطاب کیا

آپ کے مشہور خطاب جھنگ کوہاٹ ایبٹ آباد مانسہرہ پشاور بالاکوٹ کشمیر گوجرانوالہ شیخوپورہ رحیم یار خان بھکر ڈیرہ اسماعیل خان دریا خان اور اسلام آباد اٹک میں ہوئے آپکی زندگی کا آخری خطاب ملتان میں ہوا متحدہ عرب امارات سعودی عرب اور دیگر ممالک کا دورہ بھی کیا علامہ شعیب ندیم نے سپاہ صحابہ کا موقف حکومتی ایوانوں تک پہنچانے کے لئے 1993ء میں متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے صوبائی اسمبلی کے حلقہ pp-4 سے الیکشن میں حصہ لیا اگرچہ مولانا کامیاب نہ ہو سکے لیکن شیعہ امیدوار ذاکر حسین شاہ جو کہ پہلے اس حلقہ کا نمائندہ منتخب ہوا تھا اس کو ہرانے میں کامیاب ہوگئے علامہ شہید کو حق گوئی کے جرم میں تقریبا 14 مرتبہ گرفتار کیا گیا آپ پر قتل کے جو کیس بنے انہیں میں یزدانی قتل کیس اور ایرانی کیڈٹوں کے قتل کا واقعہ شامل ہے یزدانی کیس کی FIR میں آپ کو نامزد کیا گیا جب قاتل پکڑے گئے تو آپ کو رہا کردیا گیا

ایرانی کیڈٹوں کے قتل کے بعد 302 میں ملوث کر کے آپ کو لاہور چوہنگ سینٹر میں لایا گیا اور بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا آپ کی ملاقات پر پابندی عائد کردی گئی آپ کے بھائی صالح عزیز نے بذریعہ ہائیکورٹ ملاقات کی اجازت لی

> شہید اسلام حضرت مولانا عبداللہؒ صاحب خطیب لال مسجد نے نماز جنازہ پڑھائی

جب ماسٹر صالح عزیز علامہ شعیب ندیم سے ملنے چوہنگ سینٹر پہنچے تو ماسٹر صالح عزیز کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت شعیب ندیم شہید نے بھائی کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ انسان جب راہ حق کا انتخاب کرتا ہے تو اس کے راستے میں مشکلات اور پریشانیوں کا آنا ایک فطری عمل ہے

اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جس نے بھی حق کی صداء بلند کی اس پر مشکلات و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے شاہ ولی اللہ کو اعلائے کلمۃ اللہ کی پاداش میں اپنی انگلیاں کٹوانا پڑیں شیخ الہند کو مالٹا کی اسیری کاٹنا پڑی سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے چکی پیسی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو ننگا کر کے پیٹا گیا مولانا اعظم طارق کو اسی چوہنگ سینٹر میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا میں نے ان سب سے کم مشکلات برداشت کی ہیں بھائی صاحب آپ حوصلہ رکھیں انشاءاللہ ایک دن ظلم کی سیاہ رات ختم ہو جائے گی علامہ شعیب ندیم شہید پر قتل اقدام قتل اور 16 ایم پی او کے 31 مقدمات تھے آپ پر 18 مرتبہ قاتلانہ حملے ہوئے۔

علامہ شہید نے یہ عزم کر رکھا تھا کہ جھنگوی شہیدؒ کے پاک مشن کو پایا تکمیل تک پہنچانا ہے دشمن نے ہر حربہ استعمال کیا لیکن علامہؒ شہید اپنے مشن پر ڈٹے رہے علامہ شہید کو ٹیلی فون پر بار بار دھمکیاں دی گئیں دھمکی آمیز خطوط موصول ہوتے رہے لیکن کوئی طاقت آپ کو مشن جھنگویؒ سے نہ ہٹا سکی۔

مولانا علی شیر حیدریؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی طویل قید و بند کے خلاف شروع ہونے والی ملک گیر احتجاجی مہم کے روح رواں علامہ شعیب ندیمؒ ہی تھے

اسی جدوجہد کے سلسلہ میں پنجاب بھر سے ہوتے ہوئے 12 کو ملتان پہنچے ملتان میں ڈویژنل سطح کی احتجاجی کانفرنس تھی علامہ شعیب ندیم اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے آپؒ نے وہاں تاریخی خطاب کیا حکمرانوں کو للکارا اور قائدین کی رہائی کا مطالبہ کیا کراچی سے لے کر خیبر تک احتجاج کی دھمکی دی 13 ستمبر کو آپ ملتان سے بذریعہ ہوائی جہاز اسلام آباد آئے اپنے مخلص دوست راجہ طارق کے گھر کھانا کھایا مری مال روڈ فاروق اعظمؓ چوک میں تحفظ ناموس صحابہؓ کانفرنس تھی جہاں آپ بطور مہمان خصوصی مدعو تھے ہزاروں کی تعداد میں عوام آپ کا شدت سے انتظار کر رہے تھے آپ اپنے گن مین رضوان زمان ڈرائیور ثناء اللہ آف قلعہ دیدار سنگھ اور مجاہد اسلام سپاہ صحابہؓ راولپنڈی کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حبیب الرحمن صدیقی سمیت مری کیلئے روانہ ہوئے تو آپ کو ساتھیوں سمیت اسلام آباد میں دہشت گردوں نے شہید کر دیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ مولانا اعظم طارقؒ پڑھائیں لیکن فرعون صفت حکمرانوں نے آپ کی وصیت پوری نہ ہونے دی 24 گھنٹے تک ہزاروں کا مجمع میتیں رکھ کر مولانا کا انتظار کرتا رہا آخر میتوں کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا گیا اور شہید اسلام حضرت مولانا عبداللہؒ صاحب خطیب لال مسجد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد کارکنوں کا جم غفیر میتوں کو لے کر واہ کینٹ روانہ ہو گیا اور وہاں آپ کی نماز جنازہ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسحاق صاحب نے پڑھائی یہ واہ کینٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔

عزم

غرق ہونے کیلئے موجوں سے ٹکراتا ہوں میں
کھیلتا ہوں موت سے اور زندگی پاتا ہوں میں
رات کی تاریکیاں منزل پہ چھا سکتی نہیں
نور برساتے ہیں تارے جس طرف جاتا ہوں میں
میں غلاموں کو یاد کرتا ہوں درس حریت
میرا پیشہ بغاوت ہے باغی کہلاتا ہوں میں
مجھ پہ ہوتو ہے عیاں اس وقت راز زندگی
جب نظام سلطنت کا حکم ٹھکراتا ہوں میں
نغمہ توحید گاتا ہوں کچھ اس انداز سے
خرمن باطل پہ گویا آگ برساتا ہوں میں
لرزہ بر اندام ہوتا ہے نظام کائنات
بزم کو جب اپنے سوز دل سے گرماتا ہوں میں
درد دل کی مختصر سی داستاں سن لیجئے
خود تڑپتا ہوں زمانے کو بھی تڑپاتا ہوں میں
وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے
سنت یوسف کو زندانوں میں دہراتا ہوں میں
اپنی غربت پر مجھے جانباز کتنا ناز ہے
بادشاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہوں میں

حافظ شاہد جانباز لاہور

ضروری اطلاع

پہلا شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بہت کم وقت میں اس کی تیاری صحابہؓ کے صدقے آسان ہوگئی (الحمدللہ) یقیناً اس میں بہت سی کوتائیاں ہوں گی امید ہے کہ آپ اصلاح فرمائیں گے۔ ادارہ آئندہ ان کوتائیوں کو درست کرنے کا پابند ہوگا۔ ہم آپ کے تعاون کے شکرگزار رہوں گے۔ (انشاءاللہ)

منجانب: **ادارہ نفاذ خلافت راشدہ بہاول نگر**

CS CamScanner

اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جس نے بھی حق کی صداء بلند کی اس پر مشکلات و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے شاہ ولی اللہ کو اعلائے کلمۃ اللہ کی پاداش میں اپنی انگلیاں کٹوانا پڑیں شیخ الہند کو مالٹا کی اسیری کاٹنا پڑی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے چکی پیسی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو ننگا کر کے پیٹا گیا مولانا اعظم طارقؒ کو اسی چوہنگ سینٹر میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا میں نے ان سب سے کم مشکلات برداشت کی ہیں بھائی صاحب آپ حوصلہ رکھیں انشاءاللہ ایک دن ظلم کی سیاہ رات ختم ہو جائے گی علامہ شعیب ندیم شہید پر قتل اقدام قتل اور 16 ایم پی او کے 31 مقدمات تھے آپ پر 18 مرتبہ قاتلانہ حملے ہوئے

علامہ شہید نے یہ عزم کر رکھا تھا کہ جھنگوی شہیدؒ کے پاک مشن کو پایا تکمیل تک پہنچانا ہے دشمن نے ہر حربہ استعمال کیا لیکن علامہ شہید اپنے مشن پر ڈٹے رہے علامہ شہید کو ٹیلی فون پر بار بار دھمکیاں دی گئیں دھمکی آمیز خطوط موصول ہوتے رہے لیکن کوئی طاقت آپ کو مشن جھنگویؒ سے نہ ہٹا سکی۔

مولانا علی شیر حیدریؒ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی طویل قید و بند کے خلاف شروع ہونے والی ملک گیر احتجاجی مہم کے روح رواں علامہ شعیب ندیمؒ ہی تھے

اسی جدوجہد کے سلسلہ میں پنجاب بھر سے ہوتے ہوئے 12 کو ملتان پہنچے ملتان میں ڈویژنل سطح کی احتجاجی کانفرنس تھی علامہ شعیب ندیم اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے آپؒ نے وہاں تاریخی خطاب کیا حکمرانوں کو للکارا اور قائدین کی رہائی کا مطالبہ کیا کراچی سے لے کر خیبر تک احتجاج کی دھمکی دی 13 ستمبر کو آپ ملتان سے بذریعہ ہوائی جہاز اسلام آباد آئے اپنے مخلص دوست راجہ طارق کے گھر کھانا کھایا مری مال روڈ فاروق اعظمؓ چوک میں تحفظ ناموس صحابہؓ کانفرنس تھی جہاں آپ بطور مہمان خصوصی مدعو تھے ہزاروں کی تعداد میں عوام آپ کا شدت سے انتظار کر رہے تھے آپ اپنے گن مین رضوان زمان ڈرائیور ثناء اللہ آف قلعہ دیدار سنگھ اور مجاہد اسلام سپاہ صحابہؓ راولپنڈی کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حبیب الرحمن صدیقی سمیت مری کیلئے روانہ ہوئے تو آپ کو ساتھیوں سمیت اسلام آباد میں دہشت گردوں نے شہید کر دیا

انا للہ وانا علیہ راجعون

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ مولانا اعظم طارقؒ پڑھائیں لیکن فرعون صفت حکمرانوں نے آپ کی وصیت پوری نہ ہونے دی 24 گھنٹے تک ہزاروں کا مجمع میتیں رکھ کر مولانا کا انتظار کرتا رہا آخر میتوں کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا گیا اور شہید اسلام حضرت مولانا عبداللہؒ صاحب خطیب لال مسجد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد کارکنوں کا جم غفیر میتوں کو لے کر واہ کینٹ روانہ ہو گیا اور وہاں آپ کی نماز جنازہ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسحاق صاحب نے پڑھائی یہ واہ کینٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔

عزم

غرق ہونے کیلئے موجوں سے ٹکراتا ہوں میں
کھیلتا ہوں موت سے اور زندگی پاتا ہوں میں
رات کی تاریکیاں منزل پہ چھا سکتی نہیں
نور برساتے ہیں تارے جسطرف جاتا ہوں میں
میں غلاموں کو یاد کرتا ہوں درس حریت
میرا پیشہ بغاوت ہے باغی کہلاتا ہوں میں
مجھ پہ ہوتو ہے عیاں اس وقت راز زندگی
جب نظام سلطنت کا حکم ٹھکراتا ہوں میں
نغمہ توحید گاتا ہوں کچھ اس انداز سے
خرمن باطل پہ گویا آگ برساتا ہوں میں
لرزہ بر اندام ہوتا ہے نظام کائنات
بزم کو جب اپنے سوز دل سے گرماتا ہوں میں
درد دل کی مختصر سی داستاں سن لیجئے
خود تڑپتا ہوں زمانے کو بھی تڑپاتا ہوں میں
وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے
سنت یوسف کو زندانوں میں دہراتا ہوں میں
اپنی غربت پر مجھے جانباز کتنا ناز ہے
بادشاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہوں میں

حافظ شاہد جانباز لاہور

ضروری اطلاع

پہلا شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بہت کم وقت میں اس کی تیاری صحابہؓ کے صدقے آسان ہوگئی (الحمدللہ) یقیناً اس میں بہت سی کوتائیاں ہوں گی امید ہے کہ آپ اصلاح فرمائیں گے۔ ادارہ آئندہ ان کوتائیوں کو درست کرنے کا پابند ہوگا۔ ہم آپ کے تعاون کے شکرگزار رہوں گے۔ (انشاءاللہ)

منجانب: **ادارہ نفاذ خلافت راشدہ بہاول نگر**

CS CamScanner

دفاعِ سیدنا امیر معاویہؓ

قسط وار (ابوابراہیم)

مشہور محدث ابو داؤد کے استاد حضرت ربیع بن نافع ابو قلابہ الحلبیؒ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ بن ابوسفیانؓ رسول ﷺ کے صحابہؓ کے لیے ایک پردہ ہیں۔ جب کوئی شخص اس پردے کو کھول دے گا تو اس پردے کے پیچھے جو لوگ ہیں (یعنی صحابہ کرامؓ) تو ان پر بھی وہ جرأت کرے گا۔ (البدایہ والنہایہ،ص139،ج8)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دشمنان اسلام خلفائے ثلاثہؓ پر طعن و تشنیع اور سب و شتم کے لیے سیدنا معاویہؓ کو ہی نشانہ بناتے ہیں۔ لہذا امیر معاویہؓ کے کامل دفاع میں ہی تمام صحابہؓ کا دفاع مضمر ہے۔

روافض نے جتنا اسلام اور اہلِ اسلام کو نقصان پہنچایا ہے اس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اگر اسلام آخری دین نہ ہوتا اور اس پر حفاظتِ الٰہی کی مہر نہ ہوتی تو فتنۂ رفض و تشیع اتنا سنگین تھا کہ اسلام مٹ جاتا۔ یہ کفر و نفاق کی وہ تحریک ہے جس کی بنیاد ہی فساد فی الارض ہے۔ اس تحریک سے فتنہ کی ہزاروں حکایاتِ خونچکاں وابستہ ہیں۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

''ان روافض نے دنیا میں اتنا فساد داخل کر دیا جس کے اعداد و شمار کا احاطہ رب العالمین کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسماعیلی اور نصیری ملحدین اور دوسرے باطنیہ منافقین انہی کے دروازے سے داخل ہوئے اور مسلم دشمن قوتیں مشرکین و نصاریٰ انہی کے راستے پہنچے اور انہی کی بدولت اسلامی ممالک پر مسلط ہوئے۔ عورتوں اور بچوں کو قید کیا، اموال کو لوٹا اور خون مسلم کی ہولی کھیلی۔ الغرض شیعوں کی معاونت سے امت مسلمہ پر دین و دنیا کے فساد کی قیامتیں ٹوٹ پڑیں جن کو صرف رب العالمین ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ شیعوں کا اصل مذہب منافقین اور زندیقوں کا ایجاد کردہ ہے''۔ (منہاج السنہ ج ۱، ص ۳، مقدمۃ الکتاب)

روافض کے برپا کیے گئے دیگر فسادات تو ایک طرف رہے انہوں نے اہل سنت کی تصنیفی کتابوں کے ساتھ جو ظلم کیا ہے اس کا خلاصہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی شہرہ آفاق تصنیف تحفہ اثنا عشریہ میں ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح روافض نے اہل سنت والجماعت کی کتابوں اور کتب احادیث میں تحریف کی۔ اس نے اپنی روایات داخل کیں اور عوام تو کجا خواص کو بھی دھوکے میں مبتلا کیا۔ رفض کے علماء نے تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو اہلِ سنت کے محدثین ظاہر کیا اور علمِ حدیث کو مشہور سنی محدثین سے حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اور صحیح اسناد کو حفظ کیا اور ظاہری زہد و تقویٰ سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ کیا۔ جب ان کا اعتماد اہل علم پر بحال ہو گیا تو انہوں نے یہ حرکت شروع کی کہ صحیح اور حسن احادیث کی روایات کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب کی من گھڑت اور موضوع روایات بھی خلط ملط کر دیں جس سے عوام تو کیا خواص بھی دھوکہ اور فریب کا شکار ہو گئے۔

یہ عیار لوگ یہ بھی دھوکہ دیتے ہیں کہ کسی ایسی کتاب جس میں صحابہؓ پر لعن طعن ہو اور مذہب اہلسنت کا بطلان ہو اسے خود تصنیف کر کے اس کو اہلسنت کے کسی جلیل المرتبہ عالم کی طرف منسوب کر دیتے ہیں تاکہ عوام الناس تذبذب اور مغالطہ میں مبتلا ہو جائیں۔ بعض اوقات یہ خرافات ایسی کتابوں سے نقل کرتے ہیں جو نہایت کمیاب اور ناپید ہوتی ہیں۔ تاکہ دیکھنے اور پڑھنے والا غلط فہمی میں پڑ جائے اور الجھن میں مبتلا ہو کر تردید کی بجائے سکوت اختیار کر لے۔ شیعہ علماء کی ایک جماعت بڑی کوشش سے اہلسنت کی تفاسیر اور سیرت نبوی ﷺ کی ان کتابوں میں جو علماء اور طلباء میں بہت کم مشہور ہیں ان کتابوں میں ایسی جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں جو شیعہ مذہب کی تائید اور اہلسنت مذہب کی تردید کرتی ہوں۔ اہلسنت کے مقتداؤں کے اشعار میں ملاوٹ اور جعلسازی بھی ان کی فریب کاری کا ایک طریقہ ہے۔ ان اشعار کے ہم وزن اور ہم قافیہ ایک دو شعر اپنے مفید مطلب کے گھڑ کر ان کے اشعار میں شامل کر دیتے ہیں۔ ان کا مضمون واضح طور پر شیعہ مذہب کی موافقت اور اہلسنت مذہب کی مخالفت کرتا ہے۔ اہلسنت کو گمراہ کرنے کے لیے یہ صرف شیعہ کے طریقہ واردات کے چند نمونے ہیں جب کہ شاہ عبد العزیز دہلویؒ نے شیعوں کے 107 دھوکوں اور فریب کاریوں کی نشاندہی فرمائی۔

روافض نے ہمارے معاشرے میں بے سرو پا اور فاسد رسوم کو خوب رواج دے کر سادہ لوح عوام میں ان کو حصولِ ثواب کا باعث قرار دیا ہے۔ درحقیقت ان تقریبات و رسومات کے ذریعے صحابہ کرامؓ کے ساتھ عناد اور عداوت پورا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً ماہ رجب کی 22 تاریخ کو امام جعفر صادقؒ کے نام سے کونڈے پکائے جاتے ہیں اور ظاہر یہ کیا جاتا

ہے کہ یہ امام جعفرؒ کی فاتحہ خوانی کے طور پر بطور ایصال ثواب یہ کونڈے کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز 100 فیصد غلط اور کذب بیانی ہے۔ اس رسم کے بجالانے کا مقصد ہی در اصل امیر معاویہؓ کی تاریخ وفات پر خوشی منانا اور ان کے ساتھ بغض و عداوت کا اظہار کرنا ہے۔ اسی طرح دشمنان صحابہؓ نے ایک رسم ''عید بابا شجاع'' کے نام سے قائم کی ہوئی ہے۔ وہ تاریخ ان کے ہاں عید کا یوم اور خوشی کا موقع ہوتا ہے اور بڑی دھوم دھام سے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروقؓ کے یوم شہادت پر یہ تقریب بصورتِ عید منائی جاتی ہے۔ اور بابا شجاع سے مراد ابولولو فیروز مجوسی ہے جس نے حضرت عمرؓ کو شہید کیا تھا۔ تقیہ کے طور پر یہ لوگ اسے بابا شجاع کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ایران میں ابو لولو فیروز مجوسی کے مزار پر عقیدت مندوں کا کم و بیش اسی طرح جمگھٹا رہتا ہے جیسا کہ لاہور میں حضرت علی ہجویریؒ کے مزار پر۔ دشمنان صحابہؓ کے ہاں ایک اور رسم بھی رائج ہے جو کہ بڑے شاندار طریقہ سے منائی جاتی ہے اس کا نام ''عید غدیر'' ہے۔ عوام میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ 18 ذوالحجہ کے روز جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو غدیر کے مقام پر منصب خلافت و امامت عطا فرمائی اور دستار مبارک حضرت علیؓ کے سر پر رکھی تھی اس سلسلہ میں یہ تمام خوشیاں بنامِ عید غدیر منائی جاتی ہیں۔ اس عید کی حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ کو خلیفہ ثالث داماد نبی ﷺ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کو سبائی مخالفین نے نہایت بے دردی سے شہید کیا تھا۔ چنانچہ سیدنا عثمانؓ کی وفات کی خوشی میں یہ تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

اہلِ اسلام کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ روافض کی ان رسومات میں شامل ہونے سے اجتناب کریں اور اپنے دین و ایمان کو محفوظ رکھنے کی فکر کریں اور اتباع سنت کو اپنا معمول بنائیں۔ اہل سنت کے ہاں صحابہؓ اور اہلِ بیت میں کوئی فرق نہیں یہ سب کے سب عند اللہ مقبول اور جنتی ہیں۔ اہلسنت والجماعت کا تو طرۂ امتیاز اور افتخار ہی یہ ہے کہ وہ حضرات صحابہ کرامؓ اور اہلبیتؓ دونوں

> خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروقؓ کے یوم شہادت پر یہ تقریب بصورتِ عید منائی جاتی ہے۔ اور بابا شجاع سے مراد ابولولو فیروز مجوسی ہے جس نے حضرت عمرؓ کو شہید کیا تھا۔ تقیہ کے طور پر یہ لوگ اسے بابا شجاع کے نام سے یاد کرتے ہیں

کے غلام ہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ ہدایت کے ستارے ہیں تو اہل بیتِ اطہارؓ سفینۂ نجات و فلاح ہیں۔ یہ سب کے سب ہدایت کے دمکتے ہوئے ستارے اور گلستانِ رسالت ﷺ کے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔ الغرض جس طرح صحابہ کرامؓ واجب الاحترام ہیں اسی طرح اہل بیتِ عظامؓ بھی واجب التعظیم ہیں۔ رب العزت ہمیں ان کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ حضراتِ صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شرف و کمال، عزت و افتخار، فضیلت و منقبت میں سوائے انبیائے کرام علیہم السلام کے باقی ساری کائنات سے افضل ہیں۔ لہذا اصحابہؓ و اہل بیتؓ کی توہین و تنقیص اور ان کی شان میں بدگوئی اور ہرزہ سرائی نہ صرف حضور اکرم ﷺ کی توہین و تنقیص ہے بلکہ انتخاب باری تعالیٰ کا بھی انکار ہے۔ صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ کے عالی مرتبت ہونے کی حقیقی اور واحد بنیاد وہ خاص الخاص نسبت ہے جو انہیں رسول اللہ ﷺ سے حاصل ہے۔ اس میں کوئی طبقہ ان کا شریک نہیں۔ ان کے ذاتی اوصاف اور شخصی کمالات ان کے مرتبے میں اضافہ تو کرتے ہیں مگر ان کے مرتبے کی ان کے ذاتی اوصاف بنیاد نہیں ہیں۔ کیونکہ درجہ صحابیت کسی عمل یا صفت سے نہیں ملتا بلکہ یہ اللہ کی طرف سے عطا کردہ منصب ہے۔ اہل تشیع اور شیعی الفکر لوگوں نے صحابہ کرام خصوصاً امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہؓ پر الزامات کا جو انبار لگایا ہے وہ درحقیقت سیاق و سباق سے ہٹ کر من گھڑت قصے کہانیاں رافضیوں کی کتب سے نقل کر کے سادہ لوح مسلمانوں میں پھیلایا۔ جنہیں کوئی سلیم العقل انسان تسلیم نہیں کر سکتا۔ مگر چونکہ معاشرے کے مروجہ لادینی ماحول میں حُبِ علیؓ کے دھوکہ میں بغضِ معاویہؓ نے ایک باقاعدہ عقیدے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ لہذا اس کی تردید ایک اہم دینی ضرورت ہے تاکہ عوام الناس شیعہ کی خرافات پڑھ کر مغالطہ میں مبتلا ہو کر صحابہ کرامؓ خصوصاً سیدنا معاویہؓ کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہ ہو جائیں۔

مقام صحابیت کے دفاع، خصوصاً امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں پھیلائے گئے شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے یہ مقالہ مرتب کیا گیا ہے۔ تاکہ اہل تشیع اور ان کے ہم نوا گمراہ ٹولے نے خلیفۂ راشد امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہؓ پر جو غلیظ ترین الزامات لگائے ہیں ان کی تردید کی جائے جو کہ لازم تھی۔ تاکہ اہل ایمان کے سامنے تصویر کا دوسرا اور حقیقی رُخ آ جائے اور وہ صحیح حقائق سے آگاہ ہو کر ان کے شر اور گمراہ کن پروپیگنڈے سے محفوظ ہو سکے۔

CS CamScanner

یوم دفاع وطن کی آزادی اور آزادی کا بے لوث رکھوالا

تحریر: مولانا محمد ریاض جھنگوی

آج سے کوئی 65یا70 سال قبل کا برصغیر پاک و ہند ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وطن کی آزادی کے لئے قربان ہونے والا خون فیصلہ کن وادی میں داخل ہوگیا تھا پاسبان برصغیر کی آزادی سلب کرنے والوں کے قدم اکھڑ چکے تھے ہر گلی کوچہ بستی وقریہ شہرودیہات کے درودیوار آزادی کے نعرہ مستانہ سے گونج اٹھے۔ کیا مرد' کیا عورتیں کیا بوڑھے' کیا جوان' کیا عمر رسیدہ' کیا کمسن بچے ہر شخص ہی وطن کی آزادی کے لئے سروں پر کفن باندھ کر فیصلہ کن تحریک میں شامل ہوگیا۔لاکھوں فرزندان توحید قربان ہوئے عصمت مآب خواتین اسلام کی لازوال قربانی لگی۔ ماؤں کے معصوم بچے ذبح ہوئے' بے شمار گھر ویران اور جوانیاں پامال ہوئیں زندان نے آزادی وطن کے لئے جوانوں کو بوڑھا اور دار کو سیراب ہوتے دیکھا تاریخ کا ہمہ قسم کا ظلم برداشت کرنے کے بعد بالآخر انگریز کے غاصب و ناپاک عزائم خاک ہوئے اور فرزندان توحید کو پاک سرزمین کا خطہ آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے میسر آیا وہ دن اہل اسلام کے لئے کس قدر خوشی ومسرت کا دن تھا جب رمضان المبارک جیسے مبارک مہینے میں 14 اگست 1947ء کو علم وعمل کے عظیم پیکر حضرت اقدس مولانا شرف علی تھانویؒ کے تربیت یافتہ حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے کراچی میں پاکستان کا خوبصورت سبز ہلالی پرچم علم فضا میں لہرا کا قوم کو آزادی کا مژدہ سنایا تھا۔

محترم حضرات! آزادی کی درست قیمت تو وہی بتا سکتا ہے جس کا خون جگر اس تحریک کی سیرابی میں کام آیا ہو اور جن کی اولادیں اس راہ میں راہی اجل ہوئی ہوں ایسے لوگ آج بھی خال خال دستیاب ہیں جو اس عظیم نعمت سے فیض یاب ہونے کے لئے اپنا وطن مال اور زندگی کا سب سرمایہ چھوڑ کر چل دیئے پھر راہ زندگی میں جو درندگی انہوں نے دیکھی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

الحمدللہ باسیان وطن کو آزادی کی یہ دولت نصیب تو ہو گئی مگر ملت وقوم سے خداواسطے کا بیر رکھنے والا اسلام کا دشمن بھلا کہاں برداشت کرسکتا تھا کہ فرزندان اسلام امن وکون کے ساتھ آزاد رہیں اور آزادی کے ساتھ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوں چنانچہ امت محمدیہ کو غلامی کے شکنجے میں کسنے کے لئے رات دن سازشوں کے جال بچھائے جاتے رہے حتی کہ ایک ایسا کڑا وقت بھی آن پہنچا کہ آزادی کی دولت باسیان وطن کے قدموں تلے سرسرکنے لگی منصوبہ سازوں نے اپنا ہوم ورک مکمل کرلیا عملی اقدام کے طور پر قومی اداروں پر ریہرسل کا تجربہ دہرایا گیا ایک غیر ملکی انقلاب مسلط کر کے قومی آزادی کو ویران کرنے کے لئے تیاریاں ہر طرح سے مکمل کر لی گئیں صورتحال یہاں تک جا پہنچی کہ کھلے بندوں غیر ملکی انقلاب برپا کرنے کا اعلان قومی اخبارات میں شائع ہونے لگ گیا اس صورت حال پر یقیناً قومی درد رکھنے والے رہنما بے حد پریشان تھے اس لٹتی آزادی اور ویران ہوتی قومی آبرو پر کے لئے شاید کسی کے پاس کچھ نہیں تھا۔ ارباب فہم ودانش پاسبان وطن عزیز کے مزاج سے بخوبی واقف ہیں بھولی بھالی اور سادہ قوم رہبرورہزن کے امتیاز وفرق سے ناآشنا ہی رہی ہے۔ شاید کریم مالک کو اس قوم کی سادگی پر ترس آگیا یا پھر اسلام کی محبت سینے میں لئے وطن عزیز کی طرف ہجرت کر کے آنے والوں کی لازوال قربانیاں اس کا باعث ہوئیں کہ اس قوم کو رب قدیر نے امیر عزیمت جیسا رہنما عطا فرمادیا۔

امیر عزیمت شہید کی قومی خدمات: سادگی و بناوٹ وتصنع بازی سے کوسوں دور سرزمین جھنگ جیسے محبتوں کا شہر جانا جاتا ہے۔ اس ضلع کے دیہات سے اک مرد قلندر اٹھا اور علامہ شبیر عثمانیؒ کے لہرائے جانے والے علم آزادی کو پامال ہوتا دیکھ کر وہ تڑپ گیا، وطن عزیز کسی دوسرے ملک کا انقلاب مسلط ہو جائے اور اس پر پوری قوم خاموش رہے۔ یہ بات امیر عزیمت شہید کے لئے حیرت کا باعث بنی چنانچہ اپنی قومی آزادی کا تحفظ کرنے کی خاطر وہ ایسی مزہبی و سیاسی جماعتوں کی طرف بڑھے جو ملک میں نظریہ پاکستان کے ہی پہرے دار شمار ہوتے تھے، جب وہاں پر قومی آزادی پر شب خون مار کر غیر ملکی انقلاب مسلط کرنے والوں کے

لاکھوں فرزندان توحید قربان ہوئے عصمت مآب خواتین اسلام کی لازوال قربانی لگی' ماؤں کے معصوم بچے ذبح ہوئے' بے شمار گھر ویران اور جوانیاں پامال ہوئیں' زندان نے آزادی وطن کے لئے جوانوں کو بوڑھا اور دار کو سیراب ہوتے دیکھا تاریخ کا ہمہ قسم کا ظلم برداشت کرنے کے بعد بالآخر انگریز کے غاصب وناپاک عزائم خاک ہوئے اور فرزندان توحید کو پاک سرزمین کا خطہ آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے میسر آیا

پاکستان کا محبوب پہرے دار وطن کا شیر دل فرزند آگے بڑھا اور تن تنہا ظلم کے پہاڑ چیر کر قومی آزادی کا علم سرنگوں ہونے سے بچا لیا اس نے آزادی وطن پر حملہ آور اور غیر ملکی انقلاب کو روکنے میں کیا کچھ قربان کیا؟ یہ دردناک باب اور الم ناک تاریخ ہے جسے چند لفظوں میں سمیٹا نہیں جا سکتا بس یوں جان لیجئے کہ وہ شمع کی طرح پگھل کر قوم کو غفلت کی اندھیر نگری میں راہ یاب کر گیا

خلاف امیر عزیمت" نے صدائے احتجاج بلند کی تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ خود انہے صفوں سے غیر ملکی انقلاب کے زد کرید سامنے آ کھڑے ہوئے۔ اس مرد قلندر نے اپنی ملت کی ابرو اور قومی آزادی کا تحفظ کرنے کے لئے قومی اداروں کو صدا دی مگر جواب میں اسے زندان کی اسیری، مقدمات اور ناقابل بیان تشدد کا فرقہ واریت، بنیاد پرست وغیرہ جیسے نعروں کا تغمہ ملا۔ اس نے سیاسی جماعتوں کے سامنے قوم کی لٹتی آزادی کا نغمہ پڑھا تو وہاں سے مفاد پرست مہربانوں کے چہرے دکھائی دئے؛ جب قوم کے سہروں کا یہ حال دیکھا تو وطن کی آبرو پر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے والا عظیم انسان براہ راست قوم کی عدالت میں حاضر ہو گیا۔

6 ستمبر کا تاریخی دن اور قومی رہنما کا تاریخی فیصلہ

وطن عزیز کے باسی 6 ستمبر کا دن یوم دفاع کے طور دفاع کے طور پر مناتے ہیں۔ گویا اس دن اپنا کو بتایا جاتا ہے کہ ہم اپنے ملک کی آزادی کا تحفظ اور روشن کے حملہ کرنے کی صورت میں اپنے وطن کا دفاع کریں گے۔ یہ کس قدر حیرت کا مقام تھا کہ قوم 6 ستمبر کو یوم دفاع منا کر بزم خود خوشی تھی کہ ہم نے اپنی آزادی کا تحفظ کو دفاع کر لیا حالانکہ آزادی کے دشمن نہ صرف سازشوں کا جالبھجا کر آزادی سلب کرنے کے قریب پہنچ چکے تھے بلکہ اعلانیہ غیر ملکی انقلاب کو پاک سرزمین پر مسلط کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ مگر عملی طور پر اقدام کرنے کی بجائے یوم دفاع کے نام پر سر بس چند ترانے اور نغمے گا کر خوش ہو رہے تھے۔ قوم سادگی پر جگر کباب کرنے والا وطن عزیز کا وہ کیسا محبوب فرزند تھا جس نے 6 ستمبر 1985 کو ہی چند محبّ وطن جوانوں کو جمع کر کے ایک جماعت کی بنیاد رکھی اور پھر میدان عمل میں نکل کر قومی آزادی پر پہرہ دینے کا حق ادا کر دیا چنانچہ واقفان احوال اچھی طرح آگاہ ہیں کہ جب راہنماوں، سیاسی قائدین، مزہب کے نام پر سیاست کرنے والے حضرات، قومی اداروں اور ارباب حل وعقد نے اپنے طرز عمل سے ایک غیر ملکی انقلاب کو ٹھنڈے پیٹوں ہضم کرنے کا عزم کے لیا اور ایک انقلان کی طرح پاکستانی آزادی کو بہانے کے عزم سے بہتا اور مسلسل آگے کی طرف بڑھنت چلا آیا تب قوم کا غیرت مند فرزند اوع آزاد پاکستان کا محبوب پہرے دار وطن کا شیر دل فرزند آگے بڑھا اور تن تنہا ظلم کے پہاڑ چیر کر قومی آزادی کا علم سرنگوں ہونے سے بچا لیا اس نے آزادی وطن پر حملہ آور اور غیر ملکی انقلاب کو روکنے میں کیا کچھ قربان کیا؟ یہ دردناک باب اور الم ناک تاریخ ہے جسے چند لفظوں میں سمیٹا نہیں جا سکتا بس یوں جان لیجئے کہ وہ شمع کی طرح پگھل کر قوم کو غفلت کی اندھیر نگری میں راہ یاب کر گیا جس آزادی کا لقمہ پاسبان وطن چبا رہے ہیں اس کا پس منظر لحہ لحہ قربانیوں کی چکیوں میں پستے گزرا ہے وہ دانہ جو زمین میں ڈال کر مٹی میں دبایا گیا کبھی وہ بالیوں کے بوجھ سمیت درانتیوں سے کاٹا گیا تو کبھی مشینوں میں کچل دیا گیا تب دانہ و بھوسہ الگ ہوئے پھر دانہ کو مزید چکی میں ڈال کر یوں پیس دیا گیا کہ حالت ہی بدل گئی جب آٹا بنا تب پھر پانی ڈال کر اسے مکے سے دبایا گیا کہ گوندھ دیا گیا پھر اسی قربانیوں کی چکیوں میں پسنے والے کو پھر جلتی آگ پر ڈال دیا گیا تب جا کر کھانے کا لقمہ بنا جی ہاں وہ غیر ملکی انقلاب کے بوٹوں تلے آزادی کو روند دیا جانا گوارا نہ کر سکتا تھا تب ہی تو قوم یوم دفاع والے دن چند جوانوں کو ایک جماعت لی لڑی میں پرو لایا اور ملکی آزادی کا دفاع کرنے کے لئے کبھی گلیوں میں گھسیٹا گیا تو کبھی مادر زاد ننگا کر کے مارا گیا کبھی الٹا لٹکا دیا گیا تو کبھی جیل میں پاؤ پاؤ کچی مرچیں پانی میں گھول کر پیٹ میں انڈیل دی گئیں کبھی پاؤں میں زنجیر ڈال کر باندھا گیا تو بھی جیل کے ویرانے میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا سیکڑوں جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے بارہا جیل میں ڈالا گیا ہر طرح کا ظلم اس کے وجود ناتواں پر آزما ڈالا گیا مگر وہ اپنے وطن کی آزادی اور غیر ملکی انقلاب پاکستان میں برآمد کرنے کی بابت کبھی سودا نہ کر سکا وہ غیر ملکی انقلاب کے نقاب

زندگی بھر ظلم سہنے کے بعد بالآخر وہ خود بھی جام شہادت نوش کر گیا

تقیہ کو تار تار کرتا تو کبھی اس انقلاب کی گھناؤنی شکل پر تلملا اٹھتا۔ اس کے سوز بیان نے غفلت میں ڈوبی قوم کو ایک غیور قوم کے ناقابل تسخیر جتھے میں تبدیل کر دیا اس مرد آہن کی تڑپتی صدا نے قوم کو تڑپا کے رکھ دیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ وطن کے حلالی فرزند نے اپنے قومی اعزاز اور تمغہ آزادی کو غیر ملکی بوٹوں تلے پامال ہونے سے بجا طور پر بچا لیا اگرچہ اسکی پاداش میں زندگی بھر ظلم سہنے کے بعد بالآخر وہ خود بھی جام شہادت نوش کر گیا مگر یہ بات بھی اپنی جگہ سورج نصف النہار کی طرح بالکل عیاں ہے کہ اس غیرت مند محسن کی یہ تحریک نہ ہوتی تو پاکستان بھی آج شام کا منظر پیش کر رہا ہوتا۔ اعاذ نا اللہ منھا

ایک مظلوم، بے بس، قیدی کی زندان سے پکار

ہارون الرشید بھٹی

جیل کی سلاخیں، زندان کی دیواریں، قید خانوں کے پھاٹک، ہتھکڑیوں کی جکڑ، بیڑیوں کی پکڑ اور اسارت کی تنہائیاں کبھی بھی قافلہ اہل حق سے وابستہ افراد کے لئے اجنبی چیزیں نہیں رہیں، اپنی جان ہتھیلی پر رکھے، کھلے میدانوں میں ظلم وستم سے ٹکرانے والے، جب سلاخوں کے پیچھے تنگ و تاریک اور تعفن زدہ ماحول میں دھکیل دیئے گئے تو اس کڑے وقت میں بھی انہوں نے اپنے صبرواستقامت پر آنچ نہیں آنے دی، اس "سلسلہ الذہب" میں حضرت یوسفؑ، حضرت ولیدؓ بن ولیدؓ، حضرت مسلمہؓ بن ہشام، حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہؓ سمیت امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ جیسی جلیل القدر ہستیاں شامل ہیں۔ اہل وفا کا یہ قافلہ سخت جان آج بھی حق صداقت کی کٹھن راہ اور قربانیوں کی کڑی دھوپ میں محوِ سفر ہے۔

وہ مصر کا قید خانہ ہو یا شعب ابی طالب کی تلخیاں وہ بغداد کی جیل ہو یا گوالیار کا قلعہ، وہ مالٹا کا جزیرہ ہو یا رسوائے زمانہ کالا پانی، وہ شبرغان ہو یا گوانتاناموبے، لوہے کے آہنی پنجرے وہ تہاڑ جیل ہو یا سری نگر کے عقوبت خانے، ہر سمت بکھرے نشانات قدم بتارہے ہیں کہ انہیں پتھروں پر چل کر اگر آ سکو تو آؤ میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

اپنے دیس میں بسنے والے ان پردیس کے باسیوں کا غم والم نہیں سمجھ سکتے۔ آرام دہ اور نرم گداز بستروں پر لیٹنے والے سخت اور سرد فرش پر سونے والوں کا تصور نہیں کر سکتے وسیع اور کشادہ مکانات کے مکین ان قبر نما 4x4 کی کوٹھڑیوں میں مقیم لوگوں کا درد نہیں بانٹ سکتے۔ مگر انہوں نے اتنی بے اعتنائی، وفاداروں سے اتنی بے وفائی اور آشناؤں سے اتنی کج ادائی تو کبھی بھی مسلمانوں کی عادت اور فطرت نہ تھی۔ اللہ جل جلالہ کا قرآن مجید میں ارشاد گرامی ہے کہ "اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں نہیں لڑتے، ان کمزوروں کی خاطر جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں"۔ (النساء 75)

> حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کرواؤ (صحیح البخاری حدیث نمبر 4373)

معروف مفسر امام محمد المالکی القرطبیؒ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قیدیوں کو رہا کروائیں، خواہ وہ قتال کے ذریعے ہو یا مال و دولت خرچ کرنے کے ذریعے پھر اس کے لئے مال خرچ کرنا زیادہ واجب ہے کیونکہ اموال جانوں سے کمتر ہیں" (تفسیر قرطبی جلد نمبر 5 صفحہ 268)

دوسری جگہ فرماتے ہیں "ہمارے علماء کا کہنا ہے کہ قیدیوں کو رہا کروانا واجب ہے اگرچہ ایک درہم خرچ کرنے کے ذریعے پھر اس کے لئے مال خرچ کرنا زیادہ واجب ہے کیونکہ اموال، جانوں سے کمتر ہیں" تفسیر قرطبی جلد نمبر 5 صفحہ 268)

دوسری جگہ فرماتے ہیں "ہمارے علماء کا کہنا ہے کہ قیدیوں کو رہا کروانا واجب ہے اگرچہ ایک درہم بھی باقی نہ بچے۔ علامہ ابن خویزؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیدیوں کو چھڑوانا واجب ہے، اس سلسلے میں کئی آثار منقول ہیں کہ نبی

> **قبر نما 4x4 کی کوٹھڑیوں میں مقیم لوگوں کا درد نہیں بانٹ سکتے**

کریم خود قیدیوں کو چھڑواتے اور مسلمانوں کو قیدی چھڑوانے کا حکم دیا۔ مسلمان ہمیشہ اسی پر عمل کرتے رہے ہیں اور اس پر سب کا اجماع ہے۔ بیت المال سے قیدیوں کا فدیہ دیکر ان کو رہا کروانا واجب ہے۔ اگر بیت المال نہ ہو تو یہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے البتہ اگر کچھ لوگ اس فرض کو پورا کرلیں گے تو باقی لوگ گناہ سے بچ جائینگے۔ (تفسیر قرطبی جلد نمبر 2 صفحہ 26) اس تحریر میں جس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے وہ جناب نبی کریم کا یہ ارشاد گرامی ہے "حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کرواؤ (صحیح البخاری حدیث نمبر 4373)

امام ابوبکر الجصاص الحنفی لکھتے ہیں "یہ حکم کہ قیدیوں کو فدیہ دیکر چھڑوایا جائے ہمارے لئے بھی ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے درمیان یہ دستاویز لکھی تھی کہ وہ ایک دوسرے کی دیت ادا کریں گے اور قیدی کا فدیہ ادا کرینگے معروف طریقے کے مطابق (القرآن 85/1) علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں قیدیوں کو چھڑوانا بڑے واجبات میں سے ہے اور اس سلسلہ میں وقف شدہ اور دیگر مال کو خرچ کرنا بہترین نیکیوں میں سے ہے (فتاویٰ ابن تیمیہ 635/28)

امام نووی شافعیؒ رقم طراز ہیں "اگر کافر ایک یا کئی مسلمانوں کو گرفتار کرلیں تو کیا (جہاد فرض ہو جانے

> **علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ کہتے ہیں ''مسلمانوں کے قیدیوں کا فدیہ دینا واجب ہے' فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ قیدی چھڑوانے کے لئے لڑائی کرنا واجب ہے۔ اگر ہم اس کے ذریعے قیدی چھڑا سکتے ہوں'' (المغنی 228/9)**

میں اس کا حکم بھی وہی ہے جو کفار کا دارالسلام میں داخل ہونے کا ہے؟ اس بارے میں دو رائے ہیں اس دونوں میں سے صحیح بات یہ ہے کہ جی ہاں! اس کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ ایک مسلمان کی حرمت جگہ کی حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔ (روضۃ الطالبین 216/10)

علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ کہتے ہیں ''مسلمانوں کے قیدیوں کا فدیہ دینا واجب ہے' فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ قیدی چھڑوانے کے لئے لڑائی کرنا واجب ہے۔ اگر ہم اس کے ذریعے قیدی چھڑا سکتے ہوں'' (المغنی 228/9)

علامہ ابن العربیؒ شرعی حکم اور مسلمانوں کی حالت زار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر ہم اپنی تعداد کے ذریعے قیدیوں کو چھڑوا سکتے ہیں تو ہم میں سے کسی آنکھ جھپکنے والے کو باقی نہیں رہنا چاہئے یا ہمیں اپنا تمام مال ان کے لئے خرچ کر دینا چاہئے۔ یہاں تک کہ کسی کے پاس ایک درہم بھی نہ رہے پس اناللہ وانا الیہ راجعون اس بات پر کہ لوگوں کے بھائی دشمن کی قید میں ہیں اور انہوں نے اپنے پاس بے شمار' فالتو اموال اور طاقت جمع کر رکھی'' (احکام القرآن 440/2)

یہ ہیں قرآن وسنت کی نصوص اور فقہاء کرام کی آراء گرامی جو ہمیں غفلت اور بے حسی سے جھنجھوڑ رہی ہیں ہمیں' وہ فرض یاد دلا رہی ہیں جو بحیثیت مجموعی ہم چھوڑ چکے ہیں' کفار کے قید خانوں میں لٹتی عزتیں' بہتے آنسو' گرم لہو کے قطرے اور دردناک چیخیں ہمیں اس بڑھیا کی طرح راستہ روک کر پوچھ رہی ہیں جس بڑھیا نے سلطان محمد تغلق کو ایک پل پر روکتے ہوئے کہا تھا ''سلطان! میرا فیصلہ اس پل پر کرو گے یا قیامت کے دن پل صراط پر؟'' مسلمان قیدیوں کے حالات کو پریشان خیالی سمجھ کر جھٹک دینے والوں کو اس پر بھی غور کر لینا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے دشمن کے ہاتھوں سے کسی مسلمان قیدی کو فدیہ دیکر چھڑوایا تو میں محمدؐ وہی قیدی ہوں'' (طبرانی ومجمع الزوائد بحوالہ فضائل جہاد 504) مقام عبرت یہ ہے کہ جناب نبی کریمؐ تو ایک مسلمان قیدی کی آزادی پر خوشی کا یوں اظہار فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس اس موضوع سے دلچسپی کے لئے کچھ نہ ہے۔ مسلمانوں کا ایک دور وہ تھا کفار کی قید میں ایک عورت پکارتی تو اسلامی دارالحکومت سمیت پوری مملکت اسلامیہ میں زلزلہ برپا ہو جاتا۔ اپنے قیدی بھائیوں کی خاطر لشکر روانہ کیے جاتے ان کی آزادی اور رہائی کی تدابیر کی جاتیں' جیل خانے کی سلاخوں کے پیچھے ان تک ضروریات زندگی پہنچانے کی کوششیں ہوتیں ایک یہ دور ہے کہ مشرق ومغرب ہر سمت میں مسلمان قید خانوں میں سسک رہے ہیں جو جوانیاں دم توڑ رہی ہیں وحشیانہ ظلم وستم آئے روز بڑھ رہا ہے انسانی حقوق کے نام نہاد چیمپئن خود حیوانیت کو بھی شرما رہے ہیں مگر پچاس سے زیادہ اسلامی ممالک میں بسنے والے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے پاس ان قیدیوں کے لئے کچھ نہیں اور اگر کچھ ہے تو چند طنزیہ فقرے اور کچھ بے سروپا باتیں۔۔۔

یہ تو وہ لوگ ہیں جو اپنا آج اپنے کل پر قربان کر چکے۔ جنہوں نے اپنے ماضی وحال کو نچھاور کر کے قوم کے مستقبل کو محفوظ کر دیا۔ یہ تو ان جانثار اور وفا شعار انسانوں کا پیغام ہے جن کی ہر شب ہجر اور ہر روز فراق ہے یہ تو وہ آہیں اور چیخیں ہیں جو آپ سے چھپائی جا رہی ہیں یہ ان مسلمانوں کا پیغام ہے جو اپنے حصے سے بہت زیادہ ادا کر چکے اور اب آپ کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کاش کہ کانوں والے اس نوائے زنداں کو سن سکیں اور دل ودماغ رکھنے والے اس کو سمجھ سکیں جنہیں قرآن وحدیث نے ہمارا بھائی کہا۔ وہ بلاشبہ ہمارے عزیز ترین بھائی ہیں یقیناً آپ میرا پیغام پڑھ کر اس ابدی اور لازوال رشتے کی لاج رکھیں گے۔

بیشک کمزور لوگوں کا سچ خزاں کے خشک پتوں سا ہوتا ہے جسے طاقتور اپنے پاؤں تلے روند کر خاک میں ملا دیتے ہیں لیکن ایک دن جیت اسی خاک آلود سچ کی ہوتی ہے یہی سچ سرخرو ہوتا ہے۔ وہ مجھ سا حقیر ہو یا کسی بڑی شخصیت اللہ تعالیٰ کا حکم اور آپ ﷺ کے فرمان سب کے لئے یکساں ہوتا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے حق سچ کی جیت تو یقینا ہے۔ یا پھر اس وقت کا انتظار کیا جائے جب بد اور نیک الگ الگ ہوں گے، حق اور باطل الگ الگ ہوں گے۔

بادلوں سے آواز آئی

از قلم: شیخ محمد عمر آف میاں چنوں

چلو مدینے! عمر نے بلایا ہے، چلو مدینے عمر نے بلایا ہے

حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت (۱۸ھ) میں پورے جزیرۂ عرب میں ایسا قحط پڑا کہ کھانے پینے کی چیزیں بھی کسی قیمت پر نہیں ملیں، فاقوں کی شدت کی وجہ سے لوگ انتقال کر رہے تھے، اسی دوران حضرت عمرؓ کو یہ اطلاع ملی کہ مصر کے اندر بے شمار پیداوار ہے اور مصر اس سے پہلے فتح ہو چکا تھا اور حضرت عمرو بن العاصؓ وہاں کے گورنر تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو خط لکھا کہ: ''یہاں حجاز میں بالکل غلہ نہیں ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ مصر میں بہت غلہ ہے، لہٰذا یہاں والوں کیلئے وہاں سے غلہ بھیجو''

گورنر صاحب نے جواب تحریر فرمایا:

''آپ مطمئن رہیں میں اتنا بڑا قافلہ غلے سے لدوا کر بھیجوں گا کہ اس کا پہلا اونٹ مدینہ میں اتر رہا ہوگا اور آخری اونٹ مصر میں لدر ہا ہوگا''

مصر اور حجاز کا ایک مہینے کا راستہ ہے۔ جو اس زمانے میں اونٹوں کے ذریعے طے کیا جاتا تھا۔ یہ سارا راستہ غلہ کے اونٹوں سے بھر دوں گا۔ چنانچہ غلہ آیا اور اتنا ہی آیا اور مدینہ پاک میں اور اطراف میں منادی کروادی گئی کہ جس کا جی چاہے حضرت عمرؓ کے دسترخوان پر کھانا کھائے اور جس کا جی چاہے اپنا راشن اپنے گھر لے جائے چنانچہ ہزار ہا لوگوں نے وہیں دسترخوان پر کھانا کھایا اور بہت سے گھر لے گئے۔

ایک صحابیؓ جو جنگل میں اپنے رٹھان (ٹھکانے) پر رہتے تھے انہوں نے بھی آنے جانے والوں سے سنا کہ مدینہ پاک میں غلہ آگیا ہے اور تقسیم ہو رہا ہے ان کے پاس ایک بکری تھی، انہوں نے سوچا کہ میں چلا جاؤں گا، اور اکیلی بکری کو کوئی جانور وغیرہ کھا جائے گا۔ لاؤ بکری کو ذبح کرلوں اور کھالوں چلنے کی کچھ طاقت آجائے گی۔ چنانچہ بکری کو ذبح کیا تو ایک قطرہ بھی خون نہ نکلا یہ منظر دیکھ کر وہ صحابی رو پڑے اور روتے روتے گر گئے اور گر کر نیند آگئی۔ نیند میں انہوں نے دیکھا کہ رسول پاک ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ: عمرؓ کے پاس جاؤ اور میری طرف سے سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ تو بڑا عقلمند تھا تیری عقل کو کیا ہوا؟ یہ صحابی اٹھے اور گرتے پڑتے مدینہ طیبہ پہنچے اور حضرت عمرؓ کے دروازے پر دستک دی اور کہا: ''رسول اللہ ﷺ کا قاصد اجازت طلب کرتا ہے''

حضرت عمرؓ ننگے پیر مکان کے باہر تک آئے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے خواب کا پورا قصہ بیان کیا، حضرت عمرؓ سن کر لرز گئے اور کہنے لگے کہ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی؟ اسی وقت مدینہ پاک میں جو اہل الرائے تھے ان کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا کہ بھائی! بار بار میں تم لوگوں سے کہتا رہا کہ اگر مجھ سے کوئی چوک ہو جائے تو مجھے متنبہ کر دیا جائے مگر تم لوگوں نے مجھے متنبہ نہیں کیا۔ میرے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ پیغام بھیجا ہے، بتاؤ! مجھ سے کیا غلطی ہوئی صحابہؓ نے کہا کہ ہماری سمجھ میں تو کوئی غلطی نہیں آتی، ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میری سمجھ میں ایک بات آئی ہے کہ آپ کے ملک میں قحط پڑ رہا تھا اور غلہ نہیں تھا اور لوگ بھوک کی وجہ سے مر رہے تھے، مگر بجائے اس کے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے مانگتے آپ نے اپنے گورنر اور اپنے ہی جیسے انسان سے درخواست کی، یہ ہے وہ غلطی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: واقعۃً یہی غلطی ہے پھر سب نے کہا کہ واقعی یہی غلطی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اسی وقت دعا مانگی اپنی خطا کی معافی چاہی، دعا کا کرنا تھا کہ آسمان کے بادلوں میں کھلبلی مچ گئی اور دوڑ لگ گئی اور ہر بادل ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا:

؎ چلو مدینے عمرؓ نے بلایا ہے چلو مدینے عمرؓ نے بلایا ہے

(تاریخ کامل: جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، آخرت کی یاد ملفوظات حضرت اقدس مولانا افتخار الحسن کاندھلویؒ ص ۶۰)

ایک ملاقات بریلوی مسلک کے جید اور نامور خطیب علامہ منیر احمد یوسفی صاحب سے۔

ملاقات: حافظ شاہد، حافظ بشیر، حافظ زبیر۔

بریلوی مکتبہ فکر کی نامور شخصیت علامہ منیر احمد یوسفی کی ادارہ نفاذ خلافت راشدہ کی ٹیم سے ایک مختصر سی نشست ہوئی۔ علامہ صاحب ایک بزرگ شخصیت ہیں۔ زیادہ تر وقت درس و تدریس، درس قرآن و دیگر دینی مصروفیت میں گزارتے ہیں۔ علامہ صاحب سے اس نشست میں مختصر سی گفتگو ہوئی جو کہ حاضر خدمت ہے۔

س: علامہ صاحب صحابہؓ کرام کیا ایمان کا حصہ ہیں؟

ج: بالکل ایمان کا حصہ ہیں بلکہ جو ان کو ایمان کا حصہ نہیں مانتا میں اسے مسلمان ماننے کو تیار نہیں ہوں۔

س: جو لوگ صحابہؓ کی توہین کرتے ہیں ان کے بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج: ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

س: تحریک ناموس صحابہؓ کے ساتھ کام کرنے والوں کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ج: تحریک تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ میں کام کرنے والے عظیم لوگ ہیں۔ میں ان لوگوں کو سلام عقیدت، سلام محبت پیش کرتا ہوں اور دن رات ان کے لئے دعا گو ہوں،

س: آپ نفاذ خلافت راشدہ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ج: یہ ایک مذہبی جماعتوں کا نمائندہ اور ترجمان رسالہ ہے۔ اس میں بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث مسالک کا ترجمان ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پھیلانا اور پہنچانا چاہئے۔

س: قارئین نفاذ خلافت راشدہ کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

ج: میرا یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ آپ ﷺ سے محبت، آپ ﷺ کے شاگردوں یعنی صحابہؓ سے محبت، آپ ﷺ کے اہل بیتؓ سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جو ان سے محبت نہیں کرتا اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری دعائیں آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

مولانا اکبر سعید کے قتل میں کالعدم جماعت ملوث ہے

تحقیقاتی اداروں نے اہلسنت والجماعت کے رہنما مولانا اکبر سعید فاروقی کے قتل میں کالعدم سپاہ محمد کے ملوث ہونے کی تحقیقات شروع کردی ہے۔ ذرائع کے مطابق مذکورہ کاروائی کالعدم سپاہ محمد عباس ٹاؤن کے کالطمین یونٹ کے دہشت گردوں نے کی ہے۔ جو لسبیلہ چوک پر اہلسنت والجماعت کے ہونے والے احتجاجی مظاہرے میں موجود تھے اور مولانا اکبر سعید سمیت دیگر رہنماؤں کی نگرانی کررہے تھے۔ بعدازاں موٹرسائیکل سوار دہشت گردوں نے مولانا اکبر سعید کو تعاقب کے بعد اس وقت نشانہ بنایا جب وہ واپس گھر جارہے تھے۔ اہم ذرائع کا کہنا کہ کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں کی سرگرمیاں ایک بار پھر بڑھ چکی ہیں۔ اور شہر کے 9 علاقوں میں اس کا نیٹ ورک دوبارہ فعال کردیا گیا ہے۔ جن کو ایران میں موجود کالعدم سپاہ محمد کے بعض دہشت گرد ہدایات دے رہے ہیں۔ صوبائی مشیر داخلہ شریف الدین میمن کا کہنا ہے کہ وفاقی وزارت داخلہ نے 17 اور وزارت داخلہ سندھ نے 95 افراد کی جانوں کو دہشت گردوں کی جانب لاحق خطرات کے حوالے سے انتباہ کیا تھا جن کی حفاظت کیلئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب اہلسنت والجماعت کراچی کے امیر مولانا اورنگ زیب فاروقی کا کہنا ہے کہ حکومت نے ان رہنماؤں کو مناسب سکیورٹی فراہم نہیں کی تو احتجاج کا سلسلہ جاری رہے گا۔ واضح رہے کہ اتوار کو بعد از نماز ظہر لسبیلہ کے قریب جامع مسجد نعمان کے سامنے اہلسنت والجماعت کی جانب سے بھکر میں ہونے والے واقعے کے خلاف احتجاج کا اعلان کیا گیا تھا۔ مذکورہ احتجاج کے دوران اہلسنت والجماعت کراچی کے ترجمان مولانا اکبر سعید فاروقی بھی پہنچ چکے تھے۔ احتجاج کے بعد وہ واپس اپنے گھر گلشن حدید جارہے تھے۔ جب وہ موٹرسائیکل پر سفاری پارک کے قریب پہنچے تو پہلے سے گھات لگائے دو موٹر سائیکل سواروں نے انہیں روکا اور نائن ایم ایم پستول سے ان کے سر پر دو گولیاں مار کر فرار ہو گئے۔ شدید زخمی حالت میں مقامی ہسپتال لے جایا گیا۔ تاہم وہ جانبر نہ ہوسکے، واقعے کے بعد جہاں پولیس کے مختلف شعبوں نے تفتیش کا آغاز کر دیا ہے۔ وہیں سی آئی ڈی کے انسداد انتہا پسندی ونگ نے بھی شواہد جمع کرنے شروع کردیے ہیں۔ امت کو ایک تحقیقاتی ادارے کے آفیسر نے نام نہ ظاہر کرنے پر بتایا کہ تحقیقاتی اداروں نے قتل میں کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں کے ملوث ہونے کے حوالے سے تحقیقات شروع کردی ہیں اور جائے وقوعہ کے قریبی علاقے عباس ٹاؤن میں چھاپے بھی مارے گئے ہیں۔ امت کو ذرائع نے بتایا کہ شہر میں کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گرد دوبارہ فعال ہوچکے ہیں۔ شہر کے 9 علاقوں انچولی، عباس ٹاؤن، رضویہ سوسائٹی، سادات کالونی، شاہ فیصل کالونی 4 جعفر طیار سوسائٹی، سولجر بازار اور لائنز ایریا میں موجود کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں نے اہلسنت والجماعت اور دیگر مذہبی افراد کی فہرستیں تیار کر رکھی ہیں اور اوپر سے ہدایات ملنے کے بعد مذکورہ افراد کو نگرانی کے بعد نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کالعدم سپاہ محمد عباس ٹاؤن کے کالطمین یونٹ کے دہشت گردوں نے مولانا اکبر سعید فاروقی کو نشانہ بنایا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں کی جانب سے اہلسنت والجماعت کے رہنما اور کارکنان کے قتل میں اضافے کے بعد اور سرکاری سطح پر حساس اداروں کی رپورٹس ملنے پرانکو ہوشیار بھی کیا گیا تھا، وہ ہر موومنٹ میں احتیاط کرتے تھے۔ جبکہ انہوں نے دو رہائشیں رکھی ہوئی تھیں۔ گلشن حدید میں فیملی کے ساتھ اور ابوالحسن اصفہانی روڈ پر واقع ایک فلیٹ میں بھی اس وقت جاتے تھے جب ناگن چورنگی میں مرکزی دفتر میں کوئی پروگرام ہوتا تھا۔ اہلسنت والجماعت کراچی کے امیر مولانا اورنگ زیب فاروقی پر حملوں کے بعد وہ بہت محتاط ہو گئے تھے۔ ذرائع کے مطابق 8 اگست کو وفاقی وزارت داخلہ کی جانب سے سندھ حکومت کو لکھے گئے خط میں کراچی کے جن 17 علماء کی جانوں کو دہشت گردوں کی طرف سے جانوں کو خطرہ بتایا گیا تھا۔ ان میں مولانا اکبر سعید فاروقی بھی شامل تھے۔ جبکہ سندھ حکومت کی فہرست میں بھی مولانا اکبر سعید فاروقی کا نام تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ابوالحسن اصفہانی روڈ پر واقع عباس ٹاؤن میں کالعدم سپاہ محمد کا مظبوط نیٹ ورک موجود ہے۔ مولانا اکبر فاروقی پر حملہ، بھکر اور اسلام آباد میں اہلسنت والجماعت کے ذمہ داروں کے قتل کے بعد وفاقی وزارت داخلہ نے 17 علمائے کرام کی فہرست سندھ حکومت کو بھجوائی تھی کہ جن کو محتاط رہنے کہ ہدایات دی گئی تھی جبکہ ان کی سکیورٹی کے لئے متعلقہ تھانوں کو خطوط ارسال کئے گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ بڑھا ہوا ہے اور بیشتر سیاسی کارکنوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ (بشکریہ امت 27 اگست 2013ء)

مذمت سانحہ بھکر

بھکر کوٹلہ جام کے واقع کی تمام تر ذمہ داری ڈی۔پی۔او بھکر پر عائد ہوتی ہے

اور اہل تشیع کے جو افسران ضلع میں تعینات ہیں وہ ذمہ دار ہیں عرصہ دس سال سے اہلسنت والجماعت سرکاری میٹنگوں میں اور امن کمیٹی کے اجلاسوں میں یہ بات بار بار کہتے رہے کہ جو صوبہ سرحد سے دہشت گرد جو کے کئی سنیوں کے قاتل ہیں اور صوبہ سرحد کی گورنمنٹ کو مطلوب ہیں وہ ضلع بھکر میں رہائش پذیر ہورہے ہیں ان کی نشاندہی بھی کی گئی لیکن برسر اقتدار خاندان نے ضلع میں انتظامی کنٹرول رکھنے کے باوجود ان کو نہ روکا اور پنجاب حکومت نے نوٹیفیکیشن بھی جاری کیا تھا کہ جو بنوں ٹانک ڈیرہ اسماعیل خان یا دیگر اضلاع سے جو پناہ گوزین ضلع بھکر میں آرہے ہیں ان کو آباد نہ کیا جائے اگر واقع کوٹلہ جام میں ملزمان کو گرفتار نہ کیا گیا اس واقع کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی اس واقع میں جہاں شعیہ دہشت گرد شامل ہیں وہاں نوانی خاندان بھی اس میں برابر کا شریک ہے۔ واقع کوٹلہ جام میں تشدد زدہ شہادتوں پر جہاں پورا ضلع بھکر سراپا احتجاج ہے وہاں پنجگرائیں اور گرد و نواح کے تمام اہلسنت والجماعت سراپا احتجاج ہیں اور شہید ہونے والوں کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں ملزمان کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

منجانب: حافظ محمد ایوب عابد خادم
مسجد رضوان پنجگرائیں (بھکر)

محمد پیغمبر ﷺ　(حب صحابہؓ رحمت اللہ)　**یا اللہ مدد**　(بغض صحابہؓ لعنت اللہ)　صحابہؓ رہبر

مدرسہ اسلامیہ دینی درسگاہ (رجسٹرڈ) خانگڑھ

مدرسہ ہذا تقریبا 100 سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ ہذا کو تمام اکابرین اہلسنت والجماعت علماء دیو بند کثر اللہ سوادہم بالخصوص شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا محمد شریف کشمیریؒ، مولانا مفتی علی محمدؒ (کبیر والا) حضرت شیخ درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ امام الاولیاء حضرت عبد اللہ نور الحسن شاہ بخاریؒ، حضرت عبد اللہ بہلویؒ، امام المناضرین حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا عبد الشکور دین پوریؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مورخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، جرنیل اسلام حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ، شہید اسلام حضرت مولانا محمد عبد اللہ شہیدؒ نور اللہ مراقدہم۔ انکے علاوہ جمعیت علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہلسنت، مجلس علماء اہل سنت، سپاہ صحابہؓ پاکستان، ملت اسلامیہ، اہل سنت والجماعت اور تمام دینی جماعتوں کی قائدین کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ مدرسہ ہذا وفاق المدارس العربیہ کا رکن مجلس شوری ہے۔ مدرسہ ہذا میں طالبان کے ساتھ ساتھ اہل اسلام طالبات کی

مکمل دینی تعلیم (از حفظ و ناظرہ تا دورہ حدیث شریف) کا انتظام ھے

جس میں کثیر تعداد میں مسافر و مقامی طالبان و طالبات دینی تعلیم اور فنون عصریہ کی میٹرک تک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ ہذا میں 15 اساتذہ کرام و معلمات تعلیم و تربیت میں شب و روز مصروف ہیں۔ الحمد للہ مدرسہ ہذا کے مزاج میں حق گوئی و بے باکی رکھ دی گئے ہے۔ مدرسہ ہذا کے ذمہ داروں نے ہمیشہ علماء حق کی قیادت میں ہر دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا ہے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور تحریک آزادی کشمیر میں طلباء نے شریک ہو کر حب الوطنی اور اعلاء کلمۃ اللہ کا ثبوت دیا ہے

اللہ تعالی ہمیشہ اہل حق اہلسنت والجماعت کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت میں واسطہ رکھے۔ آمین

نوٹ: مدرسہ ہذا کا عظیم الشان جلسہ پورے ملک میں مشہور و معروف ہے۔ جس میں ملک بھر کے جید اہل حق علماء کرام، شعراء عظام، قراء حضرات تشریف لاتے ہیں

اپیل: مدرسہ ہذا کی کوئی مستقل آمدنی کا کوئی خاص ذریعہ نہیں ہے اہل اسلام سے دردمندانہ درخواست ہے کہ مدرسہ کی زکوۃ، صدقات، عطیات، فطرانہ اور چرم قربانی سے خصوصی معاونت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعی الی الخیر حافظ **عبد الرحیم** مہتمم مدرسہ ہذا
مولانا **عبد الرشید** بلال صدر مدرس دینی خانگاہ خانگڑھ
066-2510253,03008634736, 03338634736

خوشخبری: **علم الصرف** کی مشہور کتاب **ارشاد الصرف** کی مشہور شرح **خیر الزاد** کا دوسرا ایڈیشن **چھپ** چکا ہے
خواہشمند مدرسین و طلبہ و طالبات جلد رابطہ کریں

جب تک نہ جلے دیپ شہیدوں کے لہو سے...... کہتے ہیں کہ جنت میں چراغاں نہیں ہوگا

تاثرات مولانا عبدالحمید خالد صوبائی سرپرست اہلسنت والجماعت پنجاب

مفتی احمد علی خالد اور دیگر شہداء اہلسنت والجماعت کا قیمتی سرمایا تھے مفتی احمد علی خالد اور حافظ محمد اشرف انصاری تو جماعت کے ذمہ داران میں سے تھے باقی کارکن محمد بلال عبدالرحمٰن اور محمد ساجد صحابہ کرام امہات المومنین اہلبیت عظام سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے میری جماعت کے ان شہدا نے اس گئے گزرے دور میں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بے پناہ تشدد برداشت کیا ان شہدا کے اعضاء کو چھریوں ٹوکوں سے بے دردی سے کاٹا گیا ہاتھوں میں کیل ٹھوکے گئے اور جب یہ حق بات کہنے سے باز نہ آئے تو کلاشن کے برسٹ مار کر شہید کر دیا گیا۔ان شہدا نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ جان قیمتی نہیں بلکہ صحابہ کرام کا دفاع زیادہ قیمتی ہے ۔اہلسنت والجماعت کے لیڈران اور کارکنان کے جنازے اٹھانے کے بعد ہم آج بھی یہ عہد کرتے ہیں کہ اس مشن اور پروگرام کی خاطر ایک جان تو کیا ہزاروں جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں

مولانا منظور عکاشہ صاحب کے تاثرات

اہلسنت والجماعت نے ہر دور میں پرامن رہتے ہوئے مذاکرات اور دلائل سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مدمقابل نے ہماری اس امن پالیسی کو ہماری کمزوری سمجھتے ہوئے ہمارے نہتے ساتھیوں کو بے دردی سے شہید کیا ہمیں ساتھیوں کے جدا ہونے پر کوئی غم نہیں وہ تو کامیاب کامران ہو گئے ہمیں دکھ ہے تو ان پر کیے جانے والے تشدد پر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کی بے حسی کا جتنا رونا رویا جائے کم ہے شہدا ناموس صحابہ کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہےئے میں عہد کرتا ہوں کہ میں بھی آپ ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جان قربان کر دوں گا لیکن مشن جھنگوی سے ایک انچ بھی پیچھے نا ہٹوں گا۔

نفاذ خلافت راشدہ کیوں۔۔۔۔؟

شہداء کا پیغام گھر گھر پہنچانے کے لئے
اسیران کے جزبات آپ تک پہنچانے کے لئے
مقدمات میں پھنسے لوگوں کو قانونی امداد فراہم کرانے کے لئے
قائدین کیا کر رہے ہیں خبردار رہنے کے لئے
ہر ماہ قائدین کا پیغام کارکن کے پہچانے کیلئے
حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کے لئے
خوبصورت تجزیے اور تحریریں پڑھنے کے لئے
قارئین کے سوال وجواب دینے کے لئے
مشہور ومعروف کالم نگاروں کی آراء جاننے کے لئے
طبی وروحانی مسائل کے حل کے لئے
قیدو بند کی صعوبتوں میں مشکلات کی کہانی جاننے کیلئے
مشن جھنگوی کی تکمیل کے لئے
آستین کے سانپ کی کارستانیاں جاننے کے لئے
ملک کے طول عرض میں مظلوم سنی مسلمانوں کی داد رسی کے لئے
خوبصورت ٹائٹل کیساتھ مضامین کی بہترین ہیڈ لائن کے ساتھ
اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سب ٹھیک ہے تو آیئے ہمارا ساتھ دیں
اور یہ عہد کریں کہ نفاذ خلافت راشدہ کو گھر گھر پھیلائیں گے (انشاءاللہ)

☆☆☆☆

تابندہ پائندہ اصحابؓ نبی ﷺ سارے

توحید کا ہونٹوں سے اظہار ہی کرتے رہے
تھا عشق نبی ایسا اقرار ہی کرتے رہے
بے زارنہ کر پائے سلگتے ہوئے انگارے
تابندہ و پائندہ اصحابؓ نبیؐ سارے

اللہ کے رستے میں سب مال ومتاع چھوڑا
جب حکم نبیؐ نے دیا اصحابؓ نے گھر چھوڑا
اطاعت میں نبوت کی سب جان ودل وارے
تابندہ و پائندہ اصحابؓ نبی ﷺ سارے

ہر گوشے میں دُنیا کے حق بات کو پہنچایا
اور علم وحکمت سے اسلام کو پھیلایا
وہ نور ہدایت کے ہیں کتنے حسیں دھارے
تابندہ و پائندہ اصحابؓ نبی ﷺ سارے

آپس میں مروت تھی الفت تھی محبت تھی
گرنفس وہ لاکھوں تھے پر جان تو اک ہی تھی
اس رحم ومحبت کے قرآں میں ہیں اشارے
تابندہ و پائندہ اصحابؓ نبی ﷺ سارے

اخلاص کے پیکر وہ اوصاف میں کامل وہ
جھک پائے نہ مشکل میں کبھی زیرِ باطل وہ
آپس میں مہرباں تھے کفر کے لیے شرارے
تابندہ پائندہ اصحابؓ نبی ﷺ سارے

ایثار مجسم تھے وہ ساتھی ہجرت کے
اسلام کی عظمت کے منصف وہ عدالت کے
پہلو ہی میں مدفن ہیں ابوبکرؓ وعمرؓ پیارے
تابندہ پائندہ اصحابؓ نبی ﷺ سارے

مراسلہ: حافظ زبیر معاویہ لاہور

دور حاضر میں ناگفتہ بہہ مسائل سے نمٹنے کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامک وظائف کی ایک مؤثر تحریک

روحانی علاج قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن کریم روحانی وجسمانی بیماریوں کیلئے شفاء ہے اور خود جناب رسول اللہ ﷺ نے مشکلات، بیماریوں اور آفات میں قرآن کریم کے ذریعے علاج کی تلقین فرمائی ہے اور اس روحانی علاج کی برکت وافادیت سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ آج کے دور میں جبکہ عملیات میں کالے علم اور دوسری بہت سی خرافات کا رواج بڑھتا جا رہا ہے ایسے وقت میں قرآن کریم اور فرمودات نبویؐ کی روشنی میں علاج کرنا اور لوگوں کو آسانی سے یہ سہولت میسر کرنا بڑی نیکی ہے۔

سلسلہ وار جادو جنات کی حقیقت اور ان کا شرعی علاج سلسلہ نمبر 1

ازقلم: روحانی سکالر صہیب احسان فاروقی نقشبندی

آج کے اس پرفتن دور میں جہاں بہت ساری بیماریوں پریشانیوں اور مصیبتوں نے ہر طرف سے گھیرا ڈالا ہوا ہے، وہاں پر ایک خطرناک بیماری اور وباء جادو، آسیب اور سحر وغیرہ کی بھی چل پڑی ہے اور یہ وباء اتنی عام ہو چکی ہے کہ ہر دوسرا انسان اس کی زد میں ہے۔ برصغیر کے ممالک میں خصوصاً اور پوری دنیا میں عموماً بے حد دکھ بھری اور افسوس ناک صورتحال دیکھنے میں آتی ہے کہ تہذیب وتمدن سے عاری، اخلاقیات واسلامیات سے بے بہرہ، بے عمل اور بے دین لوگوں نے جگہ جگہ سادہ، معصوم اور ضعیف العقیدہ لوگوں کو لوٹنے اور ان کی خون پسینے کی کمائی اینٹھنے کیلئے پھندے لگا رکھے ہیں اور افسوس صد افسوس ہے ہمارے میڈیا پر جو محض اپنی جیبیں بھرنے کیلئے اپنے اخبارات اور پیپرز میں ان روحانیت فروش درندوں کے اشتہارات دے کر سادہ اور معصوم لوگوں کو ان کے مراکز کی طرف مائل کرتے ہیں اور وہاں نہ صرف ان کی جیبیں خالی کی جاتیں ہیں بلکہ بعض اوقات ان کی بہو بیٹیوں کی عصمت دری بھی کی جاتی ہے۔ ان تمام تر حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ دکھی بہن بھائیوں کے مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کو ان کی دہلیز پر فراہم ہو سکے۔

اسی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جادو جنات کے متعلق کچھ مفید معلومات اور جادو جنات کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے کچھ مجرب وتیز بہدف وظائف پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ ان معلومات اور وظائف کی روشنی میں ہم جادو جنات جیسی مہلک وباء سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔ اور ان تمام حالات و واقعات سے باخبر ہو سکیں جن کو ڈھال بنا کر یہ سوہان روح پروفیشنل عامل، جادوگر سادہ لوح عوام کو لوٹتے ہیں اور نجانے جادو کی کیسی کیسی اقسام اور صورتیں نکال کر لوگوں کو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں اور جادو کے نام پر لوگوں سے خوب پیسہ بٹورتے ہیں۔ جادو شاید اتنا خطرناک نہ ہو جتنی خطرناک باتیں بنا کر یہ لوگ عوام کو پریشان کرتے ہیں۔ اسی صورت حال کے پیش نظر ذیل میں ہم جادو جنات اور ان کی تمام اقسام اور ان کے متعلق کچھ مفید معلومات لکھ رہے ہیں تاکہ لوگ ان پیشہ ور جادوگروں کے شکنجے سے محفوظ رہ سکیں۔

جادو کی تعریف: کسی چیز کو اس کی اصل حقیقت سے پھیر دینا یا ایسا عمل جس سے شیطان کی مدد اور اس کا قرب حاصل کیا جائے جادو کہلاتا ہے۔ اہل عرب نے جادو کو سحر سے موسوم کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صحت کو زائل کر کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ امام ابن قدامہ المقدسیؒ جادو کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ جادو ایسا منتر یا کلام ہوتا ہے جو پڑھا یا لکھا جاتا ہے اور سحر زدہ شخص کے بدن یا دل ودماغ پر بلاواسطہ اثر انداز ہوتا ہے اور فرماتے ہیں کہ جادو کی ایک حقیقت ہے جادو کے ذریعے انسان قتل بھی ہو جاتا ہے اور بیمار بھی۔ مرد وزن کے درمیان تفریق پیدا کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعے انسانوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنایا جاتا ہے۔

جادو کا وجود کتاب اللہ کی روشنی میں: ﴿وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾: ترجمہ: "اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا" اور ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ ترجمہ: "پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے جادو میں آجاتے ہو"۔ ان قرآنی آیات سے جادو کے وجود کا ثبوت ملتا ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اسی طرح احادیث مبارکہ بھی جادو کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔

جادو کا وجود حدیث مبارکہ کی روشنی میں: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا "ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ خَمْرٍ وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ" ترجمہ: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: شرابی، خونی رشتہ توڑنے والا اور (جادو کی تصدیق کرنے والا) (اس کی تشریح علماء اس طرح کرتے ہیں کہ جادو کے علم کو اچھا جاننے والا اور جادو کرنے اور کروانے والا گویا وہ جادو کی تصدیق کرنے والا ہے)۔ اور اسی طرح صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں بھی بہت ساری روایات جادو کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔

جادو کی تین اصولی اقسام: جادو کی اقسام کی تفصیل امام فخرالدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما نے اپنی تفسیروں میں بیان کی ہے۔ ان کے نزدیک جادو کی آٹھ (۸) قسمیں ہیں۔ بنیادی طور پر جادو کو مندرجہ ذیل تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (۱)۔ سحر علوی: جس میں کواکب وسیارات (چاند اور ستارے) کی قوتوں سے استمداد کرتے ہوئے انسان قوت وقدرت حاصل کرتا ہے اور جہان میں ہوشربا کرشمے اور محیر العقول طلسمات بنا کر دیگر ابنائے جنس کو اپنا مطیع بناتا ہے۔ جادو کی اسی قسم کو باطل کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے۔ (۲)۔ سحر سفلی: جس میں انسان جنات وشیاطین کی ارواح کو مسخر کر کے ان کی قوت وطاقت سے جہان میں خود کو طاقت والا کہلاتا ہے۔ اور ہمزاد وموکلین کے ذریعے حاجت روائی کرتا ہے۔ جادو کی اسی قسم کو باطل کرنے کیلئے حضرت سلیمان علیہ السلام مبعوث ہوئے اور انہیں علم منطق الطیر عطا کیا گیا۔ (۳)۔ سحر فکری ونظری وقلبی: جس میں انسان خود اپنی توجہ اور حواس خمسہ کی قوتوں کو دماغ میں مجتمع کرتے ہوئے کمال یکسوئی پیدا کر کے ایک ایسی قوت وقدرت حاصل کرتا ہے۔ چاہے تو لوگوں کی نظر پر پابندی عائد کر کے ایک غیر واقعی اور محض خیالی چیز کو لوگوں کے سامنے واقعی چیز بنا کر پیش کر دے۔ اور چاہے تو جو خیال قوت متخیلہ میں ہو "اسے تشکیل دے" کر باہر لے آئے اور جسمانی طول وعرض، عمق حدود وقیود سے آزادی حاصل کرتے ہوئے "مسمریزم" کی طاقت سے شعبدے دکھلائے، اور نظر یکسو سے دو ملی ہوئی چیزوں کو جدا کر دکھائے اور چاہے تو دو علیحدہ علیحدہ چیزوں کو ملا کر دکھلا دے۔ جادو کی اسی قسم کو باطل کرنے کیلئے (جو درحقیقت مذکورہ بالا دونوں صورتوں کا مجموعہ اور مرتبہ کمال ہے) کلام اللہ (قرآن مجید) کا نزول ہوا۔ اور اس کی عملی کیفیت اور شوکت کو مٹانے کیلئے قیامت کے قریب کلمۃ اللہ یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ کا نزول اجلال ہوگا۔ (جاری ہے)

جادو آسیب ونظر بد سے حفاظت کا ایک مجرب عمل۔ 1 مرتبہ بسم اللہ شریف، 7 مرتبہ سورۃ فاتحہ، 7 مرتبہ آیت الکرسی، 7 مرتبہ چاروں قل، 7 مرتبہ سورۃ یونس کی آیت نمبر 81 پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ پھر دوبارہ یہی عمل دہرائیں اور مریض پر دم کریں سات دن تک یہ عمل کریں انشاءاللہ ناپاک اثرات زائل ہو جائیں گے

روحانی علاج گاہ خانقاہ فاروقیہ نقشبندیہ

جناح ٹاؤن گلی نمبر 1 دربار روڈ میاں چنوں ضلع خانیوال

www.yashfen.com Skype:yashfenweb Twiter:yashfenweb

http://www.facebook.com/pages/yashfen313

روحانی سکالر
صہیب احسان فاروقی نقشبندی
(ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات)
E-mail: info@yashfen.com, Peerjee@yashfen.com
0321-6102104, 0333-4670558, 0304-7217769

صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

کلیوں کو میں خونِ جگر دے کے چلا ہوں

جگر گوشہ حضرت جھنگوی شہیدؒ، شہزادہ اہلسنت سنیت کا پھول جو کھلا ہی تھا کہ شہادت کا جام لبوں سے لگا گیا

شہادت
(یکم ستمبر 2002)

حضرت مولانا اظہار الحق جھنگوی شہیدؒ

کی شہادت پر سنی برادری ان کو

سلام عقیدت پیش کرتی ہے

منجانب: اہلسنت والجماعت پاکستان

یاقیوم

یااللہ

یاحی

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

جامع مسجد مدنی و مدرسہ خالد بن ولید

یہاں پر بچوں کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔

برائے رابطہ
حافظ زبیر معاویہ
0323-4597363

مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

زیر انتظام
اہل سنت والجماعت پاکستان

لیجیے جناب! وطن عزیز میں چار ہزار سے زائد اولیاء اللہ، علماء، قراء، حفاظ، بزرگوں، جوانوں، بچوں حتیٰ کہ کراچی کی دو سالہ ننھی بچی "دعا" نے جو اپنے پاک لہو سے مشن حق نواز جھنگوی شہید کو سیراب کیا تھا اور سینکڑوں جوانیاں پس دیوار زنداں بوڑھی ہو گئیں۔ مظالم کی طلاطم خیز موجوں میں کتنی ہی زندگیاں غرقاب ہوئیں بالآخر ان قربانیوں نے اپنا رنگ دکھا ہی دیا بے شک یہاں نہ سہی دیس سے ہزاروں میل دور کی ایک اسلامی ریاست میں ہی سہی اگر خوشبو کسی کے ہاتھوں قید نہیں ہوتی، آؤ شہیدوں کے وارثو! اور پڑھو کہ ملائیشیا نے مجدد العصر امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی صدا کو کیسے اپنے ملک کے آئین میں رقم کیا۔ ملاحظہ فرمائیں مفتیان کرام کا وہ فتویٰ جس کو ملائیشیا حکومت نے ملک کے آئین کا حصہ بنا دیا۔

ترجمہ: 5 مئی 1996ء کو نیشنل فتویٰ کونسل کا ایک اجلاس ہوا جس میں شیعہ مذہب کا جائزہ لیا گیا، اجلاس میں درج ذیل امور طے ہوئے۔

1- نیشنل فتویٰ کونسل نے 24 اور 25 ستمبر 1984ء میں جو یہ فتویٰ دیا تھا کہ ملائیشیا میں شیعوں کا زیدیہ اور جعفریہ فرقہ رائج رکھا جا سکتا ہے اس فتویٰ کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

2- ملائیشیا کا قانون، عقائد و نظریات اور معاملات اہلسنت والجماعت کے مطابق ہونگے۔

3- اجلاس آئین میں ترمیم کی تائید اور حمایت کرتا ہے کہ ریاست اور وفاق کا سرکاری مذہب صرف اور صرف اسلام ہوگا جو اہلسنت والجماعت کے عقائد و نظریات کے مطابق ہے۔

4- ریاستی قانون میں ترمیم کرتے ہوئے جہاں بھی اسلامی قانون شریعت کا لفظ آئے گا تو وہاں پر اسلامی قانون کا یہ مطلب ہوگا کہ اہلسنت والجماعت کے عقائد و نظریات پر مشتمل اسلام۔

5- اجلاس طے کرتا ہے کہ اہلسنت والجماعت کے عقائد و نظریات کے برعکس عقائد و نظریات کو اسلامی تعلیمات کے نام سے بیان کرنا غلط ہے لہٰذا ایسے کسی نظریے کی اشاعت ہرگز ممنوع ہے۔

6- اس ملک کے تمام مسلمانوں کو صرف اور صرف اہلسنت والجماعت کے عقائد و نظریات کے تابع رہنا ہوگا۔

7- اس ملک میں سنی نظریات کیخلاف کتابیں، پمفلٹ، فلم، ویڈیو وغیرہ چھاپ کر ان کو اسلامی تعلیمات کا حامل قرار دینا سخت ممنوع ہے (لہٰذا اس کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی)

یاد رہے کہ ملائیشیا حکومت نے حال ہی میں اس فتویٰ کو نافذ کیا ہے اور خلاف ورزی کرنے والے کو شریعہ کریمنل آفینسز ایکٹ (Shariah Criminal Offences Act) کے تحت 3000 رنگٹ جو کہ 904 ڈالر ہے، یہ رقم پاکستانی کرنسی کے لحاظ سے 96 ہزار روپے تقریباً بنتی ہے جرمانہ کے علاوہ دو سال قید بامشقت، پھر یہ سزا صرف کسی فرد کیلئے ہی نہیں بلکہ کوئی ادارہ، سیاسی یا کوئی سی پارٹی حتیٰ کہ کوئی حکومتی ادارہ اس قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا تو یہ سزا اسے بھی دی جائیگی۔ اس قانون کو نافذ کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ شیعہ فرقہ نے گزشتہ 10 سالوں میں ایسی سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں جو ملک کے لئے سیکیورٹی رسک بنتی چلی جا رہی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہو گیا کہ اسلام تقدس کو برقرار رکھنے کے لئے غلط دعویٰ داروں کا حقیقی چہرہ نمایاں کر دیا جائے ہم باسیان پاکستان حکومت ملائیشیا کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کرتے ہوئے دودھ اور آگ کے مابین واضح فرق کی لکیر کھینچ دی۔

منجانب: **ادارہ نفاذ خلافت راشدہ بھاول نگر پاکستان**